﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿---اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿...عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾(بنی اسرائیل:80)

الفضل

ہفت روزہ
انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ:- نصیر احمد قمر

جلد24 | جمعۃ المبارک یکم دسمبر 2017ء | 12 ربیع الاوّل 1439 ہجری قمری ❁ 01 فتح 1396 ہجری شمسی | شمارہ48

رزق میں کمی کی وجہ

حضرت ثوبانؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

نیکی کے علاوہ اور کوئی چیز عمر نہیں بڑھاتی اور دعا کے علاوہ تقدیر الٰہی کو کوئی چیز ٹال نہیں سکتی۔اور انسان اپنی خطاؤں کی وجہ سے رزق سے محروم کیا جاتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ مقدمہ باب فی القدر)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

کوئی جہاد سوائے زبانی جہاد کے اور نشان اور دلائل کے جہاد کے باقی نہیں رہا۔

اے لوگو! مَیں وہ مسیح ہوں جو محمدی سلسلہ میں سے ہے اور مَیں احمد مہدی ہوں۔اور سچ مچ میرا ربّ میرے ساتھ ہے۔

''پس مجھ کو مسیح عیسےٰ بن مریم کا مظہر بنایا تا کہ ضرر اور گمراہی کے مادوں کو دور فرماوے اور مجھ کو مہدی احمد اکرم کا مظہر بنایا تا کہ لوگوں کو فائدہ پہنچاوے اور درایت اور ہدایت کی بارش کو دوبارہ اتارے اور لوگوں کو غفلت اور گناہگاری کے میل سے پاک کرے۔پس میں زرد رنگ والے دو لباسوں میں آیا ہوں جو جلال اور جمال کے رنگ سے رنگے ہوئے ہیں اور مجھ کو فانی کرنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے اور یہ صفت خدا کی طرف سے مجھ کو ملی ہے۔لیکن وہ جلال جو مجھ کو دیا گیا ہے وہ میرے اس بروز کا اثر ہے جو عیسوی بروز ہے اور جو خدا کی طرف سے ہے [☆ میں نے کئی دفعہ بتلایا ہے کہ میں تلواروں اور نیزوں کے ساتھ نہیں آیا ہوں بلکہ میرے پاس نشان ہیں اور قوت قدسیہ اور حسن بیان ہے۔پس میرا جلال آسمانی ہے نہ کہ لشکروں کے ساتھ۔منہ] تا کہ میں اس شرک کی بدی کو نابود کروں جو گمراہوں کے عقیدوں میں موج مار رہی ہے اور موجود ہے اور اپنی پوری بھڑک میں بھڑک رہی ہے اور جو حالات کے جاننے والے خدا کی نظر میں ہر ایک بدی سے بڑھ کر ہے اور تا کہ میں اس کے ذریعہ سے اس افترا کے ستون کو گرادوں جو خدا پر باندھتے ہیں۔لیکن وہ جمال جو مجھ کو ملا ہے وہ میرے اس بروز کا اثر ہے جس کا نام بخشش کرنے والے خدا کی طرف سے بروز احمدی ہے تا کہ میں اس کے ذریعہ سے توحید کی نیکی کو جو زبانوں اور دلوں اور باتوں اور کاموں سے جاتی رہی ہے واپس لاؤں اور اس کے ذریعہ سے دینداری کے امر کو قائم کروں اور مجھ کو حکم دیا گیا ہے کہ میں فساد اور الحاد اور گمراہ کرنے کے ان سؤروں کو ماروں [ترجمہ۔ یہ الفاظ حدیث کے ہیں جیسا کہ بخاری میں آیا ہے اور اس جگہ قتل سے مراد دلائل قاطعہ اور آسمانی نشانوں کے ساتھ اتمام حجت اور ابطال باطل ہے نہ کہ حقیقی طور پر قتل کرنا۔] جو سچائی کے موتیوں کو پیروں کے نیچے ملتے ہیں اور لوگوں کی کھیتیوں کو اجاڑتے ہیں اور ایمان اور پرہیزگاری اور عملوں کی کھیتیوں کو خراب کرتے ہیں۔اور یہ مارنا آسمانی ہتھیار کے ساتھ ہے۔تلواروں اور تیروں کے ساتھ نہیں جیسا کہ یہ گمان ان لوگوں کا ہے جو حق اور راست گفتاری سے محروم ہیں کیونکہ وہ خود گمراہ ہوئے اور جاہلوں میں سے بہتوں کو گمراہ کیا ہے اور یہ سچ بات ہے کہ کافروں کے ساتھ لڑنا مجھ پر حرام کیا گیا ہے اور میرے وجود سے پہلے میرے لئے مقرر ہوا ہے کہ لڑائی کو ترک کروں اور خونریزی کی طرف متوجہ نہ ہوں۔پس کوئی جہاد سوائے زبانی جہاد کے اور نشان اور دلائل کے جہاد کے باقی نہیں رہا اور ایسا ہی مجھ کو یہ بھی حکم ہے کہ مسلمانوں کے گھروں کو اور ان کے توشہ دانوں کو مال سے بھر دوں لیکن چاندی سونے کے مال سے نہیں بلکہ علم اور رشد اور ہدایت اور یقین کے مال سے اور نیز اِس مال سے کہ ایمان کو پہاڑوں سے بھی زیادہ مضبوط کیا جائے اور جو لوگ بوجھوں کے نیچے دبے ہوئے ہیں ان کو بشارت دی جائے۔پس تم کو خوشخبری ہو کہ تمہارے پاس مسیح آیا اور قادر نے اس کو مسح کیا اور فصیح کلام اُس کو عطا کیا گیا۔اور وہ تم کو اس فرقہ سے بچاتا ہے جو گمراہ کرنے کے لئے زمین پر سَیر کرتا ہے۔اور خدا کی طرف بلاتا ہے اور ہر ایک شبہ کو دور فرماتا ہے اور تم کو مبارک ہو کیونکہ مہدئ معہود تمہارے پاس آپہنچا اور اس کے پاس بہت سامال ومتاع ہے جو تہہ بہ تہہ رکھا ہے اور وہ کوشش کرتا ہے کہ وہ مال جو تمہارے پاس سے جاتا رہا ہے پھر تمہاری طرف لوٹ آئے اور وہ اقبال جو جیتے جی قبر میں ہے پھر قبر سے نکلے۔یہ وہ بات نہیں کہ جھوٹ بنالی جائے بلکہ خدا کا نور ہے جو اپنے ساتھ بڑے بڑے نشان رکھتا ہے۔اے لوگو! مَیں وہ مسیح ہوں جو محمدی سلسلہ میں سے ہے اور میں احمد مہدی ہوں۔اور سچ مچ میرا ربّ میرے ساتھ ہے میرے بچپن سے لے کر میری لحد تک۔اور مجھ کو وہ آگ ملی ہے جو کھا جانے والی ہے اور وہ پانی جو میٹھا ہے اور میں یمانی ستارہ ہوں اور روحانی بارش ہوں۔میرا رنج دینا تیز نیزہ ہے اور میری دعا مجرّب دوا ہے۔ایک قوم کو مَیں اپنا جلال دکھاتا ہوں اور دوسری قوم کو جمال دکھاتا ہوں۔اور میرے ہاتھ میں ہتھیار ہے اس کے ساتھ میں ظلم اور گناہ کی عادتوں کو ہلاک کرتا ہوں۔اور دوسرے ہاتھ میں شربت ہے جس سے میں دلوں کو دوبارہ زندہ کرتا ہوں۔ایک کلہاڑی فنا کرنے کے لئے ہے اور دم زندہ کرنے کے لئے۔میرا جلال اس وجہ سے ہے کہ لوگوں نے حضرت عیسیٰ کی طرح میری بیخ کنی کا قصد کیا ہے اور جمال اس وجہ سے کہ میری رحمت میرے سردار احمدؐ کی طرح جوش میں ہے تا مَیں اس قوم کو راہ دکھلاؤں جو اپنے بزرگ رب سے غافل ہیں۔کیا تم اس بات سے تعجب کرتے ہو اور زمانہ اور اس کی ضرورت کی طرف توجہ نہیں کرتے۔کیا تم نہیں دیکھتے کہ زمانہ خدا کی طرف ایک حاجت رکھتا ہے تا کہ ایک قوم کو اپنے جلال کی صفت دکھاوے اور دوسری قوم کو اپنے جمال کی صفت سے مطلع فرماوے اور تحقیق نشان ظاہر ہو گئے اور علامتیں کھل گئیں اور تمام جھگڑے جاتے رہے۔پس کیوں نہیں دیکھتے۔''

(خطبہ الہامیہ مع اردو ترجمہ صفحہ 56 تا 61۔شائع کردہ نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ربوہ)......................

نمازجنازہ حاضروغائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ بتاریخ 13/اکتوبر 2017ء بروز جمعۃ المبارک نمازعصر سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکرمکرمہ حفیظہ اختر صاحبہ۔حال کرائیڈن (اہلیہ مکرم محمد صادق قریشی صاحب مرحوم۔آف لاہور) **کی نماز جنازہ حاضراور کچھ مرحومین کی نمازجنازہ غائب** پڑھائی۔

نمازجنازہ حاضر:

مکرمہ حفیظہ اختر صاحبہ۔حال کرائیڈن (اہلیہ مکرم محمد صادق قریشی صاحب مرحوم۔آف لاہور)

11/ اکتوبر 2017ء کو 88 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ مکرم حاجی بابو محمدعبد اللہ صاحب مرحوم (سابق نائب ناظربیت المال ربوہ) کی بیٹی تھیں۔ شادی کے بعد دہلی سے لاہورمنتقل ہوئیں اور حلقہ محمد نگر میں چھ سال تک صدرلجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی ۔8/اگست کواپنے بچوں سے ملنے یوکے آئیں اور یہاں کچھ عرصہ ہسپتال میں زیر علاج رہنے کے بعد وفات پاگئیں۔آپ صوم وصلوۃ کی پابند، بہت نیک،صالح اور باوفا خاتون تھیں۔خلافت کے ساتھ گہرا محبت کاتعلق تھا۔پسماندگان میں 3 بیٹیاں اور 9 بیٹے یادگارچھوڑے ہیں۔آپ مکرم محمد زاہد قریشی صاحب (سابق امیرشارجہ) کی والدہ تھیں۔

نمازجنازہ غائب:

1۔ مکرمہ محمودہ عزیز چٹھہ صاحبہ (اہلیہ مکرم عزیز احمد صاحب مہے چٹھہ۔شیخوپورہ)

5/اگست 2017 کو 64 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ مہے چٹھہ ضلع گوجرانوالہ میں 14 سال صدرلجنہ رہیں اوراس کے علاوہ بھی مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی ۔ مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ ضرورت مندوں اور غریبوں کا خیال رکھنے والی،ہمدرد، دعا گو،تہجد گزار، متوکل علی اللہ، صائب الرائے اور نافع الناس خاتون تھیں۔باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کیا کرتی تھیں۔ ہرسال مجلس شوریٰ میں شامل ہوکر کارکردگی کی بنیاد پر انعام حاصل کرتی رہیں۔

2۔ مکرمہ آمنہ بیگم صاحبہ۔آف جرمنی (اہلیہ مکرم ڈاکٹر شریف احمد صاحب ڈینٹسٹ آف ربوہ)

25 ستمبر 2017ء کو 88 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ اپنے خاندان میں اکیلی احمدی تھیں۔صوم وصلوۃ کی پابند،تہجد گزار، بہت نیک، صالح اور دعا گو خاتون تھیں۔آپ کے گھر پر اگر کوئی سوالی آتا تو کبھی اسے خالی ہاتھ نہ جانے دیتیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔پسماندگان میں دوبیٹیاں اور چار بیٹے یادگارچھوڑے ہیں۔

3۔ مکرم چوہدری سمیع اللہ صاحب (آف شفاء میڈیکو۔ لاہور)

29 مئی 2017ء کو 88 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ حضرت میاں فضل محمد صاحب رضی اللہ عنہ (آف ہرسیاں والے) صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نواسے تھے ۔ آپ لاہور کے میوہسپتال کے قریب شفاء میڈیکو کے نام سے ایمبولنس مہیا کرتے تھے۔حضرت چوہدری محمدظفراللہ خان کی وفات پر بھی آپ نے ایمبولنس مہیا کی تھی اورخود ہی اسے ڈرائیو بھی کیا تھا۔مرحوم بیواؤں اور یتیموں کی مالی مدد کرنے والے، بہت نیک،مخلص اور باوفا انسان تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹی ڈاکٹر سامعہ ڈار صاحبہ اور بھائی مکرم فاروق احمد صاحب (حال امریکہ) یادگار چھوڑے ہیں۔آپ مکرم محمد اسلم خالد صاحب (کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری لندن) کے خالہ زادبھائی تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اورانہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کوصبر کرنے اوران کی خوبیوں کوزندہ رکھنے کی توفیق دے۔آمین

☆...☆...☆...☆...☆

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ بتاریخ 14/اکتوبر 2017ء بروز ہفتہ 11 بجے صبح حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہرتشریف لاکرمکرم خلیفہ صفی الدین محمود صاحب (آف لندن) **کی نمازجنازہ حاضراور کچھ مرحومین کی نمازجنازہ غائب** پڑھائی۔

نمازجنازہ حاضر:

مکرم خلیفہ صفی الدین محمود صاحب (آف لندن)

11اکتوبر 2017ء کو 77 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے ۔اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کے صحابہ حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحبؓ کے پوتے اور حضرت خلیفہ علیم الدین صاحبؓ کے بیٹے تھے۔اسی طرح حضرت اُمّ ناصر رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کی سگی پھوپھی اورحضورانور کی والدہ محترمہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ آپ کی سگی پھوپھی زاد بہن تھیں۔آپ نے وکالت تبشیر، پرائیویٹ سیکرٹری اور الفضل کے دفاتر میں خدمت کی توفیق پائی ۔ کئی سال تک 41 گیسٹ ہاؤس میں ٹھہرنے والے جلسہ سالانہ کے خصوصی مہمانوں کی خدمت کا فرض بھی ادا کرتے رہے۔آپ صوم وصلوۃ کے پابند، چندہ جات میں باقاعدہ ،خلافت کے ساتھ والہانہ پیار کاتعلق رکھنے والے، بہت نیک اورمخلص انسان تھے۔پسماندگان میں اہلیہ کےعلاوہ تین بیٹیاں یادگارچھوڑی ہیں۔

نمازجنازہ غائب:

1۔ مکرم انوارالحق شاہین صاحب (آف سڈنی آسٹریلیا)

یکم اکتوبر 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے ۔اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ کو پتوکی میں اسیرراہ مولیٰ ہونے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ مرحوم خلافت سے والہانہ محبت رکھنے والے مخلص اور فدائی احمدی تھے۔آپ نے آسٹریلیا میں مختلف شعبوں میں جماعت کی خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگارچھوڑے ہیں۔آپ مکرم عطاء الرحمان خالد صاحب مربی سلسلہ (فیلتھم۔یُوکے) کے چچا تھے۔

2۔ مکرم غلام حسین صاحب (ابن مکرم نعمت اللہ صاحب چک نمبر93.TDA۔ ضلع لیہ)

4 ستمبر 2017ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پاگئے ۔اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ کا خلافت اورنظام جماعت کے ساتھ گہرا اخلاص کاتعلق تھا۔نمازیں آخردم تک مسجد میں جاکر ادا کرتے رہے ۔ ایم ٹی اے کے ساتھ بھی بڑا لگاؤ تھا۔خطبات اورخطابات سننے کے علاوہ جب بھی موقعہ ملتاایم ٹی اے دیکھا کرتے تھے۔آپ نے مقامی جماعت میں لمبا عرصہ سیکرٹری اصلاح وارشاد کے علاوہ مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ایک مرتبہ گاؤں میں مسجد کی دیوار کامسئلہ بنا توان دنوں میں مسجد جاکرڈیوٹی دیتے رہے ۔ ایک ماہ ڈیرہ غازی خان جیل میں اسیر بھی رہے ۔ ہرمشکل اور مصیبت کا ڈٹ کرمقابلہ کیا۔علاقے میں بہت ہر دلعزیز تھے اور اردگرد کے دیہات کےلوگ آپ کو فیصلوں کے لئے پنچایت میں بلاتے تھے ۔مرحوم موصی تھے ۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور چھ بیٹے یادگارچھوڑے ہیں ۔آپ مکرم محمد عارف گل صاحب مبلغ سلسلہ ٹوگوافریقہ کے والداورمکرم طارق احمد صاحب شہید آف لیّہ کے سسر تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اورانہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کوصبر کرنے اوران کی خوبیوں کوزندہ رکھنے کی توفیق دے۔آمین

☆...☆...☆...☆...☆

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ بتاریخ 25/اکتوبر 2017ء بروز بدھ 11 بجے صبح حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہرتشریف لاکرمکرم رائے منیر احمد صاحب۔لندن (ابن مکرم رائے حاجی فضل محمد صاحب مرحوم ۔ آف جھنگڑ حاکم والا۔ننکانہ) اورمکرمہ شریفاں بیگم صاحبہ۔لندن (اہلیہ مکرم محمد رشید ارشد صاحب مرحوم۔آف نوشہرہ کینٹ) **کی نماز جنازہ حاضر اور کچھ مرحومین کی نمازجنازہ غائب** پڑھائی۔

نمازجنازہ حاضر:

(1) مکرم رائے منیر احمد صاحب۔لندن (ابن مکرم رائے حاجی فضل محمد صاحب مرحوم۔آف جھنگڑ حاکم والا۔ننکانہ)

17 اکتوبر 2017ء کو 63 سال کی عمر میں بعارضہ کینسر وفات پاگئے ۔اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ کے والد نے 1958ء میں بیعت کی تھی اور اب ان کی فیملی کے 18 گھرانوں میں احمدیت کا نفوذ ہوچکا ہے ۔مرحوم چندماہ قبل ہی یوکے آئے تھے۔آپ کو پاکستان میں لوکل جماعت میں قائد مجلس اورزعیم انصاراللہ کے علاوہ بعض اور عہدوں پر خدمت کی توفیق ملی ۔ مرکزی مہمانوں کی خدمت بڑے شوق سے کیا کرتے تھے ۔لندن میں مختصرقیام کے دوران آپ نے شعبہ ضیافت میں خدمت کی توفیق پائی۔ نمازوں کے پابند، اطاعت گزار، خلافت کے ساتھ گہرا محبت کا تعلق رکھنے والے بہت نیک اور صالح انسان تھے ۔مرحوم موصی تھے ۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اورایک بیٹا یادگارچھوڑے ہیں۔

(2) مکرمہ شریفاں بیگم صاحبہ۔لندن (اہلیہ مکرم محمد رشید ارشد صاحب مرحوم۔آف نوشہرہ کینٹ)

21/اکتوبر 2017ء کو 75 سال کی عمر میں وفات پاگئیں ۔اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند،تہجد گزار، بہت ملنسار اورنہایت مہمان نواز خاتون تھیں۔نوشہرہ میں قیام کے دوران مختلف حیثیتوں سے لجنہ اماء اللہ میں خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کوتبلیغ کا بھی بہت شوق تھا۔ اسی طرح آپ نے بہت سارے احمدی اور غیراز جماعت بچوں کوقرآن کریم بھی پڑھایا۔ پسماندگان میں پانچ بیٹے اورایک بیٹی شامل ہے۔آپ مکرم مولانا محمد شفیع اشرف صاحب (مرحوم) ناظر امور عامہ ربوہ کی بھابھی اورمکرم ناصر احمد صاحب (نائب مہتمم عمومی یُوکے) کی والدہ تھیں۔

نمازجنازہ غائب:

(1) مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ (ٹورانٹو۔کینیڈا)

10 /اکتوبر 2017ء کو مختصر علالت کے بعد 82 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ڈیرہ غازی خان کے ایک زمیندار گھرانے سے تعلق تھا ۔ والدین جب ربوہ آباد ہوئے تو حضرت مصلح موعودرضی اللہ عنہ نے انہیں اپنے پاس رکھ لیااوراس دوران آپ کو اپنی والدہ کے ساتھ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اورخاندان حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کے بعض اور بزرگوں کی خدمت کا موقعہ ملتارہا۔مرحومہ صوم وصلوۃ کی پابند،تہجد گزار، باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی بہت نیک اوردعا گوخاتون تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چھ بیٹے یادگارچھوڑے ہیں ۔آپ مکرم محمد احمدراشد صاحب مربی سلسلہ (سوئٹزرلینڈ) کی والدہ تھیں۔

(2) مکرم علی سعیدی موسیٰ صاحب (سابق امیر جماعت تنزانیہ)

30 ستمبر 2017ء کو 67 سال کی عمر میں وفات پا گئے ۔اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ Agriculture Economics میں ڈگری حاصل کرنے کے بعد مختلف حکومتی عہدوں پر فائز رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ارشاد پرقران کریم کا YAO زبان میں ترجمہ کرنے کی سعادت پائی اوراس خدمت کے لئے بہت قربانی کی بلکہ اپنے حکومتی عہدے سے بھی رخصت حاصل کرلی۔5 سال تک آپ نے قرآن کریم کےترجمہ میں اپنا وقت صرف کیا۔2006 میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کوامیر Tanzania مقرر کیااور ہمسایہ ممالک برونڈی ، موزمبیق اور ملاوی کی نگرانی بھی آپ کے سپرد کی ۔ آپ کی امارت کے دوران جماعت نے 34 acres زمین حاصل کی جہاں احمدیہ سیکنڈری سکول کا اجراء کیا گیا۔مرحوم بہت مخلص، فدائی اور ایک باوفا نیک انسان تھے ۔

(3) مکرم چوہدری نذرمحمد صاحب (ابن مکرم پیر بخش صاحب۔طاہرآباد جنوبی ربوہ)

16 اکتوبر 2017ء کو 90 سال کی عمر میں وفات پاگئے ۔اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ 1942ء میں کشمیر سے جہلم تک کاسفر پیدل طے کرکے وہاں سے قادیان پہنچے اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ نمازوں کے پابند،تہجد گزار، دعا گو، بہت محنتی ،سادہ مزاج، مہمان نواز،غریبوں کے ہمدرد، بہت مخلص اور صلح جو انسان تھے۔ روزانہ باقاعدگی سے تلاوت کیا کرتے تھے ۔اس کے علاوہ احادیث کی کتب بھی پڑھتے تھے ۔ خلافت سے اخلاص اور محبت کا گہراتعلق تھا۔کشمیر آنے والے مرکزی مہمانوں کی خاطرمدارات بڑے شوق سے کیا کرتے تھے ۔آپ میں تبلیغ کرنے کا بہت جذبہ تھا۔آپ کی زندگی میں ایک بیٹی اور بیٹے مکرم نسیم احمد کاشمیری صاحب (مربی سلسلہ) کی وفات ہوئی۔ان صدموں کوآپ نے اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہتے ہوئے بڑے صبر وحوصلہ سے برداشت کیا ۔آپ مکرم کلیم احمد صاحب مربی سلسلہ والنسیا سپین کے والد تھے ۔اسی طرح آپ کےایک پوتے مربی سلسلہ ہیں اور ایک نواسے معلم وقف جدید کےطور پرخدمت کی توفیق پارہے ہیں۔ نیزایک نواسہ جامعہ احمدیہ ربوہ میں زیر تعلیم ہے۔

(4) مکرم محمود احمد صاحب گلبرگی (یادگیر ۔صوبہ کرناٹک۔انڈیا)

11/اکتوبر2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے ۔اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ مکرم عبد المجید صاحب گلبرگی کے پوتے تھے جوحضرت مسیح موعود

باقی صفحہ نمبر 3 پر ملاحظہ فرمائیں

بائبل کی الہامی حیثیت پر جدید تحقیقات

(طارق حیات ـ مربی سلسلہ، شعبہ احمدیہ آرکائیو)

اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے بانی جماعت احمدیہ حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خداتعالیٰ کی خاص تائید ونصرت سے دین اسلام، قرآن کریم اور نبی آخرالزمان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں قوی دلائل سے بھرپور، مثالی لٹریچر تالیف فرمایا۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم الکلام کی ایک خاص خوبی یہ ہے کہ اپنے موضوع کے حق میں ثقہ دلائل کے اندراج کے ساتھ ساتھ آپؑ نے بوقت ضرورت الزامی جواب بھی درج فرمائے ہیں۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آج سے ایک صدی قبل اسی تعلق میں قرآن کریم کو محرّف ومبدّل اور غیرمحفوظ اور مال مسروقہ ثابت کرنے کی کوششیں کرنے والے پادریوں اور ان کے ہمنواؤں کو ساکت کرنے کے لئے الزامی جواب دیتے ہوئے ایک موقع پر فرمایا:

''یہ بھی یاد رہے کہ پادریوں کا مذہبی کتابوں کا ذخیرہ ایک ایسا ردّی ذخیرہ ہے جو نہایت قابل شرم ہے۔ وہ لوگ صرف اپنی ہی اٹکل سے بعض کتابوں کو آسمانی ٹھہراتے ہیں اور بعض کو جعلی قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ ان کے نزدیک یہ چار انجیلیں اصلی ہیں اور باقی اناجیل جو چھپن (56) کے قریب ہیں، جعلی ہیں۔ مگر محض گمان اور شک کی رُو سے نہ کسی مستحکم دلیل پر اس خیال کی بنا ہے۔ چونکہ مروّجہ انجیلوں اور دوسری انجیلوں میں بہت تناقض ہے اس لئے اپنے گھر میں ہی یہ فیصلہ کرلیا ہے۔ اور محققین کی یہی رائے ہے کہ کچھ نہیں کہہ سکتے کہ یہ انجیلیں جعلی ہیں یا وہ جعلی ہیں۔''

(چشمہ مسیحی۔ روحانی خزائن جلد نمبر 20 صفحہ 341-340)

حقیقت یہ ہے کہ اصلی، سچی اناجیل اور جعلی و مشکوک اناجیل کی یہ جنگ آغاز عیسائیت سے کسی نہ کسی رنگ میں آج تک جاری ہے اور صدیاں بیت جانے کے باوجود ہنوز تھمتی نظر نہیں آتی۔

اس کی ایک مثال یُوکے میں برمنگھم یونیورسٹی کے پروفیسر Hugh Houghton کی عہدنامہ جدید کے متن کے بارہ میں تازہ تحقیقات ہیں جو برطانیہ سے قریباً پانچ لاکھ کی تعداد میں چھپنے والے روزنامہ The Telegraph کے 23 اگست 2017ء کے شمارہ میں شامل اشاعت کی گئیں۔ پروفیسر صاحب اپنی ان تحقیقات کو موجودہ عیسائیوں کے لئے ایک قابل قدر درس قرار دیتے ہیں۔

یاد رہے کہ مذہبی کتب میں کی گئی تحریف وتبدیلی کا مطالعہ بتاتا ہے کہ اس کی کئی اقسام ہیں۔ جہاں کبھی تراجم کے وقت آیات کے اندر درج الفاظ کو اپنے مفید مطلب الفاظ سے بدلا جاتا ہے، وہاں کبھی پوری پوری آیات اور عبارتوں کو بھی قلمزد کردیا جاتا ہے۔ اسی طرح جہاں اصل متن اور حاشیہ میں خود سے وضاحتیں لکھی گئیں وہاں پہلی کتب کے مقابل پر نئی کتب لانا بھی ایک قسم کی تحریف ہے (مثلاً یہوداہ اسکریوطی کی انجیل) اوران نئی کتب میں نئے نئے عقائد اور پہلے سے قائم نظریات کی نفی اور بطلان سے بھی گریز نہیں کیا گیا۔ پس وہ باتیں جو اُن کے اپنے دین کی عمارت کی اساس ٹھہرتی ہیں ان پر بھی حملہ کرنے سے یہ قوم نہیں چوکتی ہے۔ وَقِسْ عَلٰی ھٰذَا ....

اور پُرلطف بات یہ ہے کہ اپنی مذہبی کتب کے خلاف اس مسلسل ظالمانہ مہم جوئی میں غیروں سے کہیں زیادہ یہ قوم خود پیش پیش رہی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے عربی کلام میں فرماتے ہیں:

اَنَاجِیْلُ عِیْسٰی قَدْ عَفَتْ آثَارُھَا
وَ حَرَّفَھَا قَوْمٌ خَبِیْثٌ مُعَیَّرٗ

(کرامات الصادقین۔ روحانی خزائن جلد 7: صفحہ 74:)

ترجمہ: ''عیسیٰ کی انجیلوں کے نشانات مٹ گئے ہیں اور انہیں ایک خبیث اور عیب دار قوم نے محرّف ومبدّل کردیا ہے۔''

وَ کُتُبُکَ قَفْرٌ حَشْوُھَا الْکُفْرُ وَالرَّدَا
مُحَرَّفَۃٌ فِیْ کُلِّ عَامٍ تُغَیَّرٗ

(کرامات الصادقین۔ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 79)

ترجمہ: ''اور تیری کتابیں چٹیل میدان ہیں جن کا مواد کفر اور ہلاکت ہے وہ تحریف شدہ ہیں اور ہر سال تبدیل کی جاتی ہیں''

جبکہ قرآن مجید ہر لحاظ سے ظاہری اور معنوی مکمل حفاظت کا وعدہ اپنے ساتھ پاتا ہے۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ

(سورۃ الحجر۔ آیت نمبر 10) کے اعلان عام کے ساتھ قرآن کریم دیگر کتب کی بابت فرماتا ہے کہ فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ یَکْتُبُوْنَ الْکِتٰبَ بِاَیْدِیْھِمْ ثُمَّ یَقُوْلُوْنَ ھٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ لِیَشْتَرُوْا بِہٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا۔ فَوَیْلٌ لَّھُمْ مِّمَّا کَتَبَتْ اَیْدِیْھِمْ وَوَیْلٌ لَّھُمْ مِّمَّا یَکْسِبُوْنَ۔ (سورۃ البقرۃ آیت نمبر 80)

ترجمہ: ''پس ہلاکت ہے ان کے لئے جو اپنے ہاتھوں سے کتاب لکھتے ہیں پھر کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے تاکہ وہ اس کے بدلے میں کچھ معمولی قیمت وصول کرلیں۔ پس ہلاکت ہے ان کے لئے اُس کے نتیجہ میں جو ان کے ہاتھوں نے لکھا اور ہلاکت ہے اُن کے لئے اس کی وجہ سے جو وہ کماتے ہیں۔''

اسی تعلق میں ''**بائبل**'' کی اپنی گواہی بھی درج کی جاتی ہے۔ جس میں یرمیاہ نبی واشگاف الفاظ میں فرماتے ہیں:

''تم کیونکر کہتے ہو کہ ہم تو دانشمند ہیں اور خداوند کی شریعت ہمارے پاس ہے؟ لیکن دیکھ، لکھنے والوں کے باطل قلم نے بطالت پیدا کی ہے''

(عہدنامہ قدیم۔ یرمیاہ۔ باب 8 آیت نمبر 8 پاکستان بائبل سوسائٹی۔ انارکلی لاہور)

2007ء میں ''کلام مقدس عہدنامہ عتیق وجدید۔ پاکستان کے کاتھولک اُساقف کی ہدایت واِجازت سے اصلی متن کے مطابق مستند ترجمہ'' کے عنوان کے تحت شائع ہونے والی بائبل میں مندرجہ بالا یرمیاہ نبی کی کتاب کی آیت کا ترجمہ ان الفاظ میں درج ہے۔

''تم کیسے کہتے ہو کہ ہم دانشمند ہیں اور خداوند کی شریعت ہمارے پاس ہے؟ دیکھ۔ فقیہوں کا پُردروغ قلم دروغ کا سبب ہوا''

نیز بائبل کے New International Version میں یہ آیت یعنی (Jeremiah 8:8) اس طرح پر درج ہے۔

'How can you say, "We are wise,
for we have the law of the LORD,"
when actually the lying pen of the
scribes has handled it falsely?"

اس مختصر مضمون کے ذریعہ ہدایت کے ذرائع یعنی صحائف آسمانی کے متعلق بعض ثابت شدہ تاریخی سچائیوں کا اظہار مقصود ہے۔ اب ہر لحاظ سے محفوظ ترین کتاب اللہ، یعنی قرآن حکیم کے علاوہ دیگر آسمانی صحائف کی غیرمستند جمع وتدوین کی تاریخ اوران میں تحریف اورتبدیلی پر کمربند عناصر کے قرآن کریم اور بائبل سے تذکرہ کے بعد عصر حاضر کی ایک گواہی درج کی جاتی ہے۔

"Codex Sinaiticus" مصر کے صحرائے سینا سے ملنے والا عہدنامہ قدیم اور جدید کا یونانی زبان میں سب سے مکمل نسخہ ہے۔ اس کی تحریر کو جب ماہرین نے جانچا اور پرکھا تو انہیں بعد تحقیق معلوم ہوا کہ اس کے اندر ہزاروں تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ چنانچہ برٹش لائبریری کی طرف سے اس عہدنامہ عتیق وجدید کے اس نسخہ کے بارہ میں شائع شدہ ایک تعارفی کتابچہ میں لکھا ہے۔

ترجمہ: ''اس (دریافت شدہ مخطوطہ کے) متن کی سطور کے اندر اور باہر ہم باآسانی ان ہزاروں مقامات کی نشاندہی کرسکتے ہیں جن میں اغلاط کی درستگی کی گئی ہے۔ اس بات کی تصدیق کے لئے اس مخطوطہ کے کسی ایک صفحہ کا معائنہ ہی کافی ہوگا۔ اور یہ تمام قطع وبرید چوتھی صدی سے بارہویں صدی تک کے انتہائی طویل عرصہ کے علمائے بائبل کی اپنی پسند اور مرضی کا نتیجہ ہے۔

اوراس تحریف کا دائرہ متن میں ایک حرف کی تبدیلی سے لے کر پورے کے پورے نئے جملے داخل کرنے تک پھیلا ہوا ہے، جن کو متن کے اندر یعنی سطور کے درمیان اور اطراف میں حاشیہ پر درج ہونے کی صورت میں دیکھا جاسکتا ہے۔ اور عیسائی بائبل کے کسی بھی اس سے قدیم تر مخطوطہ میں اس حد تک جامع اور وسیع اغلاط کی درستگی نہیں کی گئی۔''

(Preserving Codex Sinaiticus and the Greek Written Heritage) by Scot Mckendrick Published by the British Liberary in 2008. page:8)

مجموعی طور پر عہدنامہ قدیم اور جدید میں ہونے والی تحریف وتبدیلی اوران کی جمع وتدوین کی غیرمستند تاریخ اور تحریف کی متنوع مثالیں پیش کرنے کے بعد اب ہم اس زیربحث نئی تحقیق کی طرف لوٹتے ہیں۔

برطانوی اخبار ٹیلیگراف کی مذہبی امور کی نامہ نگار Olivia Rutgard نے لکھا ہے کہ اناجیل کی قدیم ترین لاطینی تفاسیر پر ایک برطانوی محقق نے کام کیا ہے اور اس کا ماننا ہے کہ قارئین **اب بائبل کو لفظاً لفظاً الہامی خیال نہ کیا کریں**۔ چوتھی صدی عیسوی میں افریقہ میں پیدا ہونے والے اطالوی بشپ Fortunatianus of Aquileia کی تفسیر بتاتی ہے کہ **اناجیل یسوع کے زمانہ کے لفظاً لفظاً تاریخی ریکارڈ کی نسبت انجیل نگاروں کی باہمی چپقلش اور ایک دوسرے پر الزامات کا مجموعہ ہیں۔**

اس تازہ تحقیق سے اس نظریہ کو مزید تقویت ملی ہے کہ اوّلین زمانہ کے ماہرین بائبل، اس کو تاریخی ماخذ کی بجائے مجموعہ اسرار قرار دیتے تھے جن سے عیسائیت عبارت ہے۔ محققین بیک وقت اناجیل کو سچائیوں کا من وعن مجموعہ مانتے ہوئے متی اور لوقا کے انجیل نگاروں کے باہمی شدید اختلافات سے چکرا جاتے ہیں۔ جبکہ چوتھی صدی عیسوی میں قارئینِ بائبل اسے لفظی الہام کی نسبت پس پردہ مضمون کے طور پر دیکھتے تھے۔ کیونکہ اس دور میں بہت سی اناجیل اشاروں کنایوں میں مفہوم بیان کرتے ہوئے تیار کی گئیں۔ یوں فاضل برطانوی محقق کا مشورہ ہے کہ ہر انجیل کو انجیل نگار کے معروضی حالات میں دیکھا اور پرکھا جائے۔

1500 سال پرانا یہ مخطوطہ کولون کیتھیڈرل لائبریری میں پڑا رہا۔ 2012ء میں یونیورسٹی آف سالسبرگ نے اس کی ڈیجیٹل نقل تیار کی اور اب اس پر تحقیقات مکمل ہوئی ہیں۔

پروفیسر Houghton کو اس مخطوطہ کا علم اپنے ایک آسٹرین (Austrian) دوست کے ذریعہ ہوا۔ فاضل پروفیسر نے اس مخطوطہ کو سینٹ جیروم، سینٹ ایمبروس اور سینٹ آگسٹائن کی معروف تحریرات سے بھی قدیمی بتاتے ہوئے ایک غیرمعمولی دریافت قرار دیا ہے۔

حکم وعدل، مسیح الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا خوب فرمایا ہے کہ

''اور تیری کتابیں......... **تحریف شدہ ہیں اور ہر سال تبدیل کی جاتی ہیں**''

بقیہ: نمازجنازہ حاضروغائب

.........از صفحہ نمبر 2

علیہ السلام کے صحابی حضرت شیخ حسن صاحب احمدیؓ کے بھائی تھے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، سادہ مزاج، خدمت دین کے لئے پیش پیش رہنے والے، بہت نیک، ہمدرد اور مخلص انسان تھے۔ مرکزی مہمانوں کی بڑے شوق سے خدمت کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور سات بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم طاہر احمد صاحب گلبرگی مربی سلسلہ راجستھان (بھارت) کے والد تھے۔

(5) مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب (ابن مکرم محمد یعقوب صاحب۔ آف ربوہ)

23 ستمبر 2017ء کو 57 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ جماعتی کاموں میں بڑے فعال تھے۔ ربوہ شفٹ ہونے سے قبل مظفرگڑھ کی جماعت جتوئی کے ممبر تھے۔ لمبا عرصہ صدر جماعت اور سیکرٹری مال کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ چھ سال قائد ضلع خدام الاحمدیہ مظفرگڑھ بھی رہے۔ ربوہ قیام کے دوران بھی کسی نہ کسی رنگ میں خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم عبدالرزاق فراز صاحب مربی سلسلہ استاد جامعہ احمدیہ کینیڈا کے بڑے بھائی تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اوران کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

اسلام اور امنِ عالم

(از افاضات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ)

امن صرف بیرونی ہی نہیں ہوتا بلکہ دل کا بھی ہوتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''امن ایک ایسی چیز ہے جس کے لئے دنیا ہمیشہ سے کوشش کرتی چلی آئی ہے چنانچہ یا تو دنیا بیرونی امن کے لئے جدوجہد کرتی ہے اور یا جب بیرونی امن کے لئے جدوجہد نہیں کر رہی ہوتی یا اس میں کامیاب ہو چکی ہوتی ہے تو اندرونی امن کے لئے جدوجہد کرتی ہے۔ چنانچہ بڑے بڑے دولتمند اور عالم و فاضل جب آپس میں ملتے ہیں تو ان کی گفتگو کا موضوع اکثر یہی ہوتا ہے کہ اَور تو ہمیں سب کچھ میسر ہے مگر دل کا امن نصیب نہیں۔ پس **امن صرف بیرونی ہی نہیں ہوتا بلکہ دل کا بھی ہوتا ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جب تک دل کا امن نصیب نہ ہو اس وقت تک ظاہری امن بھی کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔**

ہم دیکھتے ہیں کہ آجکل دنیا کے تمام لوگ امن کے خواہشمند ہیں لیکن امن ان کو میسر نہیں۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ دنیا میں اتنی مختلف الانواع مخلوق ہے کہ جب تک کسی ایک قاعدہ کے ماتحت امن کا حصول نہ ہو اس وقت تک سب لوگ مطمئن نہیں ہو سکتے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا میں انسانوں میں ہزاروں اختلافات پائے جاتے ہیں۔ ایک دوسرے کے مفاد مختلف ہوتے ہیں۔ ایک دوسرے کے جذبات مختلف ہوتے ہیں۔ ایک دوسرے کی خواہشات مختلف ہوتی ہیں اور ایک دوسرے کی ضروریات مختلف ہوتی ہیں۔ ان متضاد خواہشوں اور متضاد ضرورتوں کے ہوتے ہوئے دنیا میں امن کس طرح پیدا ہو سکتا ہے۔

امنِ عالم کی بنیاد توحید پر ہی ہو سکتی ہے

اسلام بتاتا ہے کہ ایسے متضاد اور مخالف خیالات کی موجودگی میں تبھی امن قائم ہو سکتا ہے جب ساری دنیا ایک ایسی ہستی کی تابع ہو جو امن دینے کا ارادہ رکھتی ہو۔ اگر یہ بات نہ ہو تو کبھی امن میسر نہیں آسکتا۔

ہم روزانہ دیکھتے ہیں کہ ایک گھر میں ماں باپ ذرا اِدھر اُدھر ہوتے ہیں تو تھوڑی ہی دیر میں بچے لہولہان ہو جاتے ہیں۔ کسی کے گلے پر زخم ہوتا ہے۔ کسی کے بال نوچے ہوئے ہوتے ہیں۔ کسی کے کپڑے پھٹے ہوئے ہوتے ہیں۔ کسی کی آنکھ سوجی ہوئی ہوتی ہے۔ مگر جب ماں باپ آتے ہیں تو ان کے سامنے ایسی نرم شکلیں بنا کر بیٹھ جاتے ہیں کہ گویا وہ لڑائی جھگڑے کو جانتے ہی نہیں۔ اس لئے کہ ماں باپ کی نیّت یہ ہوتی ہے کہ ان کے بچے امن سے رہیں۔

پس درحقیقت امن اسی وقت حاصل ہو سکتا ہے جب دنیا پر ایک ایسی بالا ہستی ہو جو امن کی متمنّی ہو اور جو دوسروں کو امن دینا چاہتی ہو۔ اور ایسے قوانین نافذ کرنا چاہتی ہو جو امن دینے والے ہوں۔ اور وہی شخص حقیقی امن دینے والا قرار پا سکتا ہے جو اس ہستی کی طرف لوگوں کو بلائے۔

یہ امن دینے والی ہستی کی طرف توجہ دلانے والے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور آپؐ ہی وہ انسان ہیں جن کے ذریعہ دنیا کو یہ معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام امن دینے والا بھی ہے۔ چنانچہ سورۃ حشر میں اللہ تعالیٰ کے جو نام گنائے گئے ہیں ان میں سے ایک نام یہ بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ** (سورۃ حشر آیت 24) اے محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) تُو لوگوں کو توجہ دلا اس خدا کی طرف جو بادشاہ ہے، پاک ہے اور **اَلسَّلَامُ** یعنی دنیا کو امن دینے والا اور تمام سلامتیوں کا سرچشمہ ہے۔ یعنی جس طرح ماں باپ یہ کبھی برداشت نہیں کر سکتے کہ ان کے بچے لڑیں جھگڑیں یا فساد کریں بلکہ وہ امن شکن کو سزا دیتے اور امن قائم رکھنے والے بچے سے پیار کرتے ہیں۔ اسی طرح تمہارے اوپر بھی ایک خدا ہے وہ دیکھ رہا ہے کہ تمہارے مفاد مختلف ہیں۔ تمہارے ارادے مختلف ہیں۔ تمہاری ضرورتیں مختلف ہیں۔ تمہاری خواہشیں مختلف ہیں۔ اور تم بعض دفعہ جذبات میں بے قابو ہو کر امن شکن حالات پر تیار ہو جاتے ہو۔ مگر یاد رکھو خدا ایسی باتوں کو پسند نہیں کرتا۔ وہ **سلام** ہے۔ جب تک کوئی سلامتی اختیار نہ کرے اس وقت تک وہ اس کا محبوب نہیں ہو سکتا۔

ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ **خالی امن کی خواہش امن پیدا نہیں کر دیا کرتی۔ کیونکہ بالعموم امن کی خواہش اپنے لئے ہوتی ہے دوسروں کے لئے نہیں ہوتی۔** چنانچہ جب لوگ کہتے ہیں۔ دولت بڑی اچھی چیز ہے تو اس کے یہ معنے نہیں ہوتے کہ دشمن کی دولت بھی اچھی چیز ہے۔ بلکہ مطلب یہ ہوتا ہے کہ میرے لئے صحت بڑی اچھی چیز ہے ورنہ دشمن کے متعلق تو انسان یہی چاہتا ہے کہ وہ نادار اور کمزور ہو۔ اسی طرح جب لوگ عزت و رتبہ کے متمنی ہوتے ہیں تو ہر شخص کے لئے نہیں بلکہ محض اپنے لئے۔ پس جب دنیا کا یہ حال ہے تو خالی امن کی خواہش بھی فساد کا موجب ہو سکتی ہے۔ کیونکہ جو لوگ بھی امن کے متمنی ہیں وہ اس رنگ میں امن کے متمنی ہیں کہ صرف انہیں اور ان کی قوم کو امن حاصل رہے۔ ورنہ دشمن کے لئے وہ یہی چاہتے ہیں کہ اس کے امن کو مٹا دیں۔ اب اگر اسی اصل کو رائج کر دیا جائے تو دنیا میں جو بھی امن قائم ہوگا وہ چند لوگوں کا امن ہوگا۔ ساری دنیا کا نہیں ہوگا۔ **اور جو ساری دنیا کا امن نہ ہو وہ حقیقی امن نہیں کہلا سکتا۔ حقیقی امن تبھی پیدا ہو سکتا ہے جب انسان کو یہ معلوم ہو کہ میرے اوپر ایک بالا ہستی ہے جو میرے لئے ہی امن نہیں چاہتی بلکہ سارے ملکوں کے لئے امن چاہتی ہے۔** اور اگر میں صرف اپنے لئے یا صرف اپنی قوم کے لئے یا صرف اپنے ملک کے لئے امن کا متمنی ہوں تو اس صورت میں مجھے اس کی مدد اس کی نصرت اور اس کی خوشنودی کبھی حاصل نہیں ہو سکتی۔ جب یہ عقیدہ دنیا میں رائج ہو جائے تبھی امن قائم ہو سکتا ہے ورنہ نہیں۔ پس **اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ** کہہ کر قرآن کریم نے انسانی ارادوں کو پاک و صاف کر دیا۔ اور یہ تسلیم شدہ بات ہے کہ جب تک ارادے درست نہ ہوں اس وقت تک کام بھی درست نہیں ہو سکتا۔

دنیا میں اس وقت جتنے فساد اور لڑائیاں ہیں سب اسی وجہ سے ہیں کہ انسانوں کے ارادے صاف نہیں۔ وہ منہ سے جو باتیں کرتے ہیں ان کے مطابق ان کی خواہش نہیں اور ان کی خواہشات کے مطابق ان کے اقوال اور افعال نہیں۔ آج سب دنیا کہتی ہے کہ لڑائی بُری چیز ہے لیکن اس کا مطلب صرف یہ ہوتا ہے کہ اگر ہمارے خلاف کوئی لڑے تو یہ بُری بات ہے۔ لیکن اگر ان کی طرف سے جنگ کی ابتدا ہو تو یہ کوئی بری بات نہیں سمجھی جاتی۔ اور یہ نقص اسی وجہ سے ہے کہ لوگوں کی نظر ایک ایسی ہستی پر نہیں جو سلام ہے۔ وہ سمجھتے ہیں جہاں تک ہمارا فائدہ ہے ہم ان باتوں پر عمل کریں گی مگر جب ہمارے مفاد کے خلاف کوئی بات آئے گی تو اسے ردّ کر دیں گے۔

مگر قرآن کریم میں جو خدا تعالیٰ کے نام بتائے گئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ سب کا خدا ہے۔ کسی ایک کا نہیں۔ اور یہی عقیدہ حقیقی امن کی طرف دنیا کو لا سکتا ہے کہ دنیا کا ایک خدا ہے جو یہ چاہتا ہے کہ سب لوگ امن سے رہیں۔ جب ہمارا یہ عقیدہ ہوگا تو اس وقت ہماری خواہشات خود غرضی پر مبنی نہیں ہوں گی۔ بلکہ دنیا کو عام فائدہ پہنچانے والی ہوں گی۔ اس وقت ہم یہ نہیں دیکھیں گے کہ فلاں بات کا ہمیں فائدہ پہنچتا ہے یا نقصان بلکہ ہم یہ دیکھیں گے کہ ساری دنیا پر اس کا کیا اثر ہے۔ یوں تو دنیا ہمیشہ اپنے فائدہ کے لئے دوسروں کے امن کو برباد کرتی رہتی ہے۔ لیکن اس عقیدہ کے ماتحت ایسا کرنے کی جرأت اس میں نہیں ہوگی کیونکہ وہ سمجھے گی کہ اگر میں نے ایسا کیا تو ایک بالا ہستی مجھے کچل کر رکھ دے گی۔ جیسے ایک بچہ دوسرے کا کھلونا چھین لیتا ہے تو وہ اپنے لئے امن حاصل کر لیتا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی دوسرے کا امن بھی چھینا جاتا ہے۔ اور ایک تو خوش ہو رہا ہوتا ہے اور دوسرا رو رہا ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں کیا تم سمجھتے ہو کہ ماں باپ یا استاد اگر وہاں موجود ہوں تو وہ اس کھیل کو جاری رہنے دیں گے؟ وہ کبھی اس کو برداشت نہیں کریں گے۔ بلکہ جس بچہ نے کھلونا چھینا ہوگا اس کا کھلونا لے کر اس کے اصل مالک کو دے دیں گے۔ اور جب وہ ایسا کرتے ہیں تب بچہ سمجھتا ہے کہ وہ امن جو دوسرے کے امن کو برباد کر کے حاصل کیا جاتا ہے وہ کبھی قائم رہنے والا نہیں ہوتا۔ **حقیقی امن وہی ہوتا ہے جو ایسی صورت میں حاصل ہو جب کہ کسی کے حق کو تلف نہ کیا گیا ہو۔**

صرف اسلام ایسے خدا کا تصوّر پیش کرتا ہے جو امن دینے والا ہے

غرض حقیقی امن اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتا جب تک ایک بالا ہستی تسلیم نہ کی جائے اور یہ عقیدہ کہ اللہ تعالیٰ امن دینے والا ہے صرف اسلام نے ہی پیش کیا ہے اور اس نے کہا ہے کہ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ۔

اس کے بعد وہ پیغام ہے جو اس ہستی کی طرف سے آتا ہے۔ کیونکہ جب ایک امن قائم رکھنے کی خواہشمند ہستی کا پتہ مل گیا۔ تو انسان کے دل میں یہ معلوم کرنے کی بھی خواہش پیدا ہو جاتی ہے کہ آیا اس نے امن قائم کرنے کا کوئی سامان بھی کیا ہے یا نہیں۔ کیونکہ اگر اس نے امن قائم کرنے کا کوئی سامان نہیں کیا تو یہ لازمی بات ہے کہ اگر ہم خود امن قائم کرنے کی کوشش کریں گے تو اس بات کا امکان ہو سکتا ہے کہ بجائے امن کے فساد پیدا کر دیں۔ پس **محض امن قائم کرنے کی خواہش انسان کو صحیح راستہ پر قائم نہیں کر سکتی جب تک ایک بالا ہستی کی ایسی ہدایات بھی معلوم نہ ہوں جو امن قائم کرنے میں ممد اور معاون ہوں۔** کیونکہ اگر انسان کو اپنے بالا افسر کی خواہشات کا صحیح علم نہ ہو تو انسان باوجود اس آرزو کے کہ وہ اس کے احکام کی اطاعت کرے اسے پوری طرح خوش نہیں رکھ سکتا۔ پس اگر ہمیں اپنے بالا افسر کی خواہش تو معلوم ہو لیکن اس خواہش کو پورا کرنے کا طریق معلوم نہ ہو تب بھی ہمارا امن قائم نہیں رہ سکتا کیونکہ ممکن ہے ہم کوئی اور طریق اختیار کریں اور اس کا منشاء کوئی اور طریق اختیار کرنا ہو۔

بیت اللہ امنِ عالم کے قیام کا زبردست ذریعہ ہے

پس ہمارے امن کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ بالا ہستی ہمیں کوئی ایسا ذریعہ بھی بتائے جو امن قائم کرنے والا ہو۔ سو اس **غرض کے لئے جب ہم قرآن کریم کو دیکھتے ہیں اور یہ معلوم کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ آیا اس نے کوئی ایسا ذریعہ بتایا ہے یا نہیں تو سورۃ بقرہ میں اس کا جواب نظر آتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔ وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا** (بقرہ آیت 126) یعنی یہ جو آسمان پر سلام خدا کی خواہش ہے کہ دنیا میں امن قائم ہو اس کے لئے ضروری تھا کہ ہم ایک مرکز قائم کرتے جو دنیا کو امن دینے والا ہوتا۔ سو ہم نے بیت اللہ کو مدرسہ بنایا۔ یہاں چاروں طرف سے جو لوگ جمع ہوں گے اور امن کا سبق سیکھیں گے۔ پس ہمارے خدا نے صرف خواہش ہی نہیں کی۔ صرف یہ نہیں کہا کہ تم امن قائم کرو ورنہ میں تم کو سزا دوں گا۔ بلکہ اس دنیا میں اس نے امن کا ایک مرکز بھی قائم کر دیا اور وہ خانہ کعبہ ہے۔ فرماتا ہے یہاں لوگ آئیں گے اور اس مدرسہ سے لوگ امن کا سبق سیکھیں گے۔

پھر یہ کہ اس مدرسہ کی تعلیم کیا ہوگی۔ اس کے لئے بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا سے خبر پا کر اعلان فرما دیا کہ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتَابٌ مُّبِيْنٌ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلَامِ (مائدہ آیت 16-17) یعنی اے لوگو! تم تاریکی میں پڑے ہوئے تھے۔ تم کو یہ پتہ نہیں تھا کہ تم اپنے خدا کی مرضی کو کس طرح پورا کر سکتے ہو۔ اس لئے دنیا میں ہم نے تمہارے لئے ایک مدرسہ بنا دیا ہے۔ مگر خالی مدرسہ کام نہیں دیتا جب تک کتابیں نہ ہوں۔ پس فرمایا قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتَابٌ مُّبِيْنٌ۔ خدا کی طرف سے تمہارے پاس ایک نور آیا ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے اور اس کے ساتھ ایک کتاب مبین ہے۔ ایسی کتاب جو ہر قسم کے مسائل کو بیان کرنے والی ہے۔ **پس خدا تعالیٰ نے اسلام کے لئے امن کا مدرسہ بھی قائم کر دیا۔ امن کا کورس بھی مقرر کر دیا اور مدرسِ امن بھی بھیج دیا۔ مدرّسِ امن محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور امن کا کورس وہ کتاب ہے جو يَهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلَامِ کی مصداق ہے۔ جو شخص خدا کی رضا حاصل کرنا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ اس کتاب کو پڑھے۔ اس میں جس قدر سبق ہیں وہ سُبُلَ السَّلَامِ یعنی سلامتی کے راستے ہیں۔ اور کوئی ایک حکم بھی ایسا نہیں جس پر عمل کر کے انسانی امن برباد ہو سکے۔**

ایک بالا ہستی کا وجود ہی ہمارے ارادوں کو درست کرتا ہے۔ مدرسہ کا قیام ہماری عملی مشکلات کو حل کرنے میں مدد دیتا ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اس کتاب کی عملی تفسیر ہے۔ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں کہ میرے ذریعہ خدا تعالیٰ نے وہ کتاب بھیج دی ہے جس میں وہ تمام تفصیلات موجود ہیں جن سے امن حاصل ہو سکتا ہے۔

اب یہ سوال رہ جاتا ہے کہ یہ امن جو اسلام قائم کرنا چاہتا ہے کس کے لئے ہے؟

اللہ تعالیٰ اس کا جواب دیتے ہوئے فرماتا ہے:

باقی صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ نے جس طرح اور جس معیار کے عدل و انصاف کے قائم کرنے کی مسلمانوں کو ہدایت فرمائی ہے کسی اور مذہبی کتاب میں یہ معیار موجود نہیں ہے۔ لیکن بدقسمتی سے اِس وقت ہر سطح پر مسلمانوں میں ہی ایک ایسا بڑا طبقہ ہے، لیڈروں میں بھی اور علماء میں بھی، جو انصاف اور عدل کے تقاضے پورے نہیں کرتا۔ اسی طرح گھروں میں عوام الناس میں عامّۃ المسلمین میں عام معاملات میں انصاف اور عدل کے وہ معیار عموماً دیکھنے میں نہیں آتے جو اللہ تعالیٰ نے قائم فرمائے ہیں جس کی ایک مومن سے توقع کی جاتی ہے۔ گھریلو ناچاقیوں کے معاملات ہیں تو اس کے لئے مردوں کی طرف سے، عورتوں کی طرف سے بھی، بسا اوقات غلط واقعات کے ساتھ عدالتوں میں مقدمات پیش کئے جاتے ہیں۔ غلط گواہیاں پیش کی جاتی ہیں۔ ناجائز حقوق لینے کے لئے یا کسی کا حق مارنے کے لئے جھوٹ اور غلط بیانی سے کام لیا جاتا ہے۔ غرض کہ بہت بڑی تعداد ایسی ہے جو اپنا حق لینے یا یہ سمجھتے ہوئے کہ میرا حق ہے اور دوسرے کا حق مارنے کے لئے سچائی سے کام نہیں لیتی۔

آجکل معاشرے کے بہت سے مسائل اس لئے ہیں کہ عدل اور انصاف کے معیار اس پائے کے نہیں ہیں جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔

اپنی باتوں کو توڑ مروڑ کر پیش کرنا عام بات ہے۔ افسوس اس بات کا ہوتا ہے کہ بعض اوقات ہم میں سے بھی بعض لوگ دنیا داری اور ماحول کے زیر اثر باوجود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کے ایسی باتیں کر جاتے ہیں اور ایسی گواہی دیتے ہیں جو حقائق سے دور ہوتی ہے۔

بعض جگہ مذہبی اختلاف ہوتے ہیں اور اس وجہ سے دوسرے مذاہب والے زیادتی بھی کر جاتے ہیں تو ایسے حالات میں ایک مومن کا یہ کام نہیں ہے کہ قوموں اور دوسرے مذاہب کے لوگوں کی زیادتی کا بدلہ اسی طرح لیں اور انصاف کے تقاضے پورے نہ کریں۔

آجکل مسلمانوں کی بے انصافیوں کے بارے میں مغرب میں بہت کچھ کہا جاتا ہے کہ جو لوگ اپنے ہم مذہبوں کے ساتھ انصاف نہیں کرتے وہ غیروں سے کیا انصاف کریں گے۔ یہ بہت بڑا المیہ ہے اور مسلمان ہی اپنی حرکتوں کی وجہ سے اسلام کو بدنام کر رہے ہیں۔

ہم نے اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد بیعت کو پورا کرنا ہے اور آپ کے مشن کی تکمیل کرنی ہے اور اسلام کے پیغام کو دنیا تک پہنچانا ہے اور تبلیغ کا حق ادا کرنا ہے تو پھر اسی اصول کے مطابق تمام اعلیٰ اخلاق کو اپنانا ہوگا جو اسلام کی تعلیم ہے، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائے ہیں، جن کے بارے میں ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ یہ کرو۔ اگر ہماری گواہیاں حق اور انصاف کے مطابق نہیں ہیں، اگر ہمارے گھریلو اور معاشرتی تعلقات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے مطابق نہیں ہیں، اگر ہمارے دل دشمنوں کے لئے بھی بغض اور کینوں سے پاک نہیں ہیں تو پھر ہماری تبلیغ حقیقی ہدایت پہنچانے والی تبلیغ نہیں ہوگی۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حکم پر چلتے ہوئے اپنی زندگیوں کو ڈھالنے والے ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کے حق کو پورا کرنے والے ہوں اور آپ کی بیعت کا حق ادا کرنے والے ہوں ہم دوسرں کے لئے ہدایت اور انصاف کا نمونہ بننے والے ہوں۔

مکرم حسن محمد خان عارف صاحب سابق نائب وکیل التبشیر ربوہ کی کینیڈا میں وفات۔ مرحوم کا ذکرِ خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 10؍نومبر 2017ء بمطابق 10؍نبوت 1396 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن، یوکے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ۔
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔
إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔
صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰۤى اَنْ تَعْدِلُوْا۔ وَاِنْ تَلْوٗۤا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا۔ (النساء:136)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤى اَلَّا تَعْدِلُوْا۔ اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۔ (المائدۃ:9)

وَمِمَّنْ خَلَقْنَاۤ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ۔ (الاعراف:182)

اللہ تعالیٰ نے جس طرح اور جس معیار کے عدل و انصاف کے قائم کرنے کی مسلمانوں کو ہدایت فرمائی ہے کسی اور مذہبی کتاب میں یہ معیار موجود نہیں ہے۔ لیکن بدقسمتی سے اِس وقت ہر سطح پر مسلمانوں میں ہی ایک ایسا بڑا طبقہ ہے، لیڈروں میں بھی اور علماء میں بھی، جو انصاف اور عدل کے تقاضے پورے نہیں کرتا۔ اسی طرح گھروں میں عوام الناس میں عامّۃ المسلمین میں عام معاملات میں انصاف اور عدل کے وہ معیار عموماً دیکھنے میں نہیں آتے جو اللہ تعالیٰ نے قائم فرمائے ہیں جس کی ایک مومن سے توقع کی جاتی ہے۔ گھریلو ناچاقیوں کے معاملات ہیں تو اس کے لئے مردوں کی طرف سے، عورتوں کی طرف سے بھی، بسا اوقات غلط واقعات کے ساتھ عدالتوں میں مقدمات پیش کئے جاتے ہیں۔ غلط گواہیاں پیش کی جاتی ہیں۔ ناجائز حقوق لینے کے لئے یا کسی کا حق مارنے کے لئے جھوٹ اور غلط بیانی سے کام لیا جاتا ہے۔ غرض کہ بہت بڑی تعداد ایسی ہے جو اپنا حق لینے یا یہ سمجھتے ہوئے کہ میرا حق ہے اور دوسرے کا حق مارنے کے لئے سچائی سے کام نہیں لیتی۔ جھوٹ بولتے ہیں اور عدالت کو بھی دھوکے میں رکھتے ہیں۔ بعض جگہ انصاف کرنے والے غلط فیصلے اپنے ذاتی مفادات کے لئے کر لیتے ہیں گویا کہ نظام ہی بگڑ گیا ہے۔ تو بہرحال اس بے انصافی سے معاشرے میں برائیاں پھیلتی چلی جاتی ہیں۔

پھر قومی سطح پر حکمران انصاف کے تقاضے پورے نہیں کرتے، نہ اپنی رعایا کے لئے ہی انصاف کے تقاضے پورے کئے جا رہے ہوتے ہیں، نہ ہی ملکوں کے آپس کے تعلقات میں انصاف کے تقاضے پورے کئے جاتے ہیں۔

علماء ہیں تو انہوں نے مذہب کو اپنے ذاتی مفادات حاصل کرنے کا ذریعہ بنا لیا ہے اور دعویٰ مسلمانوں کا یہ ہے کہ ہم خیرِ اُمّت ہیں اور اسلام ہی دنیا کے مسائل کا بہترین حل پیش کرتا ہے۔ یقیناً مسلمان خیرِ اُمّت ہیں اگر وہ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلیں اور قرآن کریم کی تعلیمات پر عمل کریں۔ یقیناً اسلام ہی دنیا کے تمام مسائل کا حل پیش کرتا ہے بشرطیکہ اس کی تعلیم کے مطابق حق اور انصاف قائم کیا جائے۔

یہ آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں یہ تین مختلف سورتوں کی ہیں۔ النساء کی، المائدۃ کی اور الاعراف کی۔

پہلی آیت جو النساء کی ہے اس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کی خاطر گواہ بنتے ہوئے انصاف کو مضبوطی سے قائم کرنے والے بن جاؤ خواہ خود اپنے خلاف گواہی دینی پڑے یا والدین اور قریبی رشتہ داروں کے خلاف۔ خواہ کوئی امیر ہو یا غریب دونوں کا اللہ ہی بہترین نگہبان ہے۔ پس اپنی خواہشات کی پیروی نہ کرو مبادا عدل سے گریز کرو۔ اگر تم نے گول مول بات کی یا پہلوتہی کر گئے تو یقیناً اللہ جو تم کرتے ہو اس سے بہت باخبر ہے۔

پس یہ وہ حکم ہے عدل کے معیار قائم کرنے کا۔ ذاتی گھریلو معاملات میں بھی اور معاشرتی معاملات میں بھی کہ جیسے بھی حالات ہو جائیں انصاف اور عدل پر ہمیشہ قائم رہنا ہے۔ مومنوں کو یہ حکم ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خاطر اور اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق مومن کی گواہی ہونی چاہئے اور یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان ہو ایمان کا معیار انتہائی اعلیٰ درجہ کا ہو اور مضبوط ہو۔ اس بات پر انسان قائم ہو کہ جو بھی حالات مجھ پر گزر جائیں میں نے انصاف پر مضبوطی سے قائم رہنا ہے اور یہ مضبوطی اسی وقت پیدا ہوتی ہے یا اس کی مضبوطی کا تبھی پتا لگے گا جب انسان اپنے خلاف بھی گواہی دینے کے لئے تیار ہو۔ اپنے بیوی بچوں کے خلاف بھی گواہی دینے کے لئے تیار ہو۔ اپنے والدین کے خلاف بھی اگر ضرورت پڑے تو گواہی دینے کے لئے تیار رہو۔ قریبی رشتہ داروں کے خلاف بھی گواہی دینی پڑے تو تیار رہو۔ فرمایا کہ خواہشات کی پیروی عدل سے دُور کرتی ہے۔ اگر اپنی خواہشات کی پیروی کرنے لگ گئے تو عدل اور انصاف سے دُور ہو جاؤ گے۔

آجکل معاشرے کے بہت سے مسائل اس لئے ہیں کہ عدل اور انصاف کے معیار اس پائے کے نہیں ہیں جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔ اپنی باتوں کو توڑ مروڑ کر پیش کرنا عام بات ہے۔ افسوس اس بات کا ہوتا ہے کہ بعض اوقات ہم میں سے بھی بعض لوگ دنیاداری اور ماحول کے زیر اثر باوجود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کے ایسی باتیں کر جاتے ہیں اور ایسی گواہی دیتے ہیں جو حقائق سے دور ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ چاہے ذاتی یا اپنے والدین کا نقصان بھی ہو جائے تو پھر بھی کبھی ایسی بات نہ کرو جو گول مول ہو یا کسی بھی طرح یہ تاثر پیدا ہو کہ حقائق کو چھپانے کے لئے پہلوتہی کی گئی ہے۔ سچی گواہی دینے سے بچنے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہ باتیں ہم روزمرّہ کے معاملات میں دیکھتے ہیں۔ مثلاً میاں بیوی کے معاملات ہیں۔ قضا میں بہت سارے ایسے معاملات آتے ہیں جہاں حقائق سے کام نہیں لیا جاتا۔ لین دین کے معاملات ہیں ان میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ وہاں حقائق چھپائے جاتے ہیں۔ بعض دین کا علم رکھنے والے اور بظاہر خدمت میں پیش پیش بھی ایسی حرکتیں کر جاتے ہیں کہ انسان پریشان ہو جاتا ہے کہ ایسے لوگ بھی اس قسم کی باتیں کر سکتے ہیں جو بظاہر بڑے عالم ہیں اور دین کا علم رکھنے والے ہیں اور ان کا نیک اثر بھی قائم ہے۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ اپنے خلاف، اپنے والدین کے خلاف، اپنے قریبی خونی رشتوں کے خلاف بھی حق کو نہ چھپاؤ۔ حق کو بہرحال ظاہر کرو۔ یہ لوگ صرف دوستیاں نبھانے کے لئے یا اپنے ذاتی مفادات کے لئے حق چھپاتے ہیں۔ گول مول بات کرتے ہیں یا سچی گواہی دینے سے پہلوتہی کرتے ہیں۔ اور اگر حقیقت ظاہر ہو جائے تو اپنی بات کی تائید کے لئے انہوں نے تیاری بھی خوب کی ہوتی ہے کہ کس طرح اس سے بچنا ہے اور کیا دلیلیں دینی ہیں۔

لیکن ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو کچھ بھی تم کرتے ہو اس سے اللہ تعالیٰ خوب باخبر ہے، اس کو اچھی طرح اس کا علم ہے۔ اللہ تعالیٰ کو دھوکہ نہیں دیا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس دنیا کے فائدے تو تم حاصل کر سکتے ہو لیکن اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے یہاں بچ بھی گئے تو اگلے جہان میں پکڑے جاؤ گے۔ ہمارے تمام عملوں کی خبر رکھنے والا خدا وہ سارا اعمال نامہ سامنے رکھ دے گا جس میں وہ ساری باتیں ہوں گی۔

جس امام کو ہم نے مانا ہے اس نے تو اس قرآنی حکم پر چلتے ہوئے ایسی مثالیں قائم کی ہیں جو غیروں کو بھی حیران و پریشان کر دیتی ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے سے بہت پہلے جوانی کے زمانے کا ایک واقعہ روایات میں آتا ہے کہ ایک دفعہ اپنے والد کے مزارعین کے خلاف ایک مقدمے میں آپ پیش ہوئے اور حق و انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے حق بات کی جس کا فائدہ مزارعین کو ہوا اور ان کے والد کا نقصان ہوا۔ آپ کے وکیل نے آپ کو پہلے کہا بھی کہ جس طرح مَیں کہتا ہوں اگر اس طرح گواہی نہ دی تو نقصان ہوگا۔ آپ نے فرمایا کہ جو بھی ہو جو حق بات ہے مَیں تو وہی بتاؤں گا۔ تو بہرحال جج نے مزارعین کے حق میں ڈگری دے دی اور دیکھنے والے بتاتے ہیں کہ مقدمہ کے ہارنے کے بعد، جب آپ کے خلاف فیصلہ ہو گیا اور آپ عدالت سے واپس ہوئے تو اس طرح خوش خوش واپس آ رہے تھے کہ لوگ جن کو اس فیصلہ کا پتا نہیں تھا وہ سمجھے کہ شاید آپ مقدمہ جیت کر واپس آ رہے ہیں۔

(ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد اوّل صفحہ 72 تا 73۔ آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 298)

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جس غلامِ صادق کو ہم نے مانا ہے اس کا نمونہ تو یہ ہے اور اس نمونے کو سامنے رکھتے ہوئے ہمیں ہر معاملے میں اپنی گواہیوں کے جائزے لینے چاہئیں۔

اسی طرح ایک اور مثال ہے کہ ان ملکوں میں، مغربی ممالک میں بہت سے ہیں جو اپنی آمد کم بتا کر ٹیکس بچا لیتے ہیں یا حکومت سے بعض مراعات حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن اب معاشی حالات جو دنیا کے خراب ہوئے ہیں تو ان ترقی یافتہ ممالک میں بھی حکومتیں بڑی گہرائی سے جائزے لینے لگ گئی ہیں اور جہاں بھی انہیں شک پڑتا ہے فوراً تحقیق کرتے ہیں۔ اس لئے احمدیوں کو اپنی اور جماعت کی بدنامی سے بچنے کے لئے اور سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے دنیاوی نقصان کو برداشت کرنا چاہئے اور حقائق نہیں چھپانے چاہئیں۔ ہمیشہ سچی بات کہنی چاہئے۔ اگر نیت نیک ہوگی، اللہ تعالیٰ کی خاطر گواہ بنتے ہوئے انصاف کو مضبوطی سے پکڑیں گے، اپنی گواہیوں کے معیار کو قولِ سدید پہ قائم کریں گے تو اللہ تعالیٰ جو ربّ ہے، جو رازق ہے وہ خود ہی سامان بھی مہیا فرما دے گا۔ خود ہی رزق میں برکت ڈال دے گا۔ پس ہمیں ہر وقت اپنے جائزے لیتے رہنے چاہئیں۔ اگر ہم انصاف کے ایسے معیار قائم کرنے کی کوشش نہیں کریں گے تو نہ گھروں کا امن و سکون قائم رہ سکتا ہے، نہ جہاں ہم رہتے ہیں اس علاقے کا اور معاشرے کا امن اور سکون قائم رہ سکتا ہے۔ اس پر عمل نہ کرنے سے افراد جماعت کے آپس کے تعلقات میں بھی دُوریاں پیدا ہوں گی۔

حیرت ہوتی ہے بعض لوگ غلط بیانی اور بے انصافی میں اس حد تک چلے جاتے ہیں کہ بعض بچیوں کے والدین نے مجھے شکایت کی کہ ہماری لڑکی کا ایک جگہ اگر رشتہ ختم ہوا تو اس کے سابقہ سسرال والے ہر جگہ جہاں بھی رشتے کی بات چلتی ہے وہاں پہنچ کر جھوٹ اور غلط بیانی سے کام لیتے ہیں اور لڑکی کو بدنام کرتے ہیں۔ اسی طرح بعض لڑکے بھی میرے پاس آئے جن کو لڑکی کے والدین اس طرح بدنام کر رہے ہیں۔ ان کے خلاف گواہیاں دے کر ان کے رشتے تڑوائے جا رہے ہیں یا ان میں رخنہ ڈالنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ تو یہ انتہائی خطرناک چیز ہے۔ معاشرے کا امن برباد کرنے والی بات ہے اور اپنے عہد کو توڑنے والی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں سے دُور ہٹنے والی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو ہم پر احسان کیا ہے کہ ہمیں زمانے کے امام کو ماننے کی توفیق دی۔ اللہ تعالیٰ نے بھائی بھائی بنانے کا انتظام فرمایا اور ہم اپنے بعض ذاتی مفادات کے لئے یا اپنی اناؤں کی تسکین کے لئے یا دلوں میں بغض و کینہ رکھتے ہوئے ایک دوسرے سے بدلے لینے کی کوشش کرتے ہیں اور بدلے لینے کے لئے اس حد تک چلے جاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے خوف کو بھی دلوں سے نکال دیتے ہیں۔ اگر کسی کے خیال میں اس پر زیادتی ہوئی بھی ہے تو اب معاملہ حل ہونے کے بعد، ختم ہونے کے بعد زیادتی کرنے والے سے علیحدہ ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ جو ہر معاملے کی خبر رکھنے والا ہے اس پر معاملہ چھوڑیں۔ اس بات میں ایک مومن کی سعادت مندی یہی

ہے کہ اللہ تعالیٰ پر معاملہ چھوڑ دے۔

پھر اپنے معاشرے میں انصاف اور عدل اور سچائی قائم کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو یہ بھی حکم دیا ہے کہ اپنے ذاتی معاشرتی اور قومی معاملات سے نکل کر بھی اعلیٰ معیار کا عدل اور انصاف قائم کرنا تمہاری ذمہ داری ہے اور غیر قوموں سے بھی عدل اور انصاف کا سلوک کرتے ہوئے اس کے اعلیٰ معیار قائم کرو۔ اگر دشمنوں کے ساتھ بھی تم نے عدل اور انصاف کے معیار قائم نہ کئے تو خیال کیا جائے گا کہ تم تقویٰ پر چلنے والے نہیں ہو۔ چنانچہ سورۃ مائدہ کی آیت 9 ہے جو میں نے تلاوت کی ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔

بعض جگہ مذہبی اختلاف ہوتے ہیں اور اس وجہ سے دوسرے مذاہب والے زیادتی بھی کر جاتے ہیں تو ایسے حالات میں ایک مومن کا یہ کام نہیں ہے کہ قوموں اور دوسرے مذاہب کے لوگوں کی زیادتی کا بدلہ اسی طرح لیں اور انصاف کے تقاضے پورے نہ کریں۔ اس بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے ایک دفعہ درس میں بیان فرمایا کہ مثلاً اُس زمانے میں آریہ لوگ مسلمانوں کو نوکریوں سے تنگ کرتے تھے، نکال دیتے تھے کہ اگر وہ ایسا کریں بھی تو مسلمان کا کام نہیں ہے کہ ان سے بدلے لے۔ تبھی ہم اس حکم کے مطابق عمل کر سکتے ہیں۔ (ماخوذ از حقائق الفرقان جلد 2 صفحہ 85 تفسیر سورۃ المائدۃ آیت 9)

مومن کا یہ کام کبھی نہیں ہے کہ انصاف قائم نہ کرے۔ مومن کا یہ کام ہے کہ انصاف قائم کرے اور تقویٰ سے کام لے اور اپنا معاملہ خدا تعالیٰ پر چھوڑے جو ہر چیز سے باخبر ہے۔ ایک حقیقی مومن کا کام ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کو مضبوطی سے پکڑے اور اس پر قائم ہو اور اس میں ذرہ برابر بھی لاپرواہی نہ ہو۔ ایک حقیقی مسلمان کا نمونہ بن کر دکھانا ایک مومن کے لئے ضروری ہے کہ اس کا ہر عمل اور فعل خدا تعالیٰ کی خاطر ہو۔ یہ حقیقی مسلمان کی نشانی ہے۔ ایک حقیقی مومن کی نشانی ہے۔ انصاف کی تائید میں گواہ بننے کا مطلب ہی یہ ہے کہ اسلامی تعلیم پر ایسے کاربند ہو، اس طرح عمل کرو کہ تمہارا عمل یا عملی نمونہ لوگوں کے لئے، دوسرے مذاہب کے لئے، معاشرے کے لئے ایک مثال بن جائے۔ دوسری قوموں کے لئے مثال بن جائے۔ آجکل مسلمانوں کی بے انصافیوں کے بارے میں مغرب میں بہت کچھ کہا جاتا ہے کہ جو لوگ اپنے ہم مذہبوں کے ساتھ انصاف نہیں کرتے وہ غیروں سے کیا انصاف کریں گے۔ یہ بہت بڑا المیہ ہے اور مسلمان ہی اپنی حرکتوں کی وجہ سے اسلام کو بدنام کر رہے ہیں۔ حکمران عوام کے حق مار رہے ہیں۔ عوام حکام سے لڑ رہے ہیں، حکومتوں سے لڑ رہے ہیں۔ آبادیوں کی آبادیاں ظلموں کا شکار ہو رہی ہیں اور شکار ہو کر تباہ ہو رہی ہیں۔ نام نہاد اسلام پسند گروہ اپنے لوگوں کو بھی مار رہے ہیں اور غیر ملکوں میں بھی آ کر یہاں بھی ظالمانہ حرکتیں کرتے ہیں اور اپنے ظلم کو یہ کہہ کر وہ justify کرتے ہیں کہ یہ مغربی لوگ ہمارے لوگوں کو مار رہے ہیں اس لئے ہم بھی اپنا حق استعمال کر رہے ہیں۔ حالانکہ مسلمانوں کو بھی مسلمان ہی مار رہے ہیں۔ ہاں غیروں سے مدد ضرور لے رہے ہیں۔

اب گزشتہ دنوں ایک نیا منصوبہ ان شدت پسندوں کے گروپ کا سامنے آیا ہے جو یہاں مختلف شہروں میں، ملکوں میں وقتاً فوقتاً حملے کرتے رہتے ہیں کہ اب یورپ میں ہم بچوں پر حملے کریں گے اور ماں باپ کے سامنے ان کے بچوں کو ماریں گے کیونکہ ان مغربی ممالک کے بمبار طیاروں نے بمباری کر کے ہمارے بچوں کو مارا، ہماری آبادیاں تباہ کیں۔ حالانکہ یہ بمباری بھی تو مسلمان حکمرانوں کے کہنے پر ہوئی ہے۔ بہرحال یہ قوموں کی دشمنی پھر آگے مزید دشمنیوں کے بیج پیدا کرتی چلی جاتی ہے اور یہ سلسلہ کبھی ختم نہیں ہوتا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کسی قوم کی دشمنی بھی تمہیں اس حد تک جانے پر مجبور نہ کرے کہ تم انصاف کے تقاضے پورے نہ کرو۔ انصاف کے تقاضے تم نے بہرحال پورے کرنے ہیں اور اسی وجہ سے ظلم بڑھ رہا ہے کہ انصاف کے تقاضے پورے نہیں ہوتے اور جو غیر مسلم ہمارے خلاف ہیں وہ بھی اس لئے کہ مسلمانوں کے عملی نمونے اسلامی تعلیم کے خلاف ہیں۔ چاہئے تو یہ تھا کہ مسلمان اپنے نمونے دکھاتے ہوئے اسلام کی خوبصورت تعلیم دنیا کو بتاتے ہوئے اسلام کی تبلیغ کرتے لیکن یہاں تو حساب ہی الٹا ہے اور مسلمان ممالک میں ظلموں کے علاوہ تو کچھ دیکھنے میں نہیں آتا۔ اسلام کی تائید میں گواہی تو اسلامی تعلیم کی خوبصورتی بیان کر کے ہی دی جا سکتی ہے۔ قرآن کریم کا کتنا خوبصورت حکم ہے کہ کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ یہ حکم کسی اور مذہبی کتاب میں نہیں دیا گیا۔ انصاف قائم کرنے کے لئے کوئی امتیاز نہیں ہے۔ انصاف حاصل کرنے کا حق مسلمان اور غیر مسلم دونوں کو برابر ہے۔ بلکہ دشمنوں کے ساتھ سلوک میں انصاف کے تقاضے پورے کرنے ہیں۔ اس طرف زیادہ توجہ دینی ہے۔ یہ کیسی خوبصورت تعلیم ہے۔ لیکن افسوس کہ اس تعلیم کے باوجود مسلمانوں کے عمل نے غیر مسلم دنیا میں اسلام کو بدنام کر دیا۔ عام مسلمان، حکمران، علماء سب یہ حرکتیں کر رہے ہیں اور ان کی یہ حرکتیں ہم پر یہ ذمہ داری ڈالتی ہیں کہ اپنے عملی نمونوں سے دنیا کو بتائیں کہ اسلام کس قدر انصاف اور عدل کی تعلیم دیتا ہے جس کی وجہ سے دنیا میں امن اور سلامتی کا قیام ہو سکتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کس باریکی سے صحابہ سے اس پر عمل کروایا اس کی چند مثالیں دیتا ہوں۔

ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر رسانی کے لئے کچھ صحابہ کو مکہ بھجوایا۔ مسلمانوں کے اس وقت جو حالات تھے وہ انتہائی خطرناک تھے۔ ہر وقت دشمنوں کے حملوں اور ان کی طرف سے نقصان پہنچانے کی کوششوں کا خطرہ رہتا تھا۔ ایسے حالات میں جب یہ صحابہ خبر لانے کے لئے گئے تو حرم کی حد میں انہیں کچھ آدمی ملے۔ دشمنوں کے آدمی تھے۔ ان مسلمانوں نے سوچا کہ انہوں نے ہمیں دیکھ لیا ہے اس لئے اگر ہم نے اب ان کو زندہ چھوڑا تو یہ مکہ والوں کو خبر کر دیں گے اور وہ ہم پر حملہ کر دیں گے اور ہمیں مار دیں گے۔ اس سوچ کے ساتھ صحابہ نے حملہ کر کے ان کافروں میں سے ایک یا دو کو مار دیا۔ جب یہ صحابہ واپس مدینہ پہنچے تو پیچھے مکہ والوں کے آدمی بھی آ گئے کہ اس طرح آپ کے لوگ ہمارے دو آدمی مار کر آ گئے ہیں اور انہوں نے حرم کے اندر مارے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بات سن کر یہ نہیں فرمایا کہ تم لوگ بھی ظلم کرتے رہے ہو۔ اب تمہارے ساتھ یہ سلوک ہوا ہے تو اتنا شور کیوں مچا رہے ہو۔ بلکہ آپ نے جو فوری کارروائی کی اور ان کو جو جواب دیا وہ یہ تھا کہ تمہارے ساتھ غلط ہوا ہے اور بے انصافی ہوئی ہے۔ ممکن ہے حرم میں ہونے کی وجہ سے کافروں نے پوری طرح دفاع کی کوشش نہ کی ہو۔ اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عربوں کے دستور کے مطابق دونوں مقتولین کا خون بہا ادا کیا جائے گا اور یہ آپ نے ادا کیا اور ساتھ ہی صحابہ کی بھی بڑی سرزنش کی کہ تم نے یہ کیا غلط کام کیا۔

(شرح زرقانی علی مواہب اللدنیہ جلد 2 صفحہ 238 تا 241 سریہ امیر المومنین عبداللہ بن جحش مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 1996ء)

اسی طرح ایک واقعہ ملتا ہے کہ ایک جنگ میں غلطی سے ایک عورت صحابہ کے ہاتھوں قتل ہو گئی۔ آپ کو اس کا علم ہوا تو آپ صحابہ پر بڑے خفا ہوئے۔ اور روایت میں آتا ہے کہ آپ کے چہرہ پر اس وقت اتنے غصّے کے آثار تھے کہ اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھے گئے۔ صحابہ نے کہا بھی کہ عورت غلطی سے ماری گئی ہے۔ لیکن اس کے غلطی سے مارے جانے کے باوجود آپ کو بڑی سخت تکلیف پہنچی کہ انصاف قائم نہیں ہوا۔ (صحیح البخاری کتاب الجہاد والسیر باب قتل الصبیان فی الحرب 3014) (الایماء الی زوائد الآمالی والآجزاء جلد دوم صفحہ 543 حدیث 1860 از شاملہ)

پھر عدل کو قائم کرتے ہوئے ایک یہودی اور ایک مسلمان کے معاملے کا کس طرح آپ نے فیصلہ فرمایا۔ روایت میں آتا ہے کہ ایک یہودی کا ایک صحابی کے ذمہ چار درہم کا قرض تھا جس کی میعاد ختم ہو گئی تھی۔ اس یہودی نے آ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ اس شخص کے ذمہ میرا چار درہم قرض ہے اور یہ مجھے ادا نہیں کرتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صحابی کو بلایا جن کا نام عبداللہ تھا اور انہیں کہا کہ اس یہودی کا حق دے دو۔ حضرت عبداللہ نے عرض کی کہ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے مجھے قرض ادا کرنے کی طاقت نہیں ہے۔ یہ ٹھیک ہے مَیں نے دینا ہے لیکن اِس وقت طاقت نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ انہیں فرمایا کہ اس شخص کا قرض واپس کرو۔ عبداللہ نے پھر وہی عرض کیا اور عرض کی کہ میں نے اسے کہہ دیا ہے کہ آپ ہمیں خیبر بھجوائیں گے اور مال غنیمت میں سے کچھ حصہ دیں گے اور واپس آ کر میں اس کا قرض چکا دوں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا کہ اس کا حق ادا کرو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی بات تین دفعہ فرما دیتے تھے تو وہ قطعی فیصلہ سمجھا جاتا تھا۔ چنانچہ حضرت عبداللہ اسی وقت بازار گئے۔ انہوں نے ایک چادر بطور تہ بند کے باندھی ہوئی تھی اور سر کا کپڑا ابھی تھا۔ سر کا کپڑا اتار کر انہوں نے تہ بند کی جگہ باندھ لیا اور چادر چار درہم میں بیچ کر قرض ادا کر دیا۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 5 صفحہ 336 حدیث 15570 مسند ابن ابی حدرد الاسلمیؓ مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء) ۔ تو یہ معیار تھے جو آپ نے قائم فرمائے۔ یہودی کو یہ نہیں فرمایا کہ اس نے جب مہلت مانگی ہے تو وہ مہلت دے۔ بلکہ اپنے صحابی کو یہ کہا کہ فوری اس کا قرض ادا کرو اور اس کے لئے انہیں اپنے تن کے کپڑے بھی اتار کے بیچنے پڑے۔

تو یہ معیار ہیں عدل و انصاف کے اور یہی معیار ہیں جو ہم ہر سطح پر قائم رکھیں گے تو اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کے حقیقی ماننے والوں میں شمار ہوں گے اور وہ مقصد جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا ہے اسے پورا کرنے والے ہوں گے۔ آپ اسلام کی تعلیم پھیلانے اور اس کی خوبیاں دنیا کو دکھانے کے لئے بھیجے گئے تا کہ زیادہ سے زیادہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہوں۔ اور یہ کام اسی وقت ہو سکتا ہے جب ہم جہاں حق کے ساتھ دنیا کو ہدایت دیں وہاں حق کے ساتھ اپنی اس تعلیم کے ساتھ انصاف کو بھی قائم کریں۔ پس سورۃ اعراف کی جو آیت میں نے تلاوت کی ہے اس میں اسی بات کا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ جنہیں ہم نے پیدا کیا ان میں سے ایسے لوگ بھی تھے جو حق کے ساتھ لوگوں کو ہدایت دیتے تھے اور اسی کے ذریعہ سے انصاف کرتے تھے۔

ہدایت دینے والے وہی ہمیشہ رہے ہیں جو حق و انصاف کی بات کرتے ہوئے پھر ہدایت دے رہے ہیں اور آج بھی ایسے لوگ کامیاب ہوں گے جو حق کے ساتھ ہدایت دینے والے ہیں اور انصاف قائم کرنے والے ہیں۔ جب انسان خود ہدایت پر قائم نہ ہو تو دوسروں کو کیا ہدایت دے گا۔ جب تک خود انسان انصاف پر قائم نہ ہو تو دوسروں کو کیا انصاف دے سکے گا۔

پس ہم نے اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد بیعت کو پورا کرنا ہے اور آپ کے مشن کی تکمیل کرنی ہے اور اسلام کے پیغام کو دنیا تک پہنچانا ہے اور تبلیغ کا حق ادا کرنا ہے تو پھر اسی اصول کے مطابق تمام اعلیٰ اخلاق کو اپنانا ہو گا جو اسلام کی تعلیم ہے، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائے ہیں، جن کے بارے میں ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ یہ کرو۔ اگر ہماری گواہیاں حق اور انصاف کے مطابق نہیں ہیں، اگر ہمارے گھریلو اور معاشرتی تعلقات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے مطابق نہیں ہیں، اگر ہمارے دل دشمنوں کے لئے بھی بغض اور کینوں سے پاک نہیں ہیں تو پھر ہماری تبلیغ حقیقی ہدایت پہنچانے والی تبلیغ نہیں ہو گی۔ ہماری حالتوں اور ہمارے انصاف کے معیاروں کو دیکھ کر غیر ہمیں کہیں گے کہ پہلے خود تو ہدایت پر عمل کرو۔ پہلے خود تو انصاف کو اپنے معاشرے میں لاگو کرو پھر ہمیں کہنا۔ پس بہت بڑی ذمہ داری ہے جو ہر احمدی کی ہے کہ اپنے عمل سے تبلیغ کے راستے کھولیں اور جو تبلیغ کے راستے ہمارے عمل سے کھلیں گے، جو لوگ اسلام سے ہمارے عمل کو دیکھتے ہوئے متعارف ہوں گے وہ اسلام کی خوبیوں کے معترف ہوئے بغیر نہیں رہ سکیں گے۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حکم پر چلتے ہوئے اپنی زندگیوں کو ڈھالنے والے ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کے حق کو پورا کرنے والے ہوں اور آپ کی بیعت کا حق ادا کرنے والے ہوں ہم دوسرں کے لئے ہدایت اور انصاف کا نمونہ بننے والے ہوں۔

نمازوں کے بعد میں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو مکرم حسن محمد خان عارف صاحب کا ہے جو مکرم فضل محمد خان صاحب شملوی کے صاحبزادے تھے۔ حسن محمد خان عارف صاحب سابق نائب وکیل التبشیر ربوہ تھے اور احمدیہ گزٹ کینیڈا کے مدیر بھی تھے۔ 3/نومبر کو ستانوے سال کی عمر میں ان کا انتقال ہو گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ حسن محمد خان عارف صاحب 26/جنوری 1920ء کو جالندھر میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد فضل محمد خان صاحب شملوی نے 1915ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت پائی تھی۔ حسن محمد خان صاحب کے والد پینتیس سال تک سرکاری محکموں میں کام کرتے رہے اور ڈپٹی اسسٹنٹ فنانشل ایڈوائزر کے طور پر ریٹائر ہوئے۔ تبلیغ کا بڑا شوق تھا۔ اس زمانے میں بھی دو انگریز ان کے ذریعہ سے مسلمان ہوئے اور اس کے علاوہ بھی درجنوں افراد کو ان کے ذریعہ سے احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ انہوں نے بی اے کیا پھر بڑا لمبا عرصہ نوکری کرتے رہے۔ پہلے سرکاری نوکری کر رہے تھے۔ پھر حضرت مصلح موعود کے کہنے پہ بی اے کیا۔ پھر بعد میں ربوہ میں آ کے ایم اے بھی کیا۔

1943ء میں حضرت مصلح موعود جب دہلی تشریف لے گئے تو اس وقت حسن محمد خان عارف صاحب نے اپنی زندگی وقف کرنے کا فیصلہ کیا جبکہ اس وقت آپ گورنمنٹ آف انڈیا کے ایک محکمہ میں ملازمت کر رہے تھے۔ حسن محمد خان عارف صاحب نے جب یہ بات اپنے والد صاحب کو بتائی تو وہ بڑے خوش بھی ہوئے اور ساتھ انہوں نے یہ بھی نصیحت کی کہ وقف کرنے جا رہے ہو تو یہ نہ سمجھنا کہ تمہیں بڑا آرام ملے گا۔ اگر حقیقی رنگ میں وقف کرنا ہے تو یاد رکھو کہ یہ کانٹوں کی سیج ہے اور یہاں شہزادگی والی زندگی تمہیں نہیں ملے گی اور عام آدمی کی طرح تمہیں رہنا ہو گا اور جو تمہاری موجودہ آمدنی ہے اس کی نسبت بہت کم تمہیں مشاہرہ ملے گا اور اس پہ تم نے گزارہ کرنا ہے۔ بہرحال انہوں نے کہا کہ مَیں وقف کروں گا اور والد صاحب کے ساتھ حضرت مصلح موعود کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ پہلے اپنا بی اے مکمل کرو پھر وقف پہ آنا۔ چنانچہ 1945ء میں انہوں نے بی اے کیا۔ پھر حضرت مصلح موعود کو اطلاع دی اور آپ نے فرمایا کہ رپورٹ کرو۔ اس کے مطابق آپ گورنمنٹ کی سروس سے استعفیٰ دے کر مرکز میں پہنچ گئے اور وہاں آپ کو نائب وکیل التجارت مقرر کیا گیا۔ اور پھر ہندوستان کی تقسیم کے وقت حسن محمد خان عارف صاحب نے درویش کے طور پر مستقل قادیان رہنے کی درخواست کی۔ حضرت مصلح موعود نے اس کو قبول فرمایا لیکن بہرحال مرکز کی ضرورت کے تحت کچھ عرصہ بعد ان کو پاکستان میں بلوا لیا گیا۔ وہاں نائب وکیل التجارت کے طور پر ذمہ داری دی گئی۔ پھر فرقان فورس کے دفتر انچارج بھی رہے۔ 1951ء میں دفتر وکالت تبشیر میں تقرر ہوا پھر 1953ء کے فسادات پنجاب کے دوران دفاتر تحریک جدید پر پولیس نے چھاپا مارا۔ اس دوران حسن محمد خان عارف صاحب کو بھی گرفتار کیا گیا کیونکہ آپ کے پاس دنیا سے رپورٹیں آتی تھیں اور مبلغین کو ہر ماہ خطوط لکھتے تھے۔ بہرحال مارشل لاء لگنے کے بعد ان کی رہائی ہوئی۔ یوں آپ کو اللہ تعالیٰ نے اسیر راہ مولیٰ رہنے کی بھی توفیق دی۔ آپ دفتر کمیٹی آبادی کے انچارج رہے۔ پھر دوبارہ وکالت تبشیر میں چلے گئے۔ نائب وکیل التبشیر رہے۔ تیس سال تک آپ کو نائب وکیل التبشیر کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ اس کے ساتھ ساتھ دوسرے مختلف دفاتر میں بھی عارضی طور پر کام کرتے رہے۔ وکیل الدیوان رہے۔ وکیل التعلیم رہے۔ وکیل الزراعت رہے۔ وکیل المال رہے۔ افسر امانت رہے۔ 1981ء میں انہوں نے ریٹائرمنٹ لی۔ اس کے بعد یہ کینیڈا ہجرت کر گئے اور کینیڈا جا کر احمدیہ گزٹ کے ایڈیٹر کے طور پر خدمت شروع کر دی اور 2006ء تک، چھبیس سال تک آپ کو یہ خدمت کی توفیق ملی۔ شروع کے موصیان میں سے تھے۔ وصیت نمبر آپ کا 5745 تھا۔ اور تحریک جدید کے صف اوّل کے مجاہدین میں شامل تھے اور اُس وقت ان کا نمبر 151 تھا۔

1978ء میں انہوں نے اردو زبان میں ایک کتاب 'مقدس کفن' تصنیف کی۔ انگریزی میں اس تصنیف کا آغاز کیا تھا۔ ان کی انگلش بھی اچھی تھی۔ لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے ارشاد فرمایا کہ اردو زبان میں یہ کتاب تحریر کریں کیونکہ اردو زبان میں حضرت مسیح ناصری کے کفن کے متعلق یہ پہلی کتاب ہو گی۔ اس کے علاوہ بچوں کی کتابیں بھی بعض آپ نے تصنیف کیں جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں اور سیدنا بلال وغیرہ شامل ہیں۔

ان کی شادی 1944ء میں محترمہ سیدہ اختر فیضی صاحبہ سے ہوئی۔ یہ فضل الرحمٰن صاحب فیضی کی بیٹی تھیں۔ ان سے ان کے چار بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں جو امریکہ اور کینیڈا میں ہی ہیں۔ ان کی بہو لکھتی ہیں جو فرید احمد عارف کی بیوی ہیں کہ میں نے دیکھا ہے کہ بڑے تہجد گزار اور باقاعدہ گریہ وزاری کے ساتھ نماز ادا کرنے والے تھے۔ خلافت کے ساتھ بے پناہ عشق اور اطاعت کا تعلق تھا۔ اور کہتی ہیں ان کی وفات کے بعد ہمیں علم ہوا کہ پاکستان میں کئی بیوائیں اور یتیم بچے ایسے تھے جن کی مستقل مالی امداد آپ کیا کرتے تھے۔

امیر صاحب کینیڈا لکھتے ہیں کہ جس علاقے میں یہ رہتے ہیں وہاں بہت سے سکھ آباد ہیں اور سکھوں سے دوستی کی وجہ سے سکّھوں نے وہاں جو اپنی ایک سکھ کلچر ایسوسی ایشن بنائی ہوئی ہے اس کا صدر ان کو بنا دیا اور بڑا مجبور کر کے بنایا کہ آپ ہمارے صدر بنیں۔ گاڑی نہیں چلا سکتے تھے لیکن اس کے باوجود یہ جمعہ پڑھنے کے لئے بریمپٹن سے آتے تھے اور راستے میں دو تین بسیں بدلتے تھے۔ نائب امیر صاحب لکھتے ہیں کہ کینیڈا تشریف لانے کے بعد یہاں کے احمدیہ گزٹ کا معیار اس قدر بلند کیا جو اُن کے لئے قابل فخر تھا۔ خلافت پر کامل یقین اور تمام خلفاء سے انتہائی محبت اور عقیدت رکھتے تھے۔

مَیں بھی ان کو بچپن سے جانتا ہوں لیکن خلافت کے بعد ان میں بالکل ایک ایسی تبدیلی تھی جو دیکھ کر حیرت ہوتی تھی۔ شروع شروع میں جب کمپیوٹر وغیرہ نہیں تھے تو احمدیہ گزٹ کا اردو حصہ اپنے ہاتھ سے لکھتے تھے اور انگریزی حصہ ٹائپ کیا کرتے تھے۔ پھر خطبات کا انگریزی ترجمہ کرتے اور بار بار پڑھتے۔ جب تک اطمینان نہ ہو جاتا اس وقت تک گزٹ میں شامل نہ کرتے۔ حافظہ بھی بڑا اچھا تھا۔ اسلامی تاریخ کا گہرا مطالعہ تھا۔ کوئی نہ کوئی کتاب اور رسالہ ہر وقت زیر مطالعہ رہتا تھا۔ اخبار بڑے شوق سے پڑھنے والے۔ اکثر صحابہ کے ایمان افروز واقعات سنایا کرتے تھے۔ لکھنے والے کہتے ہیں کہ ان کے زمانے میں احمدیہ گزٹ کا شاید ہی ایسا پرچہ ہو جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مرقاۃ الیقین سے کوئی نہ کوئی ایمان افروز واقعہ اردو اور انگریزی دونوں میں شائع نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ ان کے درجات بلند کرے اور ان کے بچوں کو بھی اور ان کی نسلوں کو بھی خلافت اور احمدیت سے پختہ تعلق قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆...☆...☆

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
میاں حنیف احمد کامران
ربوہ 0092 47 6212515
28 لندن روڈ، مورڈن SM4 5BQ
0044 203 609 4712
0044 740 592 9636

Morden Motor(UK)
Specialists in
Electrical & Mechanical
Repairs & Diagnostics, Servicing, Tyres, Exhausts, Engines, Gear Box, Breaks, MOT Failure work, A-C
All Makes & Models
Rear 22-26 Morden Hall Road, Unit 2 Morden **SM4 5JF**
Contact: Nusrat Rai@ 07809119621
E: mordenmotor@yahoo.com

بقیہ: جلسہ سالانہ یُوکے پر دنیا کے مختلف ممالک کے وفود کی آمد..... از صفحہ 20

گفتگو کی اور جلسہ سالانہ کے کامیاب انعقاد پر مبارکباد دی اور نیک تمناؤں کا اظہار کیا اور اپنے ملک کے لئے دعا کی درخواست کی۔

☆ ایک مہمان جرنلسٹ 'الحاجی الفا بنگورا' صاحب نے جلسہ کے حوالہ سے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

حضرت امیرالمومنین کو میں نے پہلی مرتبہ دیکھا اور یہ بہت ہی عجیب احساس تھا۔ میں اپنے جذبات پر قابو نہیں رکھ سکا۔ جلسہ میں جو نظم وضبط اور وقار کا نمونہ دیکھنے کو ملا ہے وہ فقیدالمثال ہے۔ پھر جامعہ کا ماحول بھی بہت شاندار تھا۔ جامعہ جانے کے بعد تو کسی بھی ہوٹل میں جانے کو جی نہیں چاہتا۔ اب مجھے افسوس ہو رہا ہے کہ میں نے اس جلسہ میں پہلے کیوں نہیں شرکت کی۔

☆ 'الحسن بی کمارا' صاحب سیرالیون میں کسٹم آفیسر ہیں۔ وہ پہلی مرتبہ جلسہ سالانہ میں شامل ہوئے تھے۔ وہ کہتے ہیں:

مجھے اپنی نوکری اور فیملی کو چھوڑ کر آنا بہت مشکل لگ رہا تھا۔ لیکن یہاں آ کر مجھے پتہ چلا کہ میرا یہاں آنے کا فیصلہ بالکل درست تھا۔ یہاں آ کر مجھے اسلام کی اصل تصویر دیکھنے کو ملی اور ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اسلام کا اصل چہرہ دیکھے۔ امام جماعت احمدیہ کو لوگوں کے ساتھ ملتا دیکھ کر صرف ایک ہی بات ذہن میں آتی ہے کہ یہ شخص 'محبت سب کے لئے۔ نفرت کسی سے نہیں' کی حقیقی اور عملی تصویر ہے۔

☆ سیرالیون کے پیراماؤنٹ چیف 'سافا مونگا ٹاموُ (Saffa Monga Tamu)' نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

احمدیت نے تمام ممالک سے مختلف نسلوں اور زبانوں کے لوگوں کو ایک جگہ جمع کر کے یہ ثابت کر دیا ہے کہ جماعت احمدیہ ہر قسم کے نسلی تعصب سے پاک ہے۔

مَیں نے پہلی مرتبہ جب خلیفۃ المسیح کو دیکھا تو مجھے اُسی وقت احساس ہو گیا کہ یہ شخص واقعی Champion of Peace ہے اور امن کے قیام کے لئے کوشاں ہے۔ میں چاہوں گا کہ بار بار اس جلسہ میں شامل ہوں۔

☆ سیرالیون کے ایک پیراماؤنٹ چیف Wara Wara Yagala Kadala نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

پہلی مرتبہ مجھے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کا موقع ملا۔ پہلے بھی مجھے جلسہ سالانہ میں شمولیت کی دعوت ملتی رہی ہے لیکن وقت کی کمی کے باعث میں شامل نہیں ہو سکا۔ لیکن یہاں جلسہ سالانہ کا ماحول دیکھ کر مجھے شدت کے ساتھ احساس ہوا کہ مجھے جلسہ سالانہ میں بہت پہلے شریک ہو جانا چاہئے تھا۔ جلسہ کے ماحول میں نظم وضبط اور خوش اخلاقی سب سے نمایاں نظر آتی ہے۔ ہر شخص بغیر کسی نسلی تفریق کے ایک دوسرے کو سلام کر رہا ہے۔ خلیفۃ المسیح کو دیکھ کر لگتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے انہیں خاص صلاحیت سے نوازا ہے۔ گھنٹوں تک تقریریں کرنے کے باوجود ان کے چہرے پر بشاشت دیکھ کر حیرانی ہوتی ہے۔

☆ سیرالیون کے ایک مہمان Abdul Kabba Kargbo نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

میں جلسہ سالانہ کے انتظامات دیکھ کر بے حد متاثر ہوا ہوں۔ اگر میں یہاں نہ آتا اور کوئی مجھے بتاتا کہ اس طرح 37 ہزار سے زیادہ لوگ ایک جگہ پر تین دن کے لئے جمع ہوئے اور کسی قسم کی کوئی بدمزگی نہیں ہوئی تو شاید میں یقین نہ کرتا۔ لیکن یہ سب کچھ خود اپنی آنکھوں سے دیکھ کر بہت حیران ہوا ہوں کہ میں نے کسی کو شکایت کرتے نہیں دیکھا۔ سارے لوگ بہت عاجزی اور انکساری کے ساتھ خدمت کر رہے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی شخصیت ایک منفرد مقام رکھتی ہے اور باوجود اس قدر عزت اور مقام کے میں نے خلیفۃ المسیح کو ہمیشہ عاجزی کا اظہار کرتے ہی دیکھا ہے۔ میری سیرالیون کی واپسی کی سیٹ تھی لیکن جب مجھے پتہ چلا کہ میری خلیفۃ المسیح کے ساتھ ملاقات بھی ہو سکتی ہے تو میں نے اپنی فلائٹ آگے کروالی کیونکہ میں یہ زندگی بخش موقع ضائع نہیں کرنا چاہتا تھا۔

☆ سیرالیون سے ایک ممبر آف پارلیمنٹ Sallieu Osmas Sesay بھی جلسہ میں شامل ہوئے۔ موصوف نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

مَیں پہلی مرتبہ جماعت کے کسی جلسہ میں شامل ہوا ہوں۔ پہلے میں سوچتا تھا کہ احمدیت 'کفر' کا دوسرا نام ہے اور یہ لوگوں کو brain wash کرتے ہیں۔ لیکن اس جلسہ میں شامل ہونے کے بعد میرا احمدیت کے بارہ میں تاثر بالکل بدل گیا ہے۔

خلیفۃ المسیح کی شخصیت کے اندر پائی جانے والی عاجزی اور انکساری بے مثال ہے۔ لوگ ان کو جتنا پیار کرتے ہیں اور جتنی عزت دیتے ہیں، اگر خلیفۃ المسیح چاہیں تو لندن کے مہنگے ترین علاقہ میں تمام تر سہولیات کے ساتھ رہ سکتے ہیں لیکن وہ تو ایک معمولی علاقہ اور ایک معمولی بلڈنگ میں رہتے ہیں۔ خلیفۃ المسیح سے مل کر مَیں یہ پورے یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ وہ ہر کام کر سکتے ہیں۔

☆ سیرالیون کے ایک اور ممبر آف پارلیمنٹ Alie Kaloko صاحب بھی سیرالیون کے وفد میں شامل تھے۔ انہوں نے اپنے تأثرات اظہار کرتے ہوئے کہا:

احمدیت ہی اسلام کی حقیقی تصویر ہے۔ احمدی مسلمان امن کے فروغ کے لئے جو کوششیں کر رہے ہیں وہ قابل قدر ہیں۔ آج کل اسلام کا نام ہر طرف دہشتگردی کے ساتھ منسوب کیا جاتا ہے لیکن احمدی اس تاثر کو غلط ثابت کر رہے ہیں۔ جلسہ کے انتظامات بہت عمدہ تھے۔ چھوٹے چھوٹے بچے بھی لوگوں کی خدمت پر مامور تھے۔ یہ نظارہ روح پرور تھا اور میرے خیال میں جماعت احمدیہ کی سچائی ثابت کرنے کے لئے یہ نظارہ ہی کافی ہے۔

☆ سیرالیون کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے یہ ملاقات ایک بج کر پندرہ منٹ تک جاری رہی۔ ملاقات کے آخر پر وفد کے ممبران نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کا شرف پایا۔

....

مڈغاسکر کا وفد

☆ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے گئے اور مڈغاسکر سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات حاصل کیا۔

☆ مڈغاسکر سے ایک سابق منسٹر نیشنل پولیس Rakontondrazaka Arsena صاحب آئے تھے۔ موصوف کا 2014ء سے جماعت کے ساتھ قریبی تعلق ہے اور بہت سے کاموں میں یہ ممد و معاون رہے ہیں۔

موصوف نے عرض کیا کہ میں یہاں آ کر بہت خوش ہوں۔ مڈغاسکر میں بھی مجھے جماعت کے پروگراموں میں شامل ہونے کا موقع ملا۔ میں نے بحیثیت منسٹر نیشنل پولیس جماعت کی activities دیکھی ہیں۔ جماعت احمدیہ دوسرے مسلمانوں سے ایک مختلف فرقہ ہے اور پُرامن ہے۔ جماعت کوئی مشکل پیدا نہیں کرتی۔ کوئی فساد نہیں کرتی۔ محبت و پیار اور بھائی چارہ سے رہتے ہیں اور اسی کی تعلیم بھی دیتے ہیں۔ دوسروں کے لئے آسانی پیدا کرتے ہیں۔ مڈغاسکر میں جماعت احمدیہ مختلف میدانوں میں خدمت کر رہی ہے۔ ہیومینٹی فرسٹ کے تحت آنکھوں کے آپریشن بھی کئے گئے ہیں۔

☆ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ مدد کرنا اور انسانیت کی خدمت کرنا ہمارا کام ہے۔ آپ کا شکریہ کہ آپ نے مختلف مواقع پر جماعت کی مدد کی اور کام کرنے کے مواقع پیدا کئے۔

☆ جلسہ کے حوالہ سے موصوف نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ مَیں حیران ہوں کہ پوری دنیا سے 30 ہزار سے زیادہ لوگ آئے ہوئے ہیں اور کسی قسم کی کوئی پریشانی اور کوئی مسئلہ نہیں۔ تمام دنیا میں محبت اور بھائی چارہ کی یہ اکلوتی مثال ہے جو میں نے یہاں دیکھی ہے۔ ساری دنیا سے مختلف اقوام اور رنگ ونسل کے لوگ ہیں لیکن سب ایک لیڈر کے اشارہ پر چلتے ہیں۔ اس بات نے مجھ پر گہرا اثر چھوڑا ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ صرف یہی ایک مذہب اور جماعت ہے، جس کی خدا تعالیٰ خود مدد کر رہا ہے اور مجھے یقین ہے کہ ساری دنیا آپ کو قبول کرے گی اور آخر کار آپ ہی غالب آئیں گے۔

☆ ملکی صورتحال کے بارہ میں موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر بتایا کہ کافی عرصہ کے مسائل کے بعد اب ملکی صورتحال بہتر ہونا شروع ہوئی ہے۔

☆ موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو مڈغاسکر کا دورہ کرنے کی دعوت دی جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر ملک پولیٹیکل لحاظ سے سٹیبل (Stable) ہے تو پھر آنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

☆ مڈغاسکر کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے یہ ملاقات ایک بج کر پچیس منٹ پر ختم ہوئی۔ آخر پر مہمان موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

....

لائبیریا کا وفد

بعد ازاں ملک لائبیریا سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات پایا۔

☆ لائبیریا سے آنے والے وفد میں ایک مہمان Hon Senator Jonathan Lambert Kaipay شامل تھے۔

موصوف نے لائبیریا میں آئندہ ہونے والے الیکشن کے حوالے سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔ جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل کرے کہ الیکشن ٹھیک ہوں۔

موصوف نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

جلسہ سالانہ برطانیہ کو آرگنائز کرنے اور مجھے شرکت کا موقع فراہم کرنے والوں کا مَیں بہت ہی مشکور ہوں۔ میں جلسہ کے انتظامات اور کام کرنے والوں کے اخلاص کو دیکھ کر بہت ہی متاثر ہوا ہوں۔ میں عیسائی ہونے کے ناطے خدا سے محبت کرنے کے بہت سے تجربات اور طریق کا شاہد ہوں، لیکن آپ کا خدا سے محبت کرنے اور خدا کی رضا حاصل کرنے کا طریق میرے لئے حیران کُن تھا اور اس نے مجھے بہت متاثر کیا۔ پوری دنیا کے احمدیوں کو میری طرف سے نیک خواہشات کا اظہار اور میں اُن کے لئے دعا گو ہوں۔

☆ ملاقات کے آخر پر موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

☆ لائبیریا کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے یہ ملاقات ایک بج کر 33 منٹ تک جاری رہی۔

....

کیمرون کا وفد

☆ اس کے بعد ملک کیمرون سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات پایا۔

☆ کیمرون سے امسال جلسہ سالانہ یُوکے پر آنے والے وفد میں ایک جرنلسٹ محمد عزیز صاحب شامل تھے۔ موصوف نے جلسہ سالانہ کے بارہ میں اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا؛

☆ اس قسم کی انٹرنیشنل کانفرنس میں نے زندگی میں نہیں دیکھی جہاں دنیا کے ہر کونے سے لوگ شرکت کر رہے ہیں۔ جلسہ کے انتظامات نے مجھے حیران کیا۔ ہر کارکن اپنی ڈیوٹی مسکراتے ہوئے بغیر کسی غصہ اور لڑائی کے ادا کر رہا تھا۔ یہی میرے لئے حیران کُن بات تھی کہ یہ سینکڑوں کارکنان بغیر کسی اُجرت کے دن رات کام کرتے ہیں۔

جلسہ کی تقاریر دنیا کے موجودہ حالات کے عین مطابق تھیں۔ ان تقاریر سے میرے علم میں بہت اضافہ ہوا۔ خاص طور پر امام جماعت کے خطابات بہت اہم تھے۔ یہ خطابات دنیا کے حالات بدلنے کے لئے بہت ضروری ہیں۔ اُن کا عورتوں کے ساتھ خطاب بھی بہت اہم تھا۔ اگر گھروں سے بچوں کی تربیت اچھی ہو تو دنیا کا مستقبل بھی بہتر ہوگا۔ ورنہ ہمارے بچے دہشتگردی کے ہاتھوں میں چلے جائیں گے۔ ہمیں امام جماعت احمدیہ کی ہر نصیحت پر عمل کرنا ہوگا تبھی ہم دنیا میں اچھا ماحول اور امن پیدا کر سکتے ہیں۔

☆ یہ ملاقات ایک بج کر چالیس منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

....

ہنڈوراس (Honduras) کا وفد

☆ اس کے بعد ملک ہنڈوراس (Honduras) سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات پایا۔

☆ ملک ہنڈوراس سے پانچ افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔ جن میں درج ذیل تین نومبایعین بھی شامل تھے۔

☐ Nelson Rafael Nunez صاحب۔

موصوف ہنڈوراس ملک کے سب سے پہلے احمدی ہیں۔

☐ Maurillo Osorio Persy Daniel صاحب۔ موصوف ابتدائی احمدیوں میں سے ہیں۔ یہ اپنے شہر کے پہلے احمدی ہیں۔

☐ محترمہ Antunez Flores, Blanca Lidia صاحبہ۔ موصوفہ ہنڈوراس کی پہلی احمدی خاتون ہیں۔

☆ ان تمام نومبایعین نے جلسہ سالانہ میں شامل ہو کر بہت خوشی کا اور اپنے نیک جذبات کا اظہار کیا۔ اور بتایا کہ یہ ہماری زندگی میں پہلا موقع تھا کہ ہم نے اتنی زیادہ مختلف اقوام کے لوگ ایک جگہ پر اکٹھے دیکھے ہیں اور سب ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا آپ نے یہاں دیکھ لیا ہے کہ اسلام کی تعلیمات کتنی پُرامن ہیں۔ اب آپ یہاں آکر ری چارج (Recharge) ہو چکے ہیں۔ اب آپ نے واپس جا کر اسلام کا پیغام دوسروں تک پہنچانا ہے۔

☆ نومبایع خاتون Antunez Blanca Lidia صاحبہ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

جلسہ پر ضیافت کا انتظام بہت اچھا تھا اور مجھے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے مَیں گھر میں ہی ہوں۔ حضور انور کے خطابات بہت پسند آئے۔ خاص طور پر حضور کا خطاب جو آپ نے خواتین کی طرف فرمایا، جس میں عورتوں کی ذمہ داریوں اور بچوں کی تربیت اور پرورش کے بارے میں نصائح فرمائیں۔ بیعت کی تقریب کو دیکھ کر بھی بہت متاثر ہوئی کہ تمام احباب کس طرح اکٹھے اور متحد ہیں۔ میں نے اس طرح کا نظارہ پہلے کبھی اپنی زندگی میں نہیں دیکھا۔

☆ حضور انور کے لئے لوگوں کی محبت اور عزت کا نمونہ نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔ اسی طرح افراد جماعت کی باہمی محبت اور اخوت بھی خوب ظاہر تھی۔ مجھے یاد ہے کہ ایک دن ایک عورت نے رات کے کھانے میں مچھلی کھانے کی خواہش کا اظہار کیا۔ چنانچہ اگلے دن ہی رات کے کھانے میں مچھلی مل گئی۔ اس سے مجھے معلوم ہوا کہ جماعت مہمانوں کا بھرپور طور پر خیال رکھتی ہے۔

☆ میری یہ بڑی خوش قسمتی ہے کہ حضور سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ ملاقات سے پہلے میں نہایت گھبرائی ہوئی تھی لیکن جب میں کمرہ میں داخل ہوئی تو حضور نے شفقت فرماتے ہوئے ہمیں بیٹھنے کو کہا۔ اس پر میری ساری گھبراہٹ جاتی رہی اور مجھے اطمینان پہنچا۔ کیونکہ مجھے حضور انور کی شفقت واضح طور پر نظر آرہی تھی۔ میرے علاوہ ہمارے وفد میں دو اور مرد حضرات بھی تھے۔ حضور نے ہم سب سے ایک جیسا سلوک فرمایا۔ یہ ایسی بات ہے جو عام طور پر روزمرہ دنیا میں نظر نہیں آتی۔ ملاقات کے بعد مجھے اطمینان قلب حاصل ہوا۔ میں دعا کرتی ہوں اور میری خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ یہ پورا تجربہ میرے لئے حیران کُن اور منفرد حیثیت رکھتا ہے۔

☆ ہنڈوراس کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے یہ ملاقات ایک بج کر 55 منٹ تک جاری رہی۔ ملاقات کے آخر پر وفد کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

....

گیانا کا وفد

☆ بعد ازاں ملک گیانا سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات پایا۔

☆ ملک گیانا سے پانچ افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔ اس وفد میں ایک پنڈت Deodatt Muridall صاحب اور Tillack صاحب بھی شامل تھے اور ایک جرنلسٹ Miss Bibi Shanaz Khan صاحبہ تھیں۔

☆ مہمانوں نے عرض کیا کہ ہم جلسہ کے انتظامات سے بہت متاثر ہوئے ہیں۔ اتنی بڑی تعداد جلسہ میں شامل ہوئی لیکن سب کام بڑی خوش اسلوبی سے جاری رہے اور کہیں بھی کوئی خرابی پیدا نہیں ہوئی۔ اس بات نے ہمیں بہت حیران کیا ہے۔ یہ چیز جماعت احمدیہ کے علاوہ اور کہیں بھی دیکھنے کو نہیں ملتی۔

☆ پنڈت Deodatt Muridall صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا: میں جماعت احمدیہ کے ماٹو ”محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں“ کی نمائندگی کرنا باعث فخر سمجھتا ہوں۔

سب سے اہم چیز جو میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے شرائط بیعت کی نویں شرط میرے دل کی آواز ہے اور میں اس شرط پر مزید کاربند بننے کی کوشش کروں گا کیونکہ جلسہ سالانہ کی مہمان نوازی اسی شرط کا نتیجہ ہے۔

میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اپنی سلامتی اور برکتیں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام پر اور آپ کی جماعت پر نازل فرمائے۔ خدا کرے کہ جماعت احمدیہ خدا کی برکتوں سے دن بدن ترقی کرے اور خدا تعالیٰ آپ کی رہنمائی فرماتا رہے اور آپ کی حفاظت کرتا رہے۔

☆ جرنلسٹ شہناز خان صاحبہ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: جلسہ سالانہ بہت شاندار تھا۔ میں نے کبھی اتنی بڑی تعداد میں مسلمانوں کو اکٹھا اور متحد نہیں دیکھا۔ بیعت کا نظارہ بہت شاندار تھا، لوگ ایک نئی طاقت حاصل کر رہے تھے اور خدا سے قرب پا رہے تھے۔ حضور انور کے خطابات بہت متاثر کن تھے۔ رہائش کھانا وغیرہ سب شاندار تھا۔ تلاوت کی آواز سُن کر مجھے میرے دادا کی یاد آگئی۔ بہت اچھا انتظام تھا۔ چھوٹے چھوٹے بچوں کو بھی کام کرتے دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔

☆ گیانا کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے یہ ملاقات دو بجکر پانچ منٹ تک جاری رہی۔ ملاقات کے بعد وفد کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

....

پانچ افریقن ممالک سے آنے والے نیشنل ٹی وی چینلز کے ڈائریکٹر، نمائندوں اور جرنلسٹس پر مشتمل وفد

☆ اس کے بعد پروگرام کے مطابق ایم ٹی اے افریقہ کے انتظام کے تحت پانچ افریقن ممالک غانا، گیمبیا، سیرالیون، روانڈا اور بینن سے آنے والے مختلف حکومتی نیشنل ٹی وی چینلز کے ڈائریکٹرز، نمائندے اور جرنلسٹس نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔

☆ ان ڈائریکٹرز اور نمائندگان کی مجموعی تعداد 13 تھی۔ ان نمائندگان نے یہاں سے جلسہ سالانہ کی لائیو کوریج اپنے اپنے ممالک کے لئے کی تھی۔

☆ ان نمائندگان سے یہ ملاقات دو بج کر پندرہ منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر سبھی افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

☆ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

....

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

☆ پروگرام کے مطابق آج شام ساڑھے پانچ بجے مختلف ممالک سے آنے والے احباب جماعت اور فیملیز کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج 46 فیملیز کے 230 افراد اور اس کے علاوہ 24 احباب نے انفرادی طور پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔ اس طرح مجموعی طور پر 254 افراد نے شرفِ ملاقات پایا۔

☆ ملاقات کرنے والی یہ فیملیز درج ذیل 21 ممالک سے آئی تھیں۔

پاکستان، امریکہ، برکینا فاسو، کینیڈا، سعودی عرب، آسٹریلیا، آسٹریا، ناروے، دبئی، نائیجیریا، ابوظہبی، یوکے، انڈیا، شارجہ، ماریشس، ہالینڈ، لائبیریا، جاپان، ملائشیا، سویڈن، اٹلی، بنگلہ دیش

☆ ان میں سے ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

☆ ملاقاتوں کا یہ پروگرام شام پونے نو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

....

2 اگست 2017ء بروز بدھ

آج پروگرام کے مطابق بینن، آئیوری کوسٹ، ماریشس، کریباتی، مارشل آئی لینڈ، مائیکرونیشیا، مراکش، گوئٹے مالا، گنی کناکری، میکسیکو، ترکمانستان، قزاخستان اور نائیجیریا سے آنے والے وفود کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا پروگرام تھا۔

☆ اس کے علاوہ مختلف ممالک سے آنے والے الیکٹرانک و پرنٹ میڈیا کے جرنلسٹس حضرات کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے پریس کانفرنس کا بھی پروگرام تھا۔

☆ ملاقاتوں کا یہ پروگرام صبح ساڑھے دس بجے شروع ہوا۔ سب سے پہلے ملک بینن سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ شرف ملاقات کی سعادت پائی۔

....

بینن کا وفد

☆ بینن سے امسال تین افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔ جس میں مریم بونی جیالو صاحبہ سابق وزیر خارجہ اور مشیر صدر مملکت اور اس وقت ایک سینئر وزیر کی مشیر ہیں، شامل تھیں۔ اسی طرح بینن کے نیشنل ٹی وی کی ڈائریکٹر Catray Jemima صاحبہ بھی وفد میں شامل تھیں۔

☆ موصوفہ مریم بونی جیالو صاحبہ نے عرض کیا کہ یہاں دنیا سے 115 ممالک کے نمائندے اکٹھے ہوئے تھے اور 30 ہزار سے زائد افراد جلسہ میں ایک جگہ موجود تھے۔ لیکن اس ماحول میں بغیر کسی قسم کے کوئی جھگڑے اور فساد کے رہنا ہمارے لئے ایک عجیب بات تھی۔ اس قسم کا پُرامن محبت اور بھائی چارہ والا ماحول ہم نے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نیشنل ٹیلی وژن کی ڈائریکٹر سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ:

نیوز میڈیا نے جلسہ سالانہ کی بڑی اچھی کوریج کی ہے۔ یہاں کے نیشنل اخبارات نے اور دنیا کے بڑے اخباروں نے بھی کوریج دی ہے، تو بینن کیوں پیچھے رہ گیا ہے؟

اس پر موصوفہ نے عرض کیا کہ بینن میں بھی کوریج ہوگی۔ ہماری خواہش ہے کہ ایم ٹی اے انٹرنیشنل اور بینن ٹی وی کی آپس میں کوآرڈینیشن (Coordination) ہو۔

☆ موصوفہ نے بتایا کہ صدر مملکت نے ان کو یہاں جلسہ پر بھجوایا ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا آپ کے آنے کا شکریہ، صدر مملکت کو بھی شکریہ پہنچا دیں۔

☆ موصوفہ نے عرض کیا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات سے بہت متاثر ہوئی ہوں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام دنیا سمجھ لے تو فساد ختم ہوجائے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا، پہلے اپنے ملک میں تو لوگوں کو سمجھائیں۔ عورتیں، بچے اور جوان بوڑھے، سب انسانیت کی خدمت کے لئے وقف ہیں۔ صرف بینن میں ہی نہیں، سارے افریقن ملکوں میں اس پیغام کو پھیلائیں۔ کم از کم فرانکوفون ممالک میں تو اس کی وسیع پیمانے پر کوریج ہو۔

☆ بوکوحرام کی طرف سے افریقہ کے بعض ممالک میں دہشت گردی کے واقعات ہو رہے ہیں۔ موصوفہ نے اس حوالہ سے بتایا کہ اب ہمسایہ ملک برکینا فاسو میں بھی دہشت گردی کا واقعہ ہوا ہے۔

☆ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ مالی میں بھی اسی طرح کے واقعات ہو رہے ہیں۔ آپ کو اپنے آپ کو بچانے کے لئے پوری کوشش کرنی پڑے گی۔

موصوفہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے خواتین کے خطاب کے حوالہ سے عرض کیا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس خطاب نے بہت متاثر کیا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ عورتیں معلّمہ ہیں۔ ملک و قوم کی معمار ہیں۔ آئندہ آنے والی نسلوں کی ذمہ داری عورتوں پر ہے۔

☆ موصوفہ نے عرض کی کہ ہمارے ہاں تو عورتوں کے حقوق نہیں دیے جاتے۔

☆ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ عورتیں علیحدہ ہو کر اپنے پروگرام بنائیں اور آگے بڑھیں۔

☆ موصوفہ مریم بونی جیالو صاحبہ جو سابق وزیر خارجہ اور مشیر صدر مملکت اور اس وقت سینئر وزیر کی مشیر ہیں، نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

مجھے اس جلسہ کے ذریعہ سے جماعت احمدیہ کو گہرائی سے سمجھنے کا موقع ملا۔ میں جلسہ کے انتظامات سے بہت متاثر ہوں۔ کارکنان کا انتظامی معیار بہت بلند تھا۔

کارکنان کا اخلاص دیکھ کر میں حیران رہ گئی۔ میں نے انتظامی طور پر ہر طرح سے جائزہ لیا لیکن اتنے بڑے جلسہ میں کوئی نقص نظر نہیں آیا۔ ہر شعبہ کو تنقیدی نظر سے دیکھا لیکن ہر شعبہ میں انتظامات معیاری اور اعلیٰ تھے۔

جب میں کارکنان کی طرف دیکھتی تو محسوس کرتی کہ کیا چھوٹا اور کیا بڑا، بوڑھا، جوان، مرد، عورت الغرض ہر طبقۂ زندگی کے لوگ دوسروں کو آرام پہنچانے کے لئے کوشاں تھے۔ ہر کوئی اپنا آرام بھلا کر دوسروں کو آسائش اور سہولت پہنچانے کے لئے تیار تھا۔ ان مسکراتے چہروں کو، جو دوسرے مہمانوں کی خدمت میں خوشی محسوس کرتے، میں اپنی زندگی میں کبھی بھلا نہ پاؤں گی۔ یہ حسین یادیں میری زندگی کا حصہ رہیں گی۔ میری خواہش ہے کہ یہ اقدار ہمارے ملک میں بھی قائم ہوں اور جماعت احمدیہ ایک سیکھنے کی اکیڈمی ہے جس میں میرے ملک کے نوجوان بھی تعلیم حاصل کریں۔

اگر میں روحانی طور پر دیکھوں تو ہر طرف ایک بھائی چارہ کا ماحول تھا جس سے روحانیت میں اضافہ ہوتا تھا۔ یہ ایسا ماحول تھا جس کا میں نے اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ تجربہ کیا تھا اور شاید سارے مہمانوں نے پہلی دفعہ ایسا ماحول دیکھا ہو۔

بینن میں میں جماعت احمدیہ کو جانتی تھی اور اس کی خدمت خلق سے بھی واقف تھی لیکن جماعت کی اصل فلاسفی اور تعلیمات کو مجھے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کے بعد ہی سمجھنے کی توفیق ملی ہے۔ اس لئے اب میں کہتی ہوں کہ وہ اسلام جو احمدیت پیش کرتی ہے وہی دنیا کو امن دے سکتا ہے اور دنیا کے مسائل کا حل اسی میں ہے۔

موصوفہ کہنے لگیں: خلیفۃ المسیح کے خطابات کا مجھ پر بڑا گہرا اثر ہوا ہے۔ خاص طور پر عورتوں سے جو خطاب تھا اس نے سوچ پر گہرے نقوش چھوڑے ہیں۔ باقی مسلمانوں گروہوں کے نزدیک عورت کی حیثیت ایک غلام سے زیادہ نہیں ہے۔ لیکن خلیفۃ المسیح نے عورتوں کے خطاب میں عورتوں کو معلّمہ قرار دیا ہے اور اس کے فرائض میں آنے والی نسلوں کی تربیت اور تعلیم کو شامل کیا ہے جو دنیا کا مستقبل ہے۔ یعنی دین کا مستقبل عورتوں کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ بہت بڑا مقام ہے جو عورتوں کو دیا گیا ہے۔ یعنی عورت کو خدا نے ایک صحت منداور پرامن معاشرہ کے قیام کے لئے بہت بڑا کام عطا کیا ہے۔

☆ بینن کے نیشنل ٹی وی کی ڈائریکٹر کارٹرائے جمی ما' (Catray Jemima) نے کہا: جماعت احمدیہ کے افراد نے مجھے ہمیشہ بھائی چارہ اور ملنساری سے متاثر کیا لیکن یہاں اس جلسہ میں شامل ہو کر مجھے پتہ چلا کہ ایسا کیوں ہے۔ یہ اس لئے ہے کہ جماعت احمدیہ کا ہر فرد اس فلاسفی کا علمبردار ہے اور ہر ایک احمدی کی زندگی انہی اصولوں کے ساتھ وابستہ ہے۔

☆ بینن کے وفد کی حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز سے یہ ملاقات دس بج کر 45 منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر وفد کے ممبران نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

....

آئیوری کوسٹ کا وفد

☆ بعد ازاں آئیوری کوسٹ سے آنے والے وفد نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز سے ملاقات کا شرف پایا۔

☆ آئیوری کوسٹ سے ایک مہمان Zrakpa Dopeu صاحب آئے تھے۔ موصوف آئیوری کوسٹ کے شہر Zouan-Hovien کے میئر ہیں۔ موصوف نے بتایا کہ میں نے پہلی دفعہ یہاں جماعت کا جلسہ سالانہ دیکھا ہے۔ بہت اچھا ڈسپلن تھا اور بڑا اچھا آرگنائز تھا۔

☆ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا؛ جنگل میں ایک شہر آباد کر کے عارضی انتظام کیا گیا تھا۔ عارضی انتظام میں بعض کمیاں رہ جاتی ہیں۔

☆ موصوف نے عرض کیا کہ سارے انتظامات بڑے اچھے تھے۔ ہزاروں لوگوں کو بروقت ٹرانسپورٹ مہیا کی جا رہی تھی۔ کھانے کا انتظام بڑا منظم تھا۔ ایک ہی وقت پر ہزاروں لوگ کھانا کھاتے تھے۔ کوئی بدانتظامی نہیں تھی۔ ہمارا بڑا اچھی طرح خیال رکھا گیا۔ جو بھی ضرورت ہوتی تھی وہ فوراً پوری کر دی جاتی تھی۔ میں رضا کارانہ کام سے بہت متاثر ہوا ہوں۔

☆ امیر صاحب نے بتایا کہ میئر نے اپنے علاقہ میں خدام الاحمدیہ کی تربیتی کلاس میں 20 /لوگوں کو بھجوایا تھا، جس پر وہاں کے جُولا امام نے ان کی مخالفت کی تھی کہ لوگوں کو کیوں بھجوایا گیا ہے؟

☆ اس پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا کہ یہاں آ کر آپ نے دیکھ لیا ہے کہ ہم حقیقی مسلمان ہیں اور احمدیت ہی اسلام کی حقیقی تصویر ہے۔

☆ امیر صاحب آئیوری کوسٹ نے عرض کیا کہ اگر جماعت ان کے علاقہ میں سوشل کام کرتی ہے تو یہ ان کے ایریا کے لئے بہت اچھا ہوگا۔

☆ اس پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا کہ ہم ماڈل ویلیج بنا سکتے ہیں۔ اسکا جائزہ لیا جاسکتا ہے۔ ہماری آرکیٹیکٹ اینڈ انجیئر ز ایسوسی ایشن اس کا جائزہ لے سکتی ہے۔

☆ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ غانا سے جو لوکل مشنری پڑھ کر آئے ہیں، ان میں سے ایک کو یہاں ان کے علاقہ میں بھجوائیں۔

☆ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا، امن کے قیام کے لئے ہم پورا تعاون کریں گے۔

☆ موصوف نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

میں نے جب اسلام احمدیت قبول کیا تو لوگوں سے بہت منفی باتیں سننے کو ملیں۔ مجھے اسلام کا بہت زیادہ علم تو نہیں تھا اس لئے میں بہت پریشان ہوا کہ میں کس طرح جج کر سکتا ہوں کہ احمدی مسلمان ہیں یا نہیں؟ مجھے خیال آتا کہ میں نے کہیں جماعت میں شامل ہو کر کوئی گناہ تو نہیں کر لیا۔ چنانچہ جب میں نے جماعت کے ساتھ رابطہ کیا تو انہوں نے مجھے جلسہ سالانہ میں شمولیت کی دعوت دی کہ وہاں پر جماعت کو قریب سے دیکھ لوں۔ جب مَیں یہاں آیا تو میں نے اسلام کی اصل تصویر دیکھی۔ امام جماعت احمدیہ کی ہر تقریر اللہ اور اس کے رسول کے نام سے شروع ہوتی اور اللہ اور رسول کے نام پر ہی ختم ہوتی۔ پھر جلسہ سالانہ کا ماحول دیکھ کر مجھے میرے سوالوں کا جواب مل گیا کہ احمدی مسلمان ہیں یا نہیں۔ مَیں فخر سے کہہ سکتا ہوں کہ جو کام مجھ سے ہوا وہ بالکل ٹھیک تھا۔ احمدی ہی حقیقی مسلمان ہیں اور میں اس بات پر مطمئن ہوں۔ احمدیوں کے تمام کام قرآن اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے حکموں کے مطابق ہیں۔ اب میں واپس جا کر احمدیت کے متعلق لوگوں کو بتاؤں گا۔

☆ آئیوری کوسٹ کے وفد کی حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز سے یہ ملاقات گیارہ بجے تک جاری رہی۔ آخر پر موصوف نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

....

ماریشس کا وفد

☆ اس کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز محمود ہال میں تشریف لے آئے، جہاں ملک ماریشس سے آنے والے احباب نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔ امسال ماریشس سے یکصد سے زائد افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔

☆ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے وفد کے ممبران سے جلسہ سالانہ کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ ممبران نے بتایا کہ یہ جلسہ سالانہ ہمارے لئے بہت بابرکت تھا۔ جلسہ کے انتظامات بہت اچھے تھے۔ جلسہ کے دوران بارش بھی ہوئی لیکن بارش نے بھی کسی انتظام میں کوئی روک نہ ڈالی۔ سارے کام بخوبی جاری رہے۔ جلسہ کے انتظامات نے ہمیں بہت متاثر کیا ہے۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے خطابات نے ہم پر گہرا اثر ڈالا ہے۔ ہمارے ایمانوں اور روحانیت میں اضافہ ہوا ہے۔ وفد کے ممبران نے اپنے لئے اور اپنی فیملی اور بچوں کے لئے دعا کی درخواست کی۔

☆ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

وفد کے تمام ممبران نے فیملی وائز حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔

....

کریباتی، مارشل آئی لینڈ اور مائیکرونیشیا کے وفود

☆ بعد ازاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے، جہاں پر پروگرام کے مطابق کریباتی، مارشل آئی لینڈ اور مائیکرونیشیا سے آنے والے وفود نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

☆ کریباتی سے دو افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔ جن میں ایک وہاں کے صدر جماعت ابوبکر صاحب اور ایک مہمان Teiraui Tebiria صاحب تھے، جو کہ وہاں کے سابق ممبر پارلیمنٹ اور منسٹر آف لیبر اور منسٹر آف ایجوکیشن ہیں، شامل تھے۔

☆ جبکہ ملک مارشل آئی لینڈ سے وہاں کے مبلغ سلسلہ فیروز احمد ہندل صاحب اور نیشنل سیکرٹری مال John Nena صاحب شامل تھے۔

☆ مائیکرونیشیا سے آنے والے وفد میں وہاں کے مبلغ سلسلہ احتشام الحق محمود کوثر صاحب اور سٹیٹ سینیٹر آنریبل Ronson H. Edmond شامل تھے۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے ان مہمانوں سے جلسہ کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

☆ ان مہمانوں نے بتایا کہ ہم نے دیکھا ہے کہ جلسہ سالانہ میں مختلف ممالک کے لوگ جمع تھے۔ سب کے لئے بڑا اچھا انتظام تھا۔ بڑا آرگنائز جلسہ تھا۔ اور جو کام کرنے والے نوجوان، بچے، بوڑھے تھے وہ سب بڑی خوشی سے بغیر تھکے کام کر رہے تھے۔

☆ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا؛ آپ نے دیکھا ہے کہ مختلف ممالک سے مختلف اقوام کے لوگ یہاں بڑے پُرامن طریق سے رہ رہے تھے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ آپ کے ممالک میں بھی ایسے ہی امن رہے اور ڈسپلن قائم رہے۔

☆ مائیکرونیشیا سے آنے والے مہمان سٹیٹ سینٹر Ronson صاحب سے وہاں جماعت کی رجسٹریشن کے حوالہ سے بات ہوئی۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا؛ آپ جماعت کی رجسٹریشن کے بارہ میں سابق ممبر پارلیمنٹ اور سینیٹر ہونے کے لحاظ سے کام کریں۔

موصوف نے جلسہ سالانہ کے بارہ میں اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا؛

اتنے سارے لوگ volunteer کر رہے تھے اور ان میں بڑے اور چھوٹے، سب لوگ دل لگا کے اور محبت کے ساتھ کام کر رہے تھے۔ اور یہ بھی ایک بہت اہم بات تھی کہ ہم میں سے جو اَب تک مسلمان نہیں ہیں ان کے ساتھ بھی اتنا اچھا سلوک تھا۔

عالمی بیعت کا منظر بھی بہت روحانی تھا۔ باوجود اس کے کہ مَیں عیسائی ہوں میں پھر بھی اس میں شامل ہوا اور اس میں مجھ کو ایک نہایت ہی پُرلطف روحانی کیفیت محسوس ہوئی۔

☆ کریباتی سے آنے والے مہمان Teraoi Tebiria صاحب جو سابق میئر، سابق وزیر شعبہ تعلیم کریباتی، سابق وزیر Labor کریباتی اور سابق ممبر آف پارلیمنٹ کریباتی ہیں نے جلسہ کے بارہ میں اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

اس میں کوئی شک نہیں کہ ایک دن ساری دنیا اس جماعت میں شامل ہو جائے گی کیونکہ آج ساری دنیا جس امن کو ڈھونڈ رہی ہے وہ امن اس جلسہ میں صاف دکھائی دیتا ہے۔ مختلف ممالک کا اس طرح اکٹھا ہونا اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ یہی امن ہے۔ اس وجہ سے مجھے پختہ یقین ہے کہ دنیا اس جماعت میں جلد شامل ہو جائے گی۔ میں جب جلسہ پر پہنچا تو میں نے یہ دیکھا کہ صفائی کے معاملہ میں جماعت کا معیار بہت ہی اونچا ہے۔ جس بات پر مجھے تعجب ہوا وہ یہ تھا کہ یہ کس قسم کے لوگ ہیں جن کے پاس اعلیٰ شان کی نوکریاں اور دنیا کا پیسہ ہونے کے باوجود غسل خانوں کی صفائی کے لئے ایسے کام کرتے ہیں جیسے یہی کام ان کو سب سے عزیز ہے۔"

☆ مبلغ سلسلہ جماعت احمدیہ کیریباتی نے ان کے بارہ میں بتایا:

مکرم Teroi صاحب نے اس جلسہ کے دوران ہی احمدیت میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کی۔ واپسی پر اپنے مسلمان ہونے پر اتنی خوشی ہوئی کہ اپنے سارے خاندان کو تبلیغ کرنے میں مصروف ہو گئے یہاں تک کہ جب کام کی وجہ سے ان کو دوسرے جزیروں پر جانا پڑا تو ادھر بھی تبلیغ میں مصروف رہے۔ جہاں بھی جاتے اپنا جلسہ سالانہ برطانیہ کا BADGE پہن کر جاتے تا کہ لوگ پوچھ سکیں کہ یہ کیا ہے اور وہ پھر جماعت کے بارہ میں کچھ نہ کچھ بتا سکیں اور تبلیغ کر سکیں۔ الحمدللہ۔

☆ کریباتی کے صدر جماعت Angabeia Tataua صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

میرے لئے سب سے حیرت انگیز نظارہ عالمی بیعت کا تھا جس میں ہمارے پیارے حضور جب ہال میں تشریف لائے تو وہ بھی آ کر زمین پر ہمارے ساتھ ہی بیٹھ گئے۔ مجھے یقین نہ آیا کہ ہمارے خلیفہ، جن کا مقام اتنا اونچا ہے، پھر بھی ہمارے ساتھ ہی زمین پر بیٹھ گئے۔ حکومتی نمائندوں بلکہ مذہبی نمائندوں کو بھی کبھی زمین پر نہیں بیٹھے دیکھا، لیکن

ہمارے خلیفہ جو اتنے عاجز ہیں کہ وہ ہمارے ساتھ ہی زمین پر بیٹھ گئے۔ اس سے میرے ایمان میں اور بھی اضافہ ہوا۔

مارشل آئی لینڈ سے آنے والے مہمان John Nena صاحب جو کہ مارشل آئی لینڈ جماعت کے سیکرٹری مال ہیں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا :

اس چیز کو الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا جو میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ عام طور پر یہی تأثر ہوتا ہے کہ مسلمان مارتے ہیں، لیکن ایسی کوئی چیز بھی نہیں۔ سب لوگ اتنا پیار دکھا رہے تھے، اتنے سارے لوگ مختلف ممالک سے آئے ہوئے، جن کو میں پہلی دفعہ ملا، لیکن ایسا احساس کسی سے نہیں ملا کہ ہم پہلی دفعہ مل رہے ہیں۔ میری رہائش جامعہ احمدیہ میں تھی، اور وہاں میری ہر ایک چھوٹی سی چھوٹی چیز کا خیال رکھا گیا۔ ہم جب کھانا کھاتے تو ہم سب شاملینِ جلسہ ایک ساتھ کھاتے اور اتنا اچھا لگتا کہ ہم مل کے کھا رہے ہیں۔ ہم نماز بھی ایک ساتھ پڑھتے، اور میں نے سب کو دیکھا، جامعہ میں اور جلسہ گاہ میں بھی کہ کتنے آرام سے اور کتنی توجہ سے سب احباب نماز پڑھتے ہیں۔ یہ چیز مجھے اتنی خاص لگی اور یہ چیز اپنے لئے بھی چاہتا ہوں کہ میں بھی اپنی نماز کو بہتر طریقہ سے پڑھوں اور میں بھی کوشش کروں کہ اپنا تعلق باللہ بڑھاؤں۔ پھر مجھے حضورِ انور سے ملاقات کا موقعہ ملا۔ میں نے مربی صاحب کو بتایا کہ میں فلاں فلاں بات کہنا چاہتا ہوں ملاقات کے دوران، لیکن جیسے ہی میں کمرہ میں داخل ہوا، میں کچھ کہہ نہ سکا۔ یہ اتنی خاص چیز تھی میری زندگی میں کہ جب میں حضور کے دفتر میں داخل ہوا، میرے دل میں یہی خیال آیا کہ اس دنیا میں اور کوئی ایسا روحانی شخص نہیں۔ میں خوش قسمت تھا کہ مجھے بھی میری زندگی میں یہ موقعہ ملا۔ میرے والد (سیم نینا Sam Nena) کو بھی کافی سال پہلے حضور انور سے ملنے کا موقع ملا تھا، تو میری بھی خواہش تھی کہ میں بھی ملوں، اور اللہ تعالیٰ نے ایسے کر دیا کہ مجھے اس سال یہ موقع مل گیا۔ پوری دنیا سے احمدی احباب اور مہمان شامل ہوئے تھے، اور سب امن پسند کے ساتھ رہ رہے تھے۔ بارش بھی ہوئی، لیکن سب کام اچھے طریقے سے ہوئے۔ ہمیں لندن بھی دیکھنے کا موقعہ ملا۔ اس جلسہ کے دوران میں مہمانوں میں سے کافی سارے میرے دوست بن گئے جن کو میں ہمیشہ یاد رکھوں گا۔ ہم ان لوگوں کو بتاتے کہ ہم مارشل آئی لینڈز سے ہیں، اور پھر ان کو map پر دکھاتے کہ مارشل آئی لینڈز کا جزیرہ کہاں پر ہے، اور وہ حیران ہوتے کہ اتنی دور سے ہم آئے اور یہ کہ وہاں بھی مسلمان موجود ہیں۔

جب حضور سے ملاقات ہوئی تو میری سوچ ایسی کبھی نہ تھی کہ اتنے پاک شخص سے ملوں گا۔ جب میں نے حضور کے ہاتھوں کو پکڑا تو ایسا محسوس ہوا کہ ایک روح میرے اندر آئی اور مجھے جگا دیا۔ میں اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر کرتا ہوں کہ مجھے یہ موقعہ ملا اور جماعت کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے مجھے اس جلسہ میں شمولیت اختیار کرنے کا موقع فراہم دیا۔

موصوف نے کہا: ہمیں فخر ہونا چاہئے کہ ہم مسلمان ہیں۔ ہمیں اپنی نمازوں کو بہتر کرنا ہے۔ جلسہ میں شامل ہو کر میں نے دیکھا کہ کس طرح سے لوگ اپنی نمازوں کا خیال رکھتے ہیں، اور ایسے نماز پڑھتے جیسے کہ دنیا کی فکر ہی نہیں۔ ہمیں اپنی نمازوں کا خیال رکھنا چاہئے۔ ہم سب کو ایک دوسرے کو بار بار یاد دہانی کرانی چاہئے۔

☆ ان تینوں ممالک کے وفود کی حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ساتھ ملاقات ساڑھے گیارہ بجے تک جاری رہی۔ آخر پر ان وفود نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

....

مراکش کا وفد

☆ بعد ازاں مراکش سے آنے والے وفد نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ساتھ شرفِ ملاقات پایا۔ مراکش سے سات افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔

☆ وفد کے ممبران نے بتایا کہ جلسہ ہمارے لئے روحانی طور پر تبدیلی کا موجب بنا ہے۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے خطابات سے ہم سب بہت متاثر ہوئے ہیں۔ جلسہ کے انتظامات بہت اچھے تھے اور ہماری رہائش اور دوسری ضروریات کا بڑی اچھی طرح خیال رکھا گیا ہے۔

☆ ایک نوجوان نے جو وہاں کسی سیکیورٹی کمپنی میں کام کرتے ہیں۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کی خدمت میں اپنی اہلیہ کے لئے دعا کی درخواست کی کہ وہ احمدی ہو جائے۔ اس نے ابھی تک بیعت نہیں کی۔ اس پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

☆ مراکش سے تعلق رکھنے والے ایک دوست نے امسال جلسہ سالانہ یُوکے کے موقع پر بیعت کی تھی۔ کہنے لگے کہ میں بہت پہلے سے احمدی تھا۔ لیکن بیعت اب کی ہے۔ اس پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: احمدی آپ دو دن پہلے ہوئے ہیں، جب آپ نے بیعت کی ہے، پہلے آپ جماعتی تعلیم سے متفق تھے۔

☆ صدر صاحب مراکش نے احبابِ جماعت کا سلام حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کی خدمت میں پہنچایا اور دعا کی درخواست کی۔ اس پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: وعلیکم السلام۔ نیز فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنی حفاظت میں رکھے۔

☆ مراکش کے وفد کی حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات گیارہ بج کر 40 منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر وفد کے ممبران نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

....

گوئٹے مالا کا وفد

☆ اس کے بعد پروگرام کے مطابق ملک گوئٹے مالا سے آنے والے جماعتی وفد نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔

☆ گوئٹے مالا سے امسال آنے والے مہمانوں میں جماعت گوئٹے مالا کے جنرل سیکرٹری David Gonzalez صاحب بھی شامل تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کے ذریعہ کئی سعید روحوں کو قبولِ احمدیت کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔ گزشتہ چند سالوں سے جلسہ سالانہ یُوکے میں باقاعدہ شامل ہوتے ہیں۔

☆ ایک مہمان سلیمان Rodriguez صاحب تھے۔ یہ احمدی خادم ہیں۔ انہوں نے پندرہ سال قبل اسلام قبول کیا تھا۔ بعد ازاں David صاحب جنرل سیکرٹری کی تبلیغ سے جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے۔ اب یہ بہت پُرجوش داعی الی اللہ ہیں اور حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے انہیں دورانِ ملاقات ارشاد فرمایا کہ مبلغ انچارج سے دینی تعلیم حاصل کریں تا کہ بطور معلم خدمات بجالا سکیں۔

☆ گوئٹے مالا کی صدر لجنہ Marta Maria صاحبہ بھی جلسہ سالانہ میں شامل ہوئیں۔ یہ دوسری مرتبہ آئی تھیں۔

☆ گوئٹے مالا کے وفد میں جماعت میں شامل ہونے والے احمدی احباب میں ایک نومبائع Domingo Tul صاحب بھی شامل تھے۔ گزشتہ سال ان کے ہمراہ گوئٹے مالا میں 100 سے زائد افراد کو بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شمولیت کی توفیق ملی تھی۔ موصوف سپریم کورٹ گوئٹے مالا کی طرف سے اپنے دیہاتی علاقہ کے جج ہیں۔

☆ ایک احمدی دوست German Abuchery صاحب بھی شامل ہوئے۔ ان کا تعلق انڈونیشیا سے ہے۔ بیس سال سے گوئٹے مالا میں مقیم ہیں۔ انہیں گوئٹے مالا میں احمدیت قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ان کی اہلیہ گوئٹے مالن ہیں اور تین بچے ہیں۔ سب بفضل اللہ احمدی ہیں۔ یہ پہلی دفعہ جلسہ سالانہ یُوکے میں شامل ہوئے۔ جلسہ کے جملہ انتظامات، باہمی اخوت و محبت، جلسہ کے رضا کاروں کی خدمات، علمی تقاریر، خصوصاً حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے خطابات سے بہت متاثر ہوئے۔ موصوف نے بتایا کہ انڈونیشیا میں ان کی ساری فیملی اور خاندان کٹر سُنّی ہیں۔ انتہائی گمراہ کُن راستہ اور بدعات میں پڑے ہوئے ہیں۔ خدا نے انہیں احمدیت کے نور سے منور کیا اور وہ جلسہ یُوکے میں شمولیت کر کے ایک نئی روحانی زندگی سے ہمکنار ہوئے۔ قرآن و حدیث میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کی جماعت کی جو نشانیاں اور علامات بیان کی گئی ہیں ان کی عملی خوبصورت تصویر اس جلسہ میں دیکھی جو ان کی تقویتِ ایمان کا باعث ہوئی۔ موصوف نے بتایا کہ وہ آئندہ سال اپنے بچوں کو بھی جلسہ سالانہ یُوکے میں لانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

☆ ایک مہمان Neddy Garrido صاحب بھی شامل ہوئے جو غیر مسلم ہیں۔ جماعت گوئٹے مالا کے جنرل سیکریٹری David Gonzalez صاحب کے زیرِ تبلیغ ہیں۔ موصوف نے بتایا کہ وہ جلسہ سالانہ میں شمولیت سے اسلام کی تعلیمات سے بہت متاثر ہوئے ہیں۔ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلد بیعت کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔

☆ گوئٹے مالا کے ہمسایہ ملک میکسیکو کی ایک سٹیٹ Chiapa میں جماعت گوئٹے مالا کام کر رہی ہے۔ اس سٹیٹ سے ایک نو احمدی Ismael Gomez Lopez صاحب بھی آئے ہوئے تھے۔ ان کے والد امام ابراہیم صاحب ہیں۔ جنہوں نے اپنے ستر مقتدیوں سمیت تین سال قبل احمدیت قبول کرنے کی سعادت حاصل کی تھی۔ موصوف طالبعلم ہیں اور جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ان کا زندگی وقف کرنے کا ارادہ ہے۔

☆ میکسیکو کی اسی سٹیٹ سے ایک جرنلسٹ Raul Vera صاحب بھی گوئٹے مالا کے وفد میں شامل تھے۔ انہوں نے بھی میکسیکو کے میڈیا میں خبریں بھجوائیں جو شائع ہوئیں۔

☆ گوئٹے مالا وفد کے ممبران نے بتایا کہ جلسہ سالانہ کا انتظام اچھا تھا۔ اس سے پہلے ہم نے ایسا اعلیٰ انتظام اور کہیں نہیں دیکھا۔ میڈیا میں اسلام کے بارہ میں جو پراپگنڈہ ہوتا ہے، وہ غلط ہے۔ اسلام کی حقیقی تعلیم ہمیں یہاں نظر آئی ہے جو بڑی پُرامن اور سلامتی والی تعلیم ہے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا آپ David Gonzalez صاحب جو جماعت کے جنرل سیکرٹری ہیں، ان کو دیکھیں۔ احمدیت قبول کرنے کے بعد ان میں بہت بڑی تبدیلی ہوئی ہے۔ انہوں نے صحیح مذہب اختیار کیا ہے۔

☆ ایک مہمان نے عرض کیا کہ جلسہ کے دوران ہر آدمی جو مجھے ملا ہے، ایسے تھا جیسے وہ میرا دوست تھا۔ ہر کوئی بڑی محبت و پیار سے ملتا تھا۔

☆ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا؛ ہم سب انسان ہیں۔ لوگ مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے ہوتے ہیں۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ انسانیت کی قدریں قائم کرنی چاہئیں۔ قطع نظر اس سے کہ آپ کا مذہب کیا ہے۔ اگر خدا سے پیار ہے تو پھر اس کی مخلوق سے بھی پیار ہونا چاہئے۔

☆ ایک مہمان نے عرض کیا کہ جب سے ہمارا جماعت سے تعلق پیدا ہوا ہے ہمیں اسلام کی اصلی اور حقیقی تعلیمات کا پتہ چلا ہے، یہاں جلسہ سالانہ میں شامل ہو کر اسلام کی حقیقی تعلیم کے بارے میں تفصیل سے علم ہوا ہے۔

☆ امیر صاحب گوئٹے مالا نے عرض کیا کہ سلیمان Rodriguez صاحب احمدی خادم ہیں اور کچھ عرصہ قبل احمدی ہوئے ہیں۔

☆ اس پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: سلیمان صاحب کو اپنے ساتھ رکھ کر دینی تعلیم دیں اور ان کی تربیت کریں تا کہ بطور معلم کام کر سکیں۔ فرمایا؛ ان کے لئے کوئی چھوٹا کورس جامعہ کینیڈا یا جامعہ غانا میں بنایا جا سکتا ہے۔ یہ وہاں سپیشل کورس کر سکتے ہیں۔ آپ ان کے لئے کوئی شارٹ کورس بنائیں۔

☆ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا؛ Domingo صاحب اپنے علاقہ میں سپریم کورٹ کی طرف سے جج ہیں تو فیصلے کرتے ہوئے مکمل انصاف کریں۔ اپنے فیصلوں میں عدل کا معیار قائم کریں اور وہاں کے لوگوں میں بھی یہ معیار قائم کرنے کی کوشش کریں۔

☆ گوئٹے مالا کے وفد کی حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز سے یہ ملاقات بارہ بج کر 20 منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر وفد کے تمام ممبران نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

....

گنی کناکری کا وفد

☆ بعد ازاں ملک گنی کناکری سے آنے والے وفد نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ساتھ ملاقات کی سعادت پائی۔

☆ ملک گنی کناکری سے چار افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔ جس میں آنریبل الحاج ماما دوسلیم باہ (Alhaj Mamadu Salim Bah) صاحب وائس پریذیڈنٹ آف نیشنل اسمبلی گنی کناکری، آنریبل نورالدین فادیگا صاحب ڈائریکٹر جنرل آف ریلیجس افیئرز اور نیشنل ڈائریکٹر آف پولیس حسن کیٹا صاحب شامل تھے۔

☆ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے استفسار

پر وفد کے ممبران نے بتایا کہ جلسہ سالانہ کا انتظام بہت اچھا تھا، بڑا ڈسپلن تھا۔ ایسے تھا جیسے سب ایک لڑی میں پروئے ہوئے ہیں۔ حفاظتی انتظامات بھی غیر معمولی تھے۔ بڑی تعداد میں لوگ تھے، کوئی جھگڑا نہیں تھا۔

☆ الحاج مامادو سلیم باہ صاحب وائس پریذیڈنٹ آف نیشنل اسمبلی گنی کناکری نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

جلسہ کے انتظامات دیکھ کر اور ڈسپلن کو دیکھ کر ہم بہت متاثر ہوئے۔ باوجود ڈھونڈنے کے کسی بھی شعبہ میں کوئی کمی نظر نہیں آئی۔ بڑے پیمانے پر انتظامات اور شاملین کی کثیر تعداد کے باوجود کسی قسم کی بدانتظامی نہیں تھی۔ کوئی لڑائی جھگڑا نظر نہ آیا۔

موصوف نے کہا: مجھے حج کرنے کا بھی موقعہ ملا ہے اور بہت سے اسلامی ممالک کے مذہبی پروگراموں میں شامل ہو چکا ہوں لیکن اتنے عمدہ اور قابل تعریف انتظامات میں نے کہیں نہیں دیکھے۔ یہی اسلام کی حقیقی روح ہے جو ہمیں یہاں دیکھنے کو ملی۔ چھوٹے چھوٹے بچوں کی تربیت بھی غیر معمولی ہے۔ بچے پوچھتے کہ کسی چیز کی ضرورت ہے؟ پھر ہم جو چاہتے ہمیں مہیا کر دیتے اور مسکراتے چہروں کے ساتھ ملتے۔ صرف ایک بار نہیں بلکہ بار بار ہم سے پوچھتے۔ یہاں مختلف ممالک سے لوگ آئے تھے۔ ہر ایک دوسرے کے ساتھ ایسے مل رہا تھا جیسے آپس میں بھائی اور ایک دوسرے کے عزیز ہیں۔ آپ لوگ اپنے کام میں سب سے آگے ہیں اور آپ ہی صحیح راستہ پر ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ لوگوں کے پیچھے خدا تعالیٰ کا ہاتھ ہے۔ ہم انشاء اللہ اپنے ملک واپس جا کر حکومت کو اس طرف ضرور توجہ دلائیں گے کہ وہ جماعت کی ہر معاملہ میں مدد کرے تا کہ آپ کی جماعت ہمارے ملک میں بھی صحیح اسلامی تعلیمات کی طرف ہماری راہنمائی کر سکے۔

موصوف نے کہا: ہمارے ہاں نوّے فیصد مسلمان آباد ہیں۔ ہم سب مل کر رہتے ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ امن سے رہیں اور جماعت احمدیہ ہمارا حصہ بنے۔ جماعت احمدیہ ایک پُرامن جماعت ہے۔

موصوف نے کہا کہ انصاف کے قیام کے بغیر امن نہیں ہوسکتا اور بغیر متحد ہوئے ترقی نہیں ہوسکتی۔ میں نے جو یہاں پر آ کر دیکھا ہے، آپ کا معیار اور مثالی کام دنیا کی سب جماعتوں اور تنظیموں سے آگے ہے۔ میں نے سیرالیون میں دس سال گزارے ہیں اور اس سال وہاں جلسہ پر گیا تھا۔ بہت سے لوگوں سے ملا۔ ملک کے صدر، وزراء، ممبرانِ پارلیمنٹ اور دوسرے بڑے بڑے افسران آئے تھے۔ آپ ہی صحیح راستے پر ہیں۔ اور مجھے یقین ہے کہ خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہے۔

☆ اس پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: ہم تو وہی کر رہے ہیں جو اسلام کی تعلیم ہے۔ مسلمان اسلام کی اس تعلیم پر عمل کریں تو ہر جگہ فساد ختم ہو جائے گا۔ ہمارا کام انشاء اللہ جاری رہے گا۔ دنیا کے سامنے اسلام کی پُرامن تعلیم پیش کر کے انسانیت کی قدریں سکھائیں۔ کیونکہ انسانیت کی قدروں پر ہی آگے امن قائم ہوسکتا ہے۔

☆ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا کہ اگر دنیا صحیح اسلامی تعلیم پر عمل کرنے لگ جائے تو مغربی دنیا کبھی اسلامی تعلیم پر اعتراض نہ کرے اور مسلمانوں پر اعتراض نہ کرے۔ اس لئے ہم کو اکٹھے ہو کر انسانی قدروں کو قائم کرنا چاہئے۔

☆ گنی کناکری سے ڈائریکٹر جنرل آف ریلیجس افیئرز نورالدین فادیگا صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

☆ مَیں بحیثیت ڈائریکٹر جنرل آف ریلیجس افیئرز (Director General of Religious Affairs) اکثر مذہبی پروگراموں میں شرکت کرتا ہوں لیکن اتنا بہترین انتظام اور ڈسپلن کہیں دیکھنے میں نہیں آیا۔ امام جماعت احمدیہ کے خطابات اور بالخصوص اختتامی خطاب غیر معمولی اہمیت کا حامل تھا۔ اس خطاب کو تمام اُمّت مسلمہ کو سننا چاہئے۔ یہی نصیحتیں ہمیں صحیح اسلام کا راستہ دکھا سکتی ہیں۔ جہاد کی جو تفسیر خلیفۃ المسیح نے کی ہے مَیں نے ایسی حسین تفسیر اس سے قبل نہیں سنی۔ مجھے بہت خوشی ہوئی کہ آج دنیا میں کوئی ایسی جماعت بھی ہے جو صحیح رنگ میں مسلمان کی تعریف پر پورا اترتی ہے۔

☆ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے نیشنل ڈائریکٹر آف پولیس کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ نے دیکھا ہے، یہاں ہمارے فنکشن میں پولیس کی ضرورت نہیں ہے۔ یہاں پولیس کا جو سابقہ افسر ہمارے جلسہ پر آتا تھا وہ بھی یہی کہتا ہے کہ جماعت کے خدام نے اتنا منظم آرگنائز کیا ہوا ہے کہ یہاں پولیس کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ اب جو نیا افسر آیا ہے، اس نے بھی اِسی خیال کا اظہار کیا تھا۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا، موسم موافق نہ تھا۔ تب بھی سارے کام ہوئے اور جلسہ کے سارے انتظامات ہوئے۔

☆ حسن کیٹا صاحب نیشنل ڈائریکٹر آف پولیس نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

چونکہ میرا شعبہ پولیس سے وابستہ ہے۔ اس لئے میں نے سیکیورٹی کے حوالہ سے خاص جائزہ لیا۔ سیکیورٹی کا زبردست انتظام تھا جس میں مجھے کوئی سقم نظر نہیں آیا۔

پھر خلیفۃ المسیح کی تقاریر غیر معمولی تھیں جن سے نہ صرف ایمان میں اضافہ ہوا بلکہ مجھے خلیفہ کی تقاریر سُن کر اپنے مسلمان ہونے پر فخر بھی محسوس ہوا۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے جو فرمایا ہے اس پر چل کر ہم دنیا میں امن قائم کر سکتے ہیں۔ ہم نے یہاں بہت کچھ سیکھا ہے۔ ہم دل سے آپ کے ساتھ ہیں۔

☆ گنی کناکری کے وفد کی حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز سے یہ ملاقات 12 بجکر چالیس منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر وفد کے ممبران نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

....

مختلف ممالک سے آنے والے الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے نمائندوں کے ساتھ پریس کانفرنس

☆ بعد ازاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز محمود ہال میں تشریف لے آئے، جہاں پریس کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ مختلف ممالک سے آنے والے الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے جرنلسٹس، نمائندے اور ٹیلی وژن کے کیمرہ مین پہلے سے وہاں موجود تھے۔

☆ میکسیکو سے آئی ہوئی ایک جرنلسٹ Flor del Rosario (جو کہ نیشنل اخبار Excelsior سے منسلک ہے) نے سوال کیا کہ: میکسیکو کے شمالی بارڈر کے ساتھ یُو ایس اے ہے۔ یہ میکسیکو کی معیشت کے لئے اچھا ہے، لیکن اس کے ساتھ ساتھ کافی منفی پہلو بھی ہیں، لوگ آتے جاتے ہیں، ڈرگز اور ہتھیاروں کا کاروبار ہوتا ہے۔ اب ڈونلڈ ٹرمپ کی حکومت آئی ہے، آپ اس معاملہ کو کیسے دیکھتے ہیں؟

☆ **حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:** اب ٹرمپ کی حکومت آنے کے بعد یہ فیصلہ ہوا ہے کہ اس بارڈر پر مکمل دیوار قائم کر دی جائے۔ منفی اور مثبت پہلو ہیں، جیسا کہ آپ نے کہا ہے کہ تجارت بھی ہوتی ہے اور اس کے ساتھ سمگلنگ وغیرہ بھی ہو رہی ہے۔ میرے خیال میں مکمل بارڈر بند کرنے کی بجائے بہتر نگرانی کرنی چاہئے تا کہ ہر کام قانون کے مطابق ہو۔ کسی نے بارڈر کراس کرنا ہے تو لیگل طریق پر کرے، جو تجارت ہونی ہے لیگل طریق پر ہو۔ اس طرح دونوں ملک ایک دوسرے سے فائدہ اٹھا سکیں گے۔

☆ گیانا سے آئی ہوئی ایک جرنلسٹ بی بی شہناز خان صاحبہ (جو کہ ایم ٹی وی چینل 14 سے منسلک ہے) نے سوال کیا کہ: کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ آپ کے نزدیک مسلم اُمّہ کے اتحاد کا حل کیا ہے؟

☆ **اس پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا** کہ حل تو ہمیں خدائے واحد و برتر کی طرف سے مل چکا ہے اور اس حل کا ذکر آنحضرت ﷺ نے بھی کیا ہے کہ آخری زمانہ میں مسلمان مختلف فرقوں میں بٹ جائیں گے اور ہر فرقہ کا اپنا طریق ہوگا۔ یہ اپنے طریق سے قرآنِ کریم کی تشریح کریں گے۔ ایسے وقت میں ایک مصلح آئے گا، جو کہ مسیح موعود و مہدی معہود ہوگا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب یہ شخص آئے گا تو اسے جا کر میرا سلام پہنچانا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ مسلم اُمّہ کے باہمی امن، ہم آہنگی اور محبت کی خاطر اس کے ساتھ جا کر شامل ہو جاؤ۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ یہ شخص آچکا ہے جو جماعت احمدیہ کے بانی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: یہ بات نہیں ہے کہ کسی نے دعویٰ کیا کہ وہ مسیح و مہدی ہے اور ہم نے مان لیا۔ آنے والے کے ساتھ آسمانی نشان بھی تھے، جن کی خبر آنحضرت ﷺ نے پہلے دی ہوئی تھی۔ ان آسمانی نشانوں میں سے ایک نشان سورج اور چاند گرہن کا تھا کہ ایک مخصوص مہینہ میں مخصوص تاریخوں میں گرہن لگے گا۔ فرمایا کہ رمضان کے مہینہ میں چاند گرہن کی تاریخوں میں سے پہلی تاریخ کو چاند گرہن لگے گا اور سورج کو سورج گرہن کی تاریخوں میں سے دوسری تاریخ میں گرہن لگے گا۔ چنانچہ یہ دونوں نشان ایک مرتبہ مشرقی کرۂ ارض پر اور پھر مغربی کرۂ ارض پر پورے ہوئے۔ یہ تو ایک نشان ہے، اَور بھی بہت سے نشان تھے اور پھر انہوں نے خود بھی دعویٰ فرمایا کہ میں ہی وہ شخص ہوں اور اب خدا نے بھی میرے صداقت پر نشان ظاہر فرما دیا ہے۔ پس مسلم اُمّہ میرے ساتھ شامل ہو اور متحد ہو۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا ہم ایک تبلیغی جماعت ہیں۔ حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد بھی ہم مسلسل تبلیغ کر کے یہ پیغام پہنچا رہے ہیں اور ہر سال لاکھوں افراد اور مسلمان اسلام احمدیت کے دائرے میں شامل ہو رہے ہیں۔ تو یہ وہ حل ہے جو اللہ تعالیٰ نے دیا ہوا ہے۔ اگر اس پر عمل کریں گے تو کامیاب رہیں گے۔ اگر ایسا نہ کریں گے تو وہ فساد جو آپ مُسلم اُمّہ میں دیکھ رہے ہیں، وہ دیکھتے رہیں گے۔

☆ گیمبیا ریڈیو ٹیلی وژن سروسز کے نمائندے ابراہیم جاٹا (Ebrima Jatta) نے عرض کیا: ہم نے اسلامی اتحاد کا ایک عظیم الشان نمونہ یہاں جلسہ سالانہ کے تین دن دیکھا ہے۔ خلیفۃ المسیح سے میرا سوال یہ ہے کہ جو بیعت کرتے ہیں، ان کی سب سے اہم ذمہ داری کیا ہے؟

☆ اس سوال پر **حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا** کہ خلافت کی بیعت کرنا اصل میں اس دور کے مصلح کی بیعت کرنا ہے، جسے آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے۔ جیسا کہ میں نے ابھی بتایا ہے۔ بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میں دو مقاصد دے کر بھیجا گیا ہوں۔ ایک یہ کہ بنی نوع انسان اپنے خالق کی پہچان کرے، اپنے خالق سے محبت کرے اور اس کے حقوق ادا کرے اور دوسرا یہ کہ ایک دوسرے کے حقوق کا اِدراک ہو، خدا تعالیٰ کی مخلوق کے حقوق ادا کئے جائیں۔ تو بیعت کرنے کے بعد یہ دو ذمہ داریاں ہیں جو ہر بیعت کرنے والے نے ادا کرنی ہیں کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد بجالائے۔

☆ پیراگوئے سے آئے ہوئے ایک صحافی نے سوال کیا کہ لاطینی اور ساؤتھ امریکہ میں جماعت احمدیہ کے کیا منصوبے ہیں اور آپ کب ہمارے ہاں تشریف لائیں گے؟

☆ **حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا کہ** جہاں تک مقاصد و پلان کا تعلق ہے تو وہ یہی ہیں جو میں نے بیان کئے ہیں کہ انسان کو خدا کے قریب لائیں۔ دوسرا یہ کہ انسانوں کو ایک دوسرے کے قریب لائیں۔ تو یہی مقصد ہے لاطینی امریکہ کے لئے، شمالی امریکہ کے لئے، جنوبی امریکہ کے لئے، مشرقِ بعید، افریقہ، یورپ، مشرقِ وسطیٰ اور ایشیا اور ہر جگہ کے لئے یہی مقصد ہے۔ سوال کے دوسرے حصہ کے حوالہ سے تو میری خواہش ہے کہ میں جتنی جلدی آسکتا ہوں آپ کے ملک آؤں۔

☆ میسیڈونیا سے ایک جرنلسٹ نے عرض کی کہ حضور میں میسیڈونیا سے ریجنل میڈیا کی نمائندگی کر رہا ہوں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا کہ آپ تو پہلے بھی آئے ہوئے ہیں، جس پر جرنلسٹ نے جواب دیا کہ جی حضور یہ دوسری مرتبہ مجھے جلسہ میں شرکت کا موقع ملا ہے۔

جرنلسٹ نے سوال کیا کہ لندن میں حالیہ دہشتگردی کے حملوں کے بعد عوامی رائے پر جو اثر ہوا ہے، اس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟

☆ **حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا کہ** آپ ان حملوں کی طرف اشارہ کر رہے ہیں جو حالیہ دنوں میں لوگوں پر وین چڑھانے اور چھری کے وار کرنے کے ہوئے ہیں۔ جب لوگ دیکھتے ہیں کہ ایک مسلمان یہ حملے کر رہا ہے تو عوام کی طرف سے بھی ردِّعمل آتا ہے اور یہ اپنا ردِّعمل دینے میں حق بجانب بھی ہیں، جو مسلمانوں کے خلاف باتیں کرتے ہیں اور مسلمانوں کو موردِ الزام ٹھہراتے ہیں۔ یہی تو مَیں ہمیشہ بتاتا ہوں کہ جو لوگ یہ اعمال کر رہے ہیں، یہ اسلامی تعلیمات کی اصل تصویر نہیں ہے۔ اسلام تو یہ نہیں کہتا۔ ایک تو ایسے لوگ مایوس لوگ ہیں اور دوسرا انہیں دہشتگرد گروہوں نے یا انتہا پسند مُلّاں نے radicalise کیا ہے۔ حکومت کو ان سے سختی سے کنٹرول کرنا چاہئے اور انہیں قانون کے سامنے جواب دِہ کرنا چاہئے اور قانون کے مطابق ان سے سلوک کرنا چاہئے۔ اس کے علاوہ ہم احمدیوں نے متاثرین سے اور

ملک سے یکجہتی کا اظہار کیا ہے۔ یہی ہمارا ردِّ عمل ہے۔

☆ **افریقہ کے ایک ملک روانڈا سے آئے ہوئے جرنلسٹ Kamanzie Hussain صاحب نے سوال کیا کہ میں نے کل جامعہ وزٹ کیا ہے، احمدیہ مسلم جماعت بہت اچھا کام کر رہی ہے۔ یہاں پر بچوں کو مشنری بنایا جارہا ہے۔ میرا سوال ہے کہ کیا آپ اس طرح بچوں کی صلاحیتوں کو محدود نہیں کر رہے؟ یہ مبلغ کے علاوہ دنیا میں دیگر کام سیکھ سکتے ہیں اور کام کرسکتے ہیں۔**

☆ **حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا** کہ یہ مشنری ٹریننگ کالج ہے۔ ہر ایک تو ڈاکٹر نہیں بن سکتا، نہ ہی انجینئر بن سکتا ہے۔ ہر ایک استاد نہیں بن سکتا۔ پس یہ جو بچے ہیں، انہوں نے دینی تعلیم حاصل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ ان کے لئے لازمی تو نہیں ہے۔ انہوں نے خود اس علم کا انتخاب کیا ہے اور اب ہم نے ایسے خواہشمند بچوں کے لئے جامعہ بنایا ہے۔ جہاں تک سیکولر اور دنیاوی تعلیم کا تعلق ہے، تو وہ یہ تعلیم گورنمنٹ سکولوں سے حاصل کر رہے ہیں۔ مزید یہ کہ تیسری دنیا میں ہم سینکڑوں پرائمری، سیکنڈری اور ہائی سکول چلا رہے ہیں، جہاں دنیاوی تعلیم دی جارہی ہے اور ان ممالک میں کئی سیاستدان، ڈاکٹرز اور انجینئرز ہیں جو ہمارے سکولوں سے تعلیم حاصل کر کے نکلے ہیں۔ تو ہم صرف دینی تعلیم پر ہی توجہ مرکوز نہیں کر رہے، بلکہ ہم ہر قسم کی تعلیم دینا چاہتے ہیں۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ ہر کوئی اپنی بساط، صلاحیت اور شوق کے مطابق علم حاصل کرے۔ یہی آپ پوچھنا چاہتے تھے نا؟

☆ **جرنلسٹ نے عرض کی کہ ان بچوں کو جو دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں، انہیں دیگر علم سیکھنے کا موقع کیوں نہیں دیا جارہا۔**

☆ **اس پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا** کہ ہم تو موقع دے رہے ہیں۔ سلسلہ احمدیہ کے چوتھے خلیفہ نے ایک سکیم کا اجراء فرمایا تھا کہ مائیں اپنے بچوں کو دین کے لئے وقف کریں۔ اس وقت سے دنیا بھر میں مائیں اپنے بچوں کو وقف کر رہی ہیں اور اب تک 60 ہزار سے زائد بچوں کو ان کی مائیں وقف کر چکی ہیں۔ ان میں سے 150 طلباء یہاں یُوکے میں دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں، اتنی ہی تعداد میں جرمنی میں، کینیڈا میں اور غانا میں جہاں ہم انٹرنیشنل جامعہ چلا رہے ہیں، تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ صرف چند سو طلباء دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اور یہ بھی ان کے لئے لازمی نہیں ہے، ان کے لئے میدان کھلے ہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا ہے، انہوں نے خود یہ تعلیم حاصل کرنے کا انتخاب کیا ہے اور مبلغ بننے کی خواہش رکھتے ہیں۔ وہ جو ڈاکٹر بننا چاہتے ہیں، وہ میڈیسن پڑھ رہے ہیں، جو انجینئر بننا چاہتے ہیں وہ انجینئرنگ کی ڈگریاں حاصل کر رہے ہیں۔ ٹیچرز ہیں، وکلاء ہیں، دیگر فیلڈز ہیں۔ یہ تأثر ٹھیک نہیں ہے کہ ہم انہیں مجبور کر رہے ہیں۔ یہ اُن کا اپنا انتخاب ہے۔ اب آپ نے جرنلزم کی فیلڈ کا انتخاب کیا ہے تو کسی نے مجبور کیا تھا؟ ڈاکٹر کیوں نہیں بنے آپ؟ تو ہر ایک کی اپنی مرضی ہوتی ہے، جو وہ اپنے لئے بہتر سمجھتا ہے، وہ کرتا ہے۔

☆ **بولیویا سے آئے ہوئے جرنلسٹ Carlos نے سوال کیا کہ بولیویا میں ایسے لوگ ہیں جو بڑے مضبوط عیسائی گھرانوں سے تعلق رکھتے ہیں لیکن اب وہ عیسائیت پر عمل پیرا نہیں ہیں۔ تو ایسے عیسائیوں کے لئے آپ کا کیا پیغام ہے۔ اگر وہ وہاں کے امام کے پاس آتے ہیں تو میں کیا expect کروں۔**

☆ **حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا کہ** اس طرح تو کئی مسلمان ایسے ہیں جو اپنے دین پر عمل نہیں کرتے۔ یہ لوگ practicing Muslims نہیں ہیں۔ اسی طرح دیگر مذاہب کا حال ہے۔ اس لئے میں ہمیشہ کہتا ہوں کہ قطع نظر اس سے کہ آپ کا مذہب کیا ہے، جو بھی مذہب ہو یہ کوشش کریں کہ اس کی اصل تعلیمات پر عمل کریں۔ کیونکہ کوئی ایسا مذہب نہیں ہے، جس نے یہ تعلیم دی ہو کہ دوسروں کے حقوق غصب کرو اور ظلم وستم کرو۔ تو اگر تم اپنے ہی مذہب کی اصل تعلیم پر عمل کرو گے تو پھر بھی ایک بھائی چارہ، محبت، ہم آہنگی اور امن کا ماحول قائم ہو جائے گا۔ تو ایسے لوگوں کے لئے یہی پیغام ہے کہ اپنے مذہب کی اصل تعلیمات کی طرف لَوٹیں، اور انسانی اقدار کو زیادہ اہمیت دیں۔ یہی پیغام ہے۔

☆ **سیرالیون سے آئے ہوئے ایک جرنلسٹ نے سوال کرتے ہوئے کہا: حضور! مجھے سوال کا موقع فراہم کرنے کا شکریہ۔ میرا سوال ڈیویلپمنٹ پروگرامز کے حوالہ سے ہے۔ احمدیہ جماعت بہت سے ڈیویلپمنٹ پروگرام چلا رہی ہے۔ ان میں تعلیم، صحت اور دیگر سماجی و معاشی پروگرامز ہیں۔ احمدیہ جماعت ایسی جماعت ہے جو بڑے پیمانے پر حکومت کی مدد کرسکتی ہے۔ اسی طرح بعض دیگر ملک بھی ہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ احمدیہ جماعت دیگر افریقن ممالک میں جہاں ابھی جماعت اتنی مضبوط نہیں ہے یا ابھی وہاں نہیں گئی، وہاں جانے کا کیا پروگرام رکھتی ہے؟**

☆ **حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا کہ** جیسا کہ میں نے کہا ہے، ہماری جماعت ایک تبلیغی جماعت ہے اور اپنے وسائل کے مطابق ہم نئے مشنز بھی کھول رہے ہیں۔ یہ ہمارے وسائل پر منحصر ہے۔ ہم تو چاہتے ہیں کہ دنیا کے ہر کونے تک پہنچیں اور افریقہ کے بھی ہر ایک کونہ تک پہنچیں تا کہ اسلام کی اصل تعلیمات اور حقیقی تعلیمات تمام ممالک کے لوگوں تک پہنچائیں۔ ہم تو اپنی پوری کوشش کر رہے ہیں کہ دنیا میں ہر جگہ اپنے مشنز اور دیگر پروجیکٹس بڑھائیں۔ خاص کر افریقہ میں بڑھائیں۔

☆ **بینن کے نیشنل ٹی وی کی ڈائریکٹر Jamima Katraye صاحبہ بھی اس پریس کانفرنس میں شریک تھیں۔ انہوں نے سوال کیا کہ دنیا کے مختلف ممالک میں تیسری عالمی جنگ کا آغاز ہو چکا ہے۔ مختلف دہشتگرد گروپ برسرِ پیکار ہیں۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے جلسہ پر امن کا پیغام دیا ہے۔ حضور نے یہ بھی کہا ہے کہ امن کی تعلیم فیملی کی سطح پر دی جائیں۔ تو حضور اس تناظر میں خواتین کو کیا نصیحت کرنا چاہتے ہیں۔ خواتین کس طرح دنیا میں امن کے قیام میں اپنا حصہ ڈال سکتی ہیں؟**

☆ **اس پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:** مَیں تو دس سال سے دنیا کو یہ پیغام دے رہا ہوں کہ لوگ ایک دوسرے کا احترام کریں۔ اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کریں اور امن و ہم آہنگی سے رہیں۔ اور خواتین کی ذمہ داریوں کے حوالہ سے مَیں نے لجنہ سے اپنے خطاب میں بھی کہا تھا کہ ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے بچوں کی اس طرح تربیت کریں کہ یہ بڑے ہو کر اچھے شہری بنیں۔ ان کو اچھی تعلیم دلوائیں تا کہ یہ اچھے لیڈرز، اچھے سیاستدان، اچھے اساتذہ، اچھے انجینئر، اچھے خاوند، اچھے بھائی بنیں۔ تو عورت کا یہ کردار ہے۔ اسی وجہ سے بانی اسلام حضرت محمد ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر تم بطور ماں ذمہ داری سے اپنا فرض ادا کرو تو تم اپنی مستقبل کی نسل کی حفاظت کرنے والی ہوگی۔ اس لئے، اپنے اس اہم کام، بچوں کی تربیت اور ان کی بہترین پرورش کرنے کی وجہ سے انہیں بہت اعلیٰ مقام عطا کیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ ایسی تربیت کر کے وہ اپنے بچوں کو جنت میں لے جانے والیاں ہیں۔ فرمایا ہے کہ جنت ماں کے قدموں تلے ہے۔ اس کا یہی مطلب ہے۔ اتنا بڑا جو مقام عورت کو دیا گیا ہے، تو یہ بغیر کوئی اہم کام کرنے کے نہیں دیا جاسکتا۔ پس خواتین قومیں تیار کرنے والیاں ہوتی ہیں۔ اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ خواتین اپنے طور پر بڑھیں اور ان کے کاموں میں مردوں کا عمل دخل نہ ہو تا کہ یہ آزادی سے اپنے کام کرسکیں۔

☆ **میکسیکو سے آئے ہوئے ایک جرنلسٹ نے سوال کرتے ہوئے عرض کیا کہ جماعت کافی فلاح وبہبود کے کام کرتی ہے۔ بالخصوص وسطی و جنوبی امریکہ میں۔ جماعت گوئٹے مالا میں ایک ہسپتال بنا رہی ہے۔ جماعت مزید فلاح وبہبود کے پروگراموں کے حوالہ سے کیا منصوبے رکھتی ہے؟ نیز آپ ان علاقوں میں کب آئیں گے؟**

☆ اس پر **حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:** ہم تو بہت چھوٹی سی جماعت ہیں۔ ہمارے محدود وسائل ہیں۔ ہمارے پاس کوئی تیل کی دولت تو نہیں ہے۔ جو بھی ہم کام کرتے ہیں، وہ لوگوں کی مالی قربانیوں کے باعث کرتے ہیں۔ جو ہسپتال ہم گوئٹے مالا میں بنا رہے ہیں، اس میں بھی بہت بھاری فنڈز لگ رہے ہیں۔ جب ہم گوئٹے مالا میں یہ پروگرام مکمل کرلیں گے تو پھر کسی اور علاقہ میں کوئی اور منصوبہ شروع کریں گے۔ اس کا انحصار فنڈز کی دستیابی پر ہے۔ لیکن ہم لاطینی امریکہ و دیگر امریکن ممالک میں ترقیاتی کام کرتے رہیں گے۔ جہاں تک میرے وزٹ کا تعلق ہے تو میں امید کرتا ہوں کہ جب آپ یہ ہسپتال مکمل کرلیں گے تو مَیں وزٹ کرلوں گا۔

☆ **غانا سے Daily Graphic Newspaper کے رپورٹر Sybastian Syme نے سوال کرتے ہوئے کہا: آپ ہمیشہ غلط میڈیا رپورٹنگ کے حوالہ سے اپنے خدشات کا اظہار کرتے ہیں۔ کیا آپ ایسی کوئی مثال پیش کرسکتے ہیں جہاں غلط رپورٹنگ کی گئی ہو؟**

☆ اس پر **حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا کہ** میں نے کہا تھا کہ جب کوئی مسلمان کوئی غلط کام کرتا ہے تو پورے پورے صفحہ کی خبر چھاپ دیتے ہیں۔ اور وہ مسلمان جو کہ فلاحی کام کر رہے ہیں، جو دنیا میں امن کے قیام کے لئے کام کر رہے ہیں، انہیں آپ وہ اہمیت نہیں دیتے۔ یہ میں نے کہا تھا۔ اس سال چھ لاکھ افراد نے دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے احمدیت قبول کی ہے اور یہ تمام امن پسند لوگ ہیں۔ لیکن اس حوالہ سے آپ کے اخبارات میں چھوٹی سے خبر آجاتی ہے۔ تو یہ میں نے کہا تھا کہ آپ کو ہر حال میں انصاف کرنا ہوگا۔ جہاں آپ تصویر کا ایک رُخ دکھا رہے ہیں، وہاں تصویر کا دوسرا رُخ بھی لازماً دکھائیں جو کہ اسلام کی حقیقی تعلیمات کا عکس ہے جو کہ احمدی مسلمان دکھا رہے ہیں۔

☆ یہ پریس کانفرنس ایک بج کر بارہ منٹ تک جاری رہی۔

(باقی آئندہ)

تحریک جدید کے سالِ نَو (84) کے اجراء کا اعلان

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 3/نومبر 2017ء کے خطبہ جمعہ میں تحریک جدید کے چوراسویں (84) سال کے اجراء کا اعلان فرما دیا ہے۔ تمام امراء کرام، مبلغین انچارج، صدران جماعت اور سیکرٹریان تحریک جدید سے درخواست ہے کہ اپنی اپنی جماعتوں میں نئے سال کے وعدہ جات کے حصول کا کام شروع کردیں اور وعدہ جات مکمل ہونے پر مرکز میں بھجوادیں۔

کوشش کریں کہ ہر فرد جماعت (خواہ چھوٹا ہو یا بڑا) اس بابرکت تحریک میں شامل ہو۔ خاص طور پر نو مبایعین کو شامل کیا جائے۔ رقم خواہ معمولی ہی کیوں نہ ہو۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی میں برکت ڈالے۔ آمین۔

(ایڈیشنل وکیل المال لندن)

مکان برائے فروخت

محلہ دار الرحمت غربی ربوہ میں رحمت بازار سے ملحق ایک کنال ساڑھے سات مرلے کونے کے پلاٹ (10/3) پر 12 تعمیر شدہ بیڈ رومز مع 8 باتھ و ٹائلٹ اور 6 دکانوں پر مشتمل مع سرونٹ کوارٹر مکان برائے فروخت ہے۔ اس میں چار ہزار مربع فٹ پر ماربل کا کام ہے۔

خواہشمند دوست مکرم بشارت احمد اعوان صاحب آف یوکے سے حسب ذیل نمبر پر رابطہ کریں۔

Mobile Call/Whats App: +(44)7939192234
Mobile:+(44)7916146350

بقیہ: اسلام اور امن عالم از صفحہ 4

قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى۔ وہ بندے جو خدا تعالیٰ کے پسندیدہ ہوجائیں اور اپنے آپ کو اس کی راہ میں فدا کردیں ان کے لئے بھی امن پیدا ہوجائے گا اور وہ بھی باامن زندگی بسر کرنے لگ جائیں گے۔ یہاں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ تمام لوگ جو آپ کی اتباع کرنے والے اور آپ کے مدرسہ میں تعلیم حاصل کرنے والے ہیں ان کے لئے کامل امن ہے اور وہ اپنی زندگی کے کسی حصہ میں بھی بدامنی نہیں دیکھ سکتے۔

کامل امن وہی ہوسکتا ہے جو سب کے لئے ہو نہ کہ صرف بعض کے لئے

پھر سوال پیدا ہوتا تھا کہ جب خدا سلام ہے تو اس کی طرف سے امن ساروں کے لئے آنا چاہئے۔ نہ کہ بعض کے لئے۔ کیونکہ اگر خالی اپنوں کے لئے امن ہو تو یہ کوئی کامل امن نہیں کہلا سکتا۔

اس کا بھی اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں جواب دیتا ہے۔ فرماتا ہے۔ وَقِيْلِهٖ يٰرَبِّ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُوْنَ۔ فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ (زخرف آیت 90-89) یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسی تعلیم لے کر آئے ہیں جو ساروں کے لئے ہی امن کا موجب ہے اور ہر شخص کے لئے وہ رحمت کا خزانہ اپنے اندر پوشیدہ رکھتی ہے۔ مگر افسوس کہ لوگ اس کو نہیں سمجھتے۔ بلکہ وہ اس تعلیم کے خلاف لڑائیاں اور فساد کرتے ہیں جو ان کے لئے نوید اور خوشخبری ہے یہاں تک کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی یہ کہنا پڑا کہ خدایا میں اپنی قوم کی طرف امن کا پیغام لے کر آیا تھا مگر اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُوْنَ یہ قوم جس کے لئے میں امن کا پیغام لایا تھا یہ تو مجھے بھی امن نہیں دے رہی۔ اٰمَنَ کے معنے ایمان لانے کے بھی ہوتے ہیں اور اٰمَنَ کے معنے امن دینے کے بھی ہوتے ہیں (اقرب) وَقِيْلِهٖ يٰرَبِّ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُوْنَ میں اسی امر کا ذکر ہے کہ ہمارا نبی ہم سے پکار پکار کر کہتا ہے کہ خدایا باوجودیکہ میں اپنی قوم کے لئے امن کا پیغام لایا تھا وہ اس کی قدر کرنے کی بجائے میری مخالفت پر کمربستہ ہوگئی ہے یہاں تک کہ ان لوگوں نے میرے امن کو بالکل برباد کردیا۔ مگر فرمایا: فَاصْفَحْ عَنْهُمْ۔ ہم نے اپنے نبی سے یہ کہا ہے کہ ابھی ان لوگوں کو تیری تعلیم کی عظمت معلوم نہیں اس لئے وہ غصہ میں آجاتے ہیں اور تیری مخالفت پر کمربستہ رہتے ہیں تُو ان سے درگذر کر۔ کیونکہ ہم نے تجھے امن کے قیام کے لئے بھیجا ہے۔ وَقُلْ سَلٰمٌ۔ اور جب تجھ پر یہ لوگ حملہ کریں اور تجھے ستائیں تو تُو یہی کہتا رہ کہ میں تو تمہارے لئے سلامتی لایا ہوں۔ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ عنقریب دنیا کو معلوم ہو جائے گا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کے لئے امن لایا تھا۔ لڑائی نہیں لایا تھا۔ گویا وہ امن جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم لائے وہ صرف مومنوں کے لئے ہی امن نہ رہا بلکہ سب کے لئے امن ہوگیا۔

پھر صرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی نہیں بلکہ تمام مومنوں کو مخاطب کرکے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا (سورہ فرقان آیت 64) وہ جاہل جو اسلام کی غرض وغایت کو نہیں سمجھتے جب مسلمانوں سے لڑنا شروع کردیتے ہیں تو مومن کہتے ہیں کہ ہم تو تمہاری سلامتی چاہتے ہیں چاہے تم ہمارا بُرا ہی کیوں نہ چاہو۔ جب دشمن کہتا ہے کہ تم کیسے گندے عقائد دنیا میں رائج کررہے ہو۔ تو وہ کہتے ہیں یہ گندے عقائد اور بیہودہ باتیں نہیں بلکہ سلامتی کی باتیں ہیں۔ گویا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی سلامتی صرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہی نہیں بلکہ مومنوں کے لئے بھی ہے۔ اور صرف مومنوں کے لئے ہی نہیں بلکہ ساری دنیا کے لئے ہے۔

کامل امن کے لئے ضروری ہے کہ وہ مستقل ہو۔ نہ کہ عارضی

پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ سلامتی عارضی ہے یا مستقل۔ کیونکہ یہ تو ہم نے مانا کہ السّلام خدا سے امن لاکر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو دیا۔ مگر بعض امن عارضی بھی ہوتے ہیں جن کے نیچے بڑی بڑی خرابیاں پوشیدہ ہوتی ہیں جیسے بخار کا مریض جب ٹھنڈا پانی پیتا ہے تو اسے بڑا آرام محسوس ہوتا ہے۔ مگر دو منٹ کے بعد یکدم اس کا بخار تیز ہوجاتا ہے۔ اور کہتا ہے ’’آگ لگ گئی‘‘۔ پھر برف پیتا ہے اور سمجھتا ہے کہ آرام آگیا مگر یکدم اسے بے چینی شروع ہوجاتی ہے۔ **پس سوال ہوسکتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو امن دے رہے ہیں یہ عارضی ہے یا مستقل؟** اس کا جواب دیتے ہوئے فرماتا ہے: وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ (یونس آیت 26) کہ دنیا فسادوں کی طرف لے جاتی ہے مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ جو تعلیم دی گئی ہے وہ موجودہ زمانہ ہی کے لئے نہیں۔ بلکہ وہ ایک ایسا امن ہے جو مرنے کے بعد بھی چلتا چلا جاتا ہے اور جو اس دنیا کے بعد ایک ایسے گھر میں انسان کو پناہ دیتا ہے جہاں سلامتی ہی سلامتی ہے۔ گویا یہ زنجیر ایک مکمل زنجیر ہے۔ اس کے ماضی میں ایک سلام ہستی کھڑی ہے اس کے حال میں امن ہے کیونکہ ایک مدرسۂ امن جاری ہوگیا ہے اور ایک مدرّسِ امن خدا تعالیٰ نے بھیج کر امن کا کورس بھی مقرر کردیا۔ اور عملی طور پر ایک ایسی جماعت تیار کردی جو وَاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا کی مصداق ہے۔ پس اس کے ماضی میں بھی امن ہے اور اس کے حاضر میں بھی امن ہے۔ پھر اس کے مستقبل میں بھی امن ہے۔ کیونکہ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ مرنے کے بعد وہ انسان کو ایک ایسے جہان میں لے جائے گا۔ جہاں سلامتی ہی سلامتی ہوگی۔ پس یہ ساری زنجیر مکمل ہوگئی اور کوئی جزو تشنۂ تکمیل نہ رہا۔

قیام امن کے لئے اسلام کے بیان کردہ ذرائع

اس کے بعد قیام امن کے ذرائع کا سوال آتا ہے۔ سو اس کے متعلق بھی قرآن کریم روشنی ڈالتا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے یہ اعلان فرماتا ہے کہ وَكَيْفَ اَخَافُ مَآ اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا۔ فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ۔ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔ (انعام آیت 82) یعنی میرے دل کا امن ان بتوں کو دیکھ کر کس طرح برباد ہوجائے جن کو تم خدائے واحد کا شریک قرار دے رہے ہو۔ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا حالانکہ تم اپنے دلوں میں جھوٹے طور پر مطمئن ہو۔ خطرہ تمہارے اردگرد ہے۔ پس اگر تم عدمِ علم اور جہالت کے باوجود مطمئن ہو اور تمہارا عدمِ علم تم کو امن دے سکتا ہے تو تم کس طرح سمجھ سکتے ہو کہ میرا کامل علم مجھے امن نہیں بخش سکتا۔ فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ تم بتاؤ ان دونوں میں سے کس کو امن حاصل ہوگا؟ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔ اگر تم حماقت کی باتیں نہ کرو اور عقل وخرد سے کام لو تو تم سمجھ سکتے ہو کہ کون مامون ہے اور کون غیر مامون۔

امن کے قیام کے لئے دو عظیم الشان گُر

اس جگہ امن کے قیام کے لئے اللہ تعالیٰ نے دو عظیم الشان گُر بیان فرمائے ہیں۔ اوّل یہ کہ توحید کامل کے قیام کے بغیر امن قائم نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ جب تک توحید قائم نہ ہوگی اس وقت تک لڑائیاں جاری رہیں گی۔ شرک کا صرف اتنا ہی مفہوم نہیں کہ کوئی ایک کی بجائے تین خداؤں کا قائل ہو۔ بلکہ جب باریک در باریک رنگ میں شرک شروع ہوتا ہے تو کئی قسم کا شرک نظر آنے لگ جاتا ہے۔

اس کے علاوہ جب مختلف مذاہب کی تعلیمیں مختلف ہیں، ان کے خیالات مختلف ہیں تو اس حالت میں امن اُس وقت تک قائم ہی نہیں ہوسکتا جب تک لوگوں کے اندر حقیقی مواخات پیدا نہ ہو اور حقیقی مواخات ایک خدا کے بغیر نہیں ہوسکتی۔ دنیا میں اس بات پر تو لڑائیاں ہوجاتی ہیں کہ ایک کہتا ہے میرا دادا فلاں عظمت کا مالک تھا اور دوسرا کہتا ہے میرا دادا ایسا تھا۔ مگر کبھی تم نے بھائیوں کو اس بات پر لڑتے نہیں دیکھا ہوگا کہ ایک دوسرے کو کہے میں شریف النسب ہوں اور تم نہیں۔ اسی طرح جب دنیا میں توحید کامل ہوگی۔ تبھی اس قسم کی لڑائیاں بند ہوں گی۔ پس اخوّت و مساوات کا جو سبق توحید سے حاصل ہوتا ہے اَور کسی طرح سے حاصل نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم کے متعلق دشمن بھی اقرار کرتا ہے کہ اخوّت کا جو سبق آپ نے دیا اور کسی نے نہیں دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اخوّت کا سبق الگ کرکے نہیں دیا بلکہ آپ نے اصل میں توحید کا سبق دیا جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں میں اخوّت پیدا ہوگئی۔ مثلاً جب مَیں نماز میں کہوں اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ سب تعریف اسی اللہ کی ہے جو عیسائیوں کا بھی رب ہے۔ ہندوؤں کا بھی رب ہے یہودیوں کا بھی ربّ ہے۔ تو میرے دل میں ان قوموں کی نفرت کس طرح ہوسکتی ہے۔ جبکہ میں رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ کے لفظ کے نیچے تمام قوموں اور تمام نسلوں کو لے آتا ہوں۔ میں جب نماز میں اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کہتا ہوں تو دوسرے الفاظ میں یہ کہتا ہوں کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْمَذَاهِبِ كُلِّهَا۔ یعنی میں اس خدا کی تعریف کرتا ہوں جو تمام مذاہب کا رب ہے۔ اسی طرح جب میں اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کہتا ہوں تو اس کے معنے یہ بھی ہوتے ہیں کہ الحمد للہ رب الاقوام کلھا۔ یعنی میں اس خدا کی تعریف کرتا ہوں جو تمام اقوام کا ربّ ہے۔ اسی طرح جب مَیں اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کہتا ہوں تو اس کے یہ معنے بھی ہوتے ہیں کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْبِلَادِ كُلِّهَا۔ یعنی میں اس خدا کی تعریف کرتا ہوں جو تمام ملکوں کا رب ہے۔ اور جب کہ میں تمام اقوام، تمام ملکوں اور تمام لوگوں میں حسن تسلیم کروں گا تو یہ ممکن ہی نہیں کہ میں ان سے عداوت رکھ سکوں۔ پس اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ میں بتادیا گیا ہے کہ اگر حقیقی توحید قائم ہو اور رب العالمین کی حمد سے انسان کی زبان تر ہو تو یہ ممکن ہی نہیں کہ کسی قوم کا کینہ انسان کے دل میں رہے اور ایک طرف تو وہ ان کی بربادی کی خواہش رکھے اور دوسری طرف ان کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد اور تعریف بھی کرے۔

دوسرا نکتہ اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ یہ نازل فرمایا ہے کہ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا یعنی دنیا میں امن تبھی برباد ہوتا ہے جب انسان فطرتی مذہب کو چھوڑ کر رسم و رواج کے پیچھے چل پڑتا ہے۔ اگر انسان طبعی اور فطرتی باتوں پر قائم رہے تو کبھی لڑائیاں اور جھگڑے نہ ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام دین فطرت ہے اور حقیقت یہی ہے کہ جو دین فطرت ہوگا وہی دنیا میں امن قائم کرسکے گا اور وہی مذہب امن پھیلا سکے گا جس کا ایک ٹکڑا انسان کے دماغ میں ہو۔ آخر یہ ہو کس طرح سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم کو اس تعلیم کی طرف بلائے جس کا جواب ہماری فطرت میں نہیں اور جس کی قبولیت کا مادہ پہلے سے خدا نے ہمارے دماغ اور ہمارے ذہن میں نہیں رکھا۔ پس فرمایا: مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا تم کہہ دو کہ تم ان تعلیموں کے پیچھے چل رہے ہو جو فطرت کے خلاف ہیں اور مَیں تم کو ان باتوں کی طرف بلاتا ہوں جو تمہاری فطرت میں داخل ہیں۔ اب جوں جوں انسان اپنی فطرت کو پڑھنے کی کوشش کرے گا اس کا دل پکار اُٹھے گا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں جو کتاب ہے وہ بالکل سچی ہے۔ کیونکہ اس کا دوسرا نسخہ میرے ذہن میں بھی ہے۔ اس طرح آہستہ آہستہ دنیا ایک مرکز پر آجائے گی اور ایک ہی خیال پر متحد ہوجائے گی جس کے نتیجہ میں امن قائم ہوجائے گا۔

امن کے قیام کے لئے بعض دفعہ جنگ کی بھی ضرورت ہوتی ہے

اب ایک اور سوال باقی رہ جاتا ہے اور وہ یہ کہ بے شک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدرّسِ امن ہیں۔ بے شک آپؐ نے امن کا مدرسہ دنیا میں جاری کردیا۔ بے شک امن کا کورس خدا نے مقرر کردیا۔ بیشک اسلام نے تعلیم وہ دی ہے جو فطرت کے عین مطابق ہے اور جسے دیکھ کر انسانی فطرت پکار اٹھتی ہے کہ واقعہ میں یہ صحیح تعلیم ہے۔ **مگر کیا لڑائی بالکل ہی بُری چیز ہے؟** قرآن کریم اس کا بھی جواب دیتا اور فرماتا ہے کہ امن کے قیام کے لئے بعض دفعہ جنگ کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے: وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ (بقرہ آیت 252) کہ بیشک امن ایک قیمتی چیز ہے۔ بے شک اس کی تعلیم خدا نے انسانی دماغ میں رکھی ہے۔ مگر کبھی انسان کا دماغ فطرت سے اتنا بعید ہوجاتا ہے اور انسانی عقیدے فطرت سے اتنے پرے ہٹ جاتے ہیں کہ وہ امن سے بالکل دُور جا پڑتے ہیں۔ اور نہ صرف امن سے دور جا پڑتے ہیں بلکہ حرّیتِ ضمیر کو بھی باطل کرنا چاہتے ہیں۔ فرماتا ہے ایسی حالت میں امن کے قیام اور اس کو وسعت دینے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ جو شرارتی ہیں ان کا مقابلہ کیا جائے۔ پس وہ جنگ امن ہٹانے کے لئے نہیں بلکہ امن قائم کرنے کے لئے ہوگی۔ جیسے اگر انسان کے جسم کا کوئی عضو سڑ گل جائے تو فیس خرچ کرکے بھی انسان ڈاکٹر سے کہتا ہے کہ اس عضو کو کاٹ دو۔ اسی طرح کبھی ایسے گروہ دنیا میں پیدا ہوجاتے ہیں جو سرطان اور کینسر کا مادہ اپنے اندر رکھتے ہیں اور ضروری ہوتا ہے کہ ان کا اپریشن کیا جائے تا وہ باقی حصہ قوم کو بھی گندہ اور ناپاک نہ کردیں۔ پس فرمایا وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ۔ اگر بعض کے ذریعہ اللہ تعالیٰ بعض کی شرارتوں کو دُور نہ کرتا تو لَفَسَدَتِ الْاَرْضُ۔ بجائے امن قائم ہونے کے فساد بڑھ جاتا۔ جس طرح سپاہیوں کو بعض دفعہ لاٹھی چارج کا حکم دیا جاتا ہے۔ اسی طرح فرمایا۔ بعض دفعہ ہم بھی اپنے بندوں کو

اجازت دیتے اور انہیں کہتے ہیں جاؤ اور لاٹھی چارج کرو اس لئے کہ لَفَسَدَتِ الْاَرْضُ اگر لاٹھی چارج نہ کیا جاتا تو ساری دنیا کا امن برباد ہوجاتا۔ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ لیکن اللہ تعالیٰ صرف ایک قوم کو ہی امن نہیں دینا چاہتا بلکہ وہ ساری دنیا کو باامن دیکھنے کا خواہشمند ہے۔ اور چونکہ ان لوگوں سے دنیا کا امن برباد ہوتا ہے اس لئے ضروری ہوتا ہے کہ ان کا مقابلہ کیا جائے۔ تا ساری دنیا میں امن قائم ہو۔ بیشک اس کے نتیجہ میں خود ان لوگوں کا امن مٹ جائے گا۔ مگر دنیا میں ہمیشہ موازنہ کیا جاتا ہے۔ جب ایک بڑا فائدہ چھوٹے فائدہ سے ٹکرا جائے تو اس وقت بڑے فائدے کو لے لیا جاتا اور چھوٹے فائدہ کو قربان کردیا جاتا ہے۔ اسی طرح کثیر حصۂ دنیا کے امن کی خاطر ایک قلیل گروہ سے جنگ کی جاتی ہے اور اس وقت تک اسے نہیں چھوڑا جاتا جب تک وہ خلاف امن حرکات سے باز نہ آجائے۔

یہ ایک مختصر ساڈھانچہ اس تعلیم کا ہے جو اسلام نے قیام امن کے سلسلہ میں دی۔ اس سے ہر شخص اندازہ لگا سکتا ہے کہ اسلام نے کس جامعیت اور تفصیل کے ساتھ اس مسئلہ کو بیان کیا ہے جبکہ باقی مذاہب اس مسئلہ پر بالکل خاموش ہیں اور انہوں نے نسل انسانی کی کوئی راہنمائی نہیں کی۔

صرف یہ کہہ دینا کہ اگر کوئی شخص تمہارے ایک گال پر تھپڑ مارے تو تم اپنا دوسرا گال بھی اس کی طرف پھیر دو۔ اگر کوئی شخص تم سے قمیص مانگے تو اسے چوغہ بھی اتار دو۔ اگر کوئی شخص تمہیں ایک کوس بیگار میں لے جانا چاہے تو تم دو کوس چلے جاؤ۔ (متی باب 5 آیت 39 تا 42) بین الاقوامی مشکلات کا کوئی حل نہیں کہلا سکتا۔ اور نہ عیسائیت اور یہودیت صرف اس تعلیم پر عمل کرکے کبھی دنیا میں امن قائم کرنے میں کامیاب ہوئی ہے۔ بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ اس تعلیم پر عمل امن نہیں بلکہ بدامنی پیدا کرنے کا موجب ہے۔ اگر کوئی شخص ایک کوس پر اپنے گھر کا سامان لے جانا چاہتا ہے اور ایک مزدور کو وہ زبردستی پکڑ لیتا ہے تو مسیحیت کہتی ہے کہ اے مزدور پکڑا جا اور مقابلہ نہ کر۔ مگر جب اس کا گھر آجائے تو وہاں ٹھہر نہیں بلکہ ایک کوس اور آگے چلا جا۔ اب بتاؤ اس تعلیم پر عمل کرکے کس کو امن ملا۔ دوسرے شخص کو خود اسباب اٹھا کر واپس لانا پڑے گا اور مزدور کو ایک کوس زائد بوجھ اٹھانا پڑے گا۔ گویا دونوں کو بدامنی ملی۔ امن نہ ملا۔

امن صرف اسی تعلیم پر عمل کرکے قائم ہوسکتا ہے جو اسلام نے پیش کی ہے۔ کیونکہ اسلام ایک ایسی کتابِ مُبین پیش کرتا ہے جو اپنے تمام احکام پر بالتفصیل روشنی ڈالنے والی ہے اور جس کا مقابلہ نہ تورات کرسکتی ہے۔ نہ انجیل کرسکتی ہے۔ نہ ژندواوستا کرسکتے ہیں اور نہ دنیا کی کوئی اور کتاب یا صحیفہ کرسکتا ہے۔"

(ماخوذ از تفسیر کبیر۔ زیر سورۃ الشعراء)

❁ حضرت مصلح موعودؓ سورۃ العنکبوت آیت 68 (اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ۔ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَكْفُرُوْنَ (ترجمہ) کیا انہیں معلوم نہیں کہ ہم نے حرم (یعنی مکہ) کو امن کی جگہ بنا دیا ہے۔ اور ان لوگوں کے اردگرد سے (یعنی مکہ کے باہر سے) لوگ اُچک لئے جاتے ہیں تو کیا وہ جھوٹ پر تو ایمان لاتے ہیں اور اللہ (تعالیٰ) کی نعمت کا انکار کرتے ہیں؟) کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"......فرماتا ہے کہ کیا یہ لوگ نہیں دیکھتے کہ عرب میں چاروں طرف لُوٹ کھسوٹ اور قتل وغارت کا بازار گرم رہتا ہے۔ اور کسی کی جان اور عزت و آبرو محفوظ نہیں سمجھی جاتی۔ لیکن مکہ والوں کو حدود حرم میں رہنے کی وجہ سے اتنا بڑا امن حاصل ہے کہ کوئی ان پر انگلی تک نہیں اٹھا سکتا۔ یہ عظیم الشان انعام آخر مکّہ والوں کو کیوں حاصل ہوا؟ کیا اس میں ان کی کسی ذاتی قابلیت کا دخل ہے۔ یا اس کے پیچھے صرف وہ دعائے ابراہیمی کام کررہی ہے جو بیت اللہ کی بنیادیں اٹھاتے وقت انہوں نے کی اور اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ رنگ میں التجا کی کہ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرَاتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ۔ (سورۃ البقرۃ آیت 127) یعنی اے میرے رب! اس جگہ کو ایک پُرامن شہر بنا دے اور اس کے باشندوں میں سے جو بھی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لائیں انہیں ہر قسم کے پھل عطا فرما۔ پھر جبکہ دعائے ابراہیمی کی وجہ سے ہی انہیں امن میسر آیا اور دعائے ابراہیمؑ کی وجہ سے ہی انہیں رزق ملا اور دعائے ابراہیمؑ کی وجہ سے ہی انہیں عزت اور شہرت نصیب ہوئی تو انہیں سوچنا چاہئے کہ ابراہیمؑ نے بیت اللہ کی تعمیر کیا اس لئے کی تھی کہ یہاں خدائے واحد کی بجائے تین سوساٹھ بت رکھ دیئے جائیں اور انسان اپنی جبینِ نیاز ربّ العالمین کی بجائے پتھر کے بے جان بتوں کے آگے جھکا دے یا اس لئے کی تھی کہ خدا تعالیٰ نے ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ کو حکم دیا تھا کہ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ۔ (سورۃ البقرۃ آیت 126 ع 15) یعنی میرے اس گھر کو طواف کرنے والوں، اعتکاف بیٹھنے والوں اور رکوع وسجود کرنے والوں کے لئے ہمیشہ پاک و صاف رکھو۔ جب اس گھر کی تعمیر ہی خدائے واحد کی عبادت کا ایک مرکز بنانے کے لئے کی گئی تھی اور جبکہ انہی دعاؤں اور کعبہ کے متولّی ہونے کی وجہ سے مکّہ والوں کو تمام عرب میں ایک نمایاں امتیاز حاصل ہوا تو یہ کتنی شرم کی بات ہے کہ باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ کا اتنا عظیم الشان نشان ان کی آنکھوں کے سامنے رہتا ہے اور بیت اللہ کی ایک ایک اینٹ انہیں خدائے واحد کی عبادت کی طرف متوجہ کررہی ہے پھر بھی ان کی خطا کار پیشانی ہمیشہ باطل کے سامنے جھکتی ہے اور وہ اپنے عمل سے احسان ناشناسی کا بدترین مظاہرہ کرتے رہتے ہیں۔ یہ معنے تو صرف مکّہ والوں کی مناسبت کے لحاظ سے کئے گئے ہیں۔

بیت اللہ جو توحید کا مرکز ہے امنِ عالَم کے قیام کا ایک زبردست ذریعہ ہے

لیکن ایک دوسرے نقطۂ نگاہ سے اس آیت کو دیکھا جائے تو اللہ تعالیٰ نے اس میں بیت اللہ کو جو توحید کا مرکز ہے امنِ عالَم کے قیام کا ایک زبردست ذریعہ قرار دیا ہے اور بتایا ہے کہ دنیا کو حقیقی امن صرف اسی صورت میں میسر آسکتا ہے جب وہ توحید کے اس مرکز سے تعلق رکھے۔

حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں اس وقت اتنے مذاہب پائے جاتے ہیں اور ان مذاہب کی تعلیمیں آپس میں اس قدر مختلف ہیں اور ان مختلف مذاہب کے پیرو اپنے خیالات میں اتنا اختلاف رکھتے ہیں کہ بظاہر دنیا میں یکجہتی اور اتحاد پیدا ہونا ناممکن دکھائی دیتا ہے۔ صرف ایک ہی نقطہ مرکزی ہے جس پر تمام مذاہب کا اتحاد ہوسکتا ہے اور وہ توحید باری تعالیٰ کا نقطہ ہے۔ جس طرح بھائی بھائی کا آپس میں اختلاف ہوسکتا ہے لیکن ماں باپ پر سب کا اتحاد ہوجاتا ہے۔ اسی طرح مذاہب کا آپس میں ہزار اختلاف سہی توحید باری تعالیٰ ایک ایسا عقیدہ ہے جس سے دنیا کا کوئی مذہب اختلاف نہیں کرسکتا اور یہی حقیقی مواخات پیدا کرنے کا ایک زبردست ذریعہ ہے۔ جب تک دنیا یہ نہ سمجھے کہ زید اور بکر اور عمر اور خالد سب میرے ربّ کی مخلوق ہیں اور انہیں بھی اسی نے پیدا کیا ہے جس نے مجھے پیدا کیا ہے اس وقت تک ایک دوسرے کی تحقیر اور عناد کا جذبہ دلوں سے مٹ نہیں سکتا۔ اسلام نے امن عالم کے قیام کے لئے سب سے پہلے اسی نقطۂ مرکزی کو لیا۔ اور توحید باری تعالیٰ کو دنیا میں قائم کیا اور انسانی قلوب میں یہ امر راسخ کیا کہ اسلام کا خدا رب العالمین ہے۔ یعنی وہ اسی طرح مسلمانوں کا خدا ہے جس طرح ہندوؤں اور عیسائیوں اور یہودیوں اور زرتشتیوں وغیرہ کا خدا ہے۔ جب ایک عیسائی اور یہودی بھی ہمارے خدا کا ویسا ہی بندہ ہے جیسے ایک مسلمان تو ایک سچے مسلمان کے دل میں کسی ہندو یا عیسائی یا یہودی یا زرتشتی کا بغض کبھی پیدا نہیں ہوسکتا بلکہ وہ ان سب کو اپنا بھائی تصور کرے گا اور اس کی محبت کا ہاتھ ان سب کی طرف اسی شوق کے ساتھ بڑھے گا جس شوق کے ساتھ ایک مسلمان کی طرف بڑھتا ہے۔

پس اسلام نے امن عالم کے قیام کے لئے توحید کا سبق پیش کیا اور پھر اس سبق کو ہمیشہ کے لئے ذہنوں میں راسخ کرنے کے لئے اس نے مسلمانوں کو بیت اللہ کے ساتھ وابستہ کردیا۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ (سورۃ آل عمران آیت 97) یعنی سب سے پہلا گھر جو تمام دنیا کے فائدہ کے لئے بنایا گیا تھا وہ ہے جو مکّہ میں ہے۔ اب ظاہر ہے کہ ایسا گھر جو تمام دنیا کے اتحاد کا نقطۂ مرکزی تھا اسے وہ مذاہب نہیں بناسکتے تھے جن کی نگاہ کبھی قومی حدبندیوں سے آگے نہیں گئی۔

ایسا گھر صرف خدا تعالیٰ کے الہام اور اسی کے منشاء کے مطابق تعمیر ہوسکتا تھا۔ سو خدا نے تمام دنیا کو ایک نقطۂ مرکزی پر جمع کرنے کے لئے خانہ کعبہ کی بنیاد رکھی اور زمانہ ابراہیمؑ میں اس عمارت کی تجدید ہوئی اور دنیا کے سامنے پہلی دفعہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ اعلان کیا کہ یہ گھر اس لئے بنایا گیا ہے کہ یہاں لوگ آئیں۔ اس مقدس گھر کا طواف کریں۔ اس میں عبادت اور ذکر الٰہی کریں اور دین کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے اس احسان کی طرف زیر تفسیر آیت میں توجہ دلاتا ہے اور فرماتا ہے کہ کیا یہ لوگ غور نہیں کرتے کہ ہم نے بیت اللہ کے ذریعے امن عالم کے قیام کی کتنی زبردست تدبیر کی ہے اور کس طرح ہم نے عربی اور غیر عربی مشرقی اور مغربی۔ گورے اور کالے۔ سرخ اور زرد سب کو ایک مرکز پر جمع کردیا ہے اور پھر اس گھر سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو ایسی پُرامن تعلیم عطا فرمائی ہے جس پر عمل کرنے والے کا نہ اپنا امن برباد ہوتا ہے نہ اس کے ساتھ تعلق رکھنے والوں کا امن برباد ہوتا ہے۔ بلکہ اسلامی تعلیم کے ماتحت بیت اللہ سے سچا تعلق رکھنے والا وہی سمجھا جاسکتا ہے جس کے ہاتھ اور جس کی زبان کے شر سے دنیا کا ہر شخص محفوظ ہو۔ گویا بیت اللہ کے ذریعہ نہ صرف ایک مدرسۂ امن کھول دیا گیا ہے بلکہ جو لوگ اس مدرسہ میں تعلیم پاتے ہیں وہ بھی دنیا میں امن کے علمبردار بن جاتے ہیں۔ وہ جھوٹ نہیں بولتے۔ وہ بدظنی نہیں کرتے۔ وہ ظلم نہیں کرتے۔ وہ بے جا غضب سے کام نہیں لیتے۔ وہ لالچ میں مبتلا نہیں ہوتے۔ اور یہی چیزیں دنیا کا امن برباد کرنے والی ہوتی ہیں۔ پھر خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا ایک تعلق قائم ہوجانے کی وجہ سے انہیں اطمینان قلب حاصل ہوجاتا ہے۔ جبکہ باقی دنیا لالچ اور حرص کی آگ میں جل رہی ہوتی ہے۔ اور لوگوں کو نہ اپنے قلوب میں اطمینان نظر آتا ہے۔ اور نہ ان کے ساتھ تعلق رکھنے والے اپنے آپ کو مطمئن پاتے ہیں۔ اسی امر کی طرف وَيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ میں اشارہ کیا گیا ہے کہ کعبۃ اللہ سے تعلق رکھنے والوں نے تو خدائے واحد کی تعلیم پر عمل کرکے ہمیشہ کا امن حاصل کرلیا۔ لیکن ان کے اردگرد جو اقوام بس رہی ہیں وہ اسلامی تعلیم کو قبول نہ کرنے کی وجہ سے بدامنی کا شکار ہورہی ہیں۔ ان میں لڑائیاں بھی ہوتی ہیں۔ ان میں جھگڑے اور فسادات بھی ہوتے ہیں۔ ان کے مال و اسباب بھی لُوٹے جاتے ہیں۔ غرض امن صرف انہی لوگوں کو میسر ہے جو خدائے واحد پر ایمان لاکر بیت اللہ کے ساتھ سچا تعلق رکھتے ہیں۔ باقی سب دنیا میں بدامنی ہی بدامنی پائی جاتی ہے اور ہر دل بے چینی اور اضطراب کا شکار ہے۔ اللہ تعالیٰ اس نمایاں امتیاز کو پیش کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ جب بیت اللہ کے ذریعے دنیا میں اتنا بڑا انقلاب پیدا ہوچکا ہے تو کیا اس کے بعد بھی انہیں اپنی باطل سکیموں کی کامیابی پر یقین ہے اور وہ خدا تعالیٰ کے اس عظیم الشان انعام کی ناقدری کرتے ہیں جو خدا تعالیٰ نے ان کی بے چینی اور خلش کو دُور کرنے کے لئے خود آسمان سے نازل فرمایا ہے۔ اگر وہ عالمگیر امن قائم کرنے کے خواہشمند ہیں تو اس کا طریق یہی ہے کہ وہ خدائے واحد پر ایمان لاکر بیت اللہ سے تعلق رکھنے والے گروہ میں شامل ہوجائیں۔ کیونکہ سچا امن کبھی بھی روحانیت کے درست ہوئے بغیر دنیا میں قائم نہیں ہوسکتا۔

امن کے استحکام کے لئے محض ہتھیار یا قانون یا عقل کافی نہیں۔ ان کے ساتھ روحانیت کا ہونا ضروری ہے

دنیا کوشش کررہی ہے کہ ہتھیاروں کے ساتھ صلح کو قائم رکھے۔ قانون کے ساتھ صلح کو قائم رکھے۔ یا عقل کے ساتھ صلح کو قائم رکھے۔ لیکن یہ تینوں چیزیں ناقص ہیں گو اپنے اپنے دائرہ میں ضروری بھی ہیں۔ یہ تینوں چیزیں جب تک روحانیت کے ساتھ نہ ملیں اس وقت تک امن قائم نہیں ہوسکتا۔ ہتھیاروں کے ساتھ اس لئے امن قائم نہیں ہوسکتا کہ ہتھیاروں کی دوڑ شروع ہوجاتی ہے اور پھر یہ عادت ایسی پڑ جاتی ہے کہ صلح کے بعد بھی صلح کرانے والی قومیں ہتھیار جمع کرتی چلی جاتی ہیں۔ جس طرح ایک مالدار بھرے ہوئے بٹوے کے بغیر سفر نہیں کرسکتا حالانکہ غریب آدمی چند پیسوں کے ساتھ سفر پر نکل کھڑا ہوتا ہے۔ اسی طرح ہتھیار جمع کرنے والی قومیں ہتھیاروں کی ضرورت ختم ہونے کے بعد بھی ہتھیار جمع کرتی چلی جاتی ہیں کیونکہ اپنے ہمسایہ سے ڈرنے کی عادت انہیں پڑ جاتی ہے اور کافی ہتھیاروں کے بغیر ان کے دل اطمینان نہیں پاتے۔ **قانون اس لئے امن قائم نہیں کرسکتا کہ قانون ظاہر پر حکومت کرتا ہے باطن پر نہیں۔ اور عقل اس لئے امن قائم نہیں کرسکتی کہ عقل اخلاق کے تابع نہیں ہوتی۔** وہ یہ دیکھتی ہے کہ بعض ظاہری فائدے باطنی نقصان کا موجب ہوتے ہیں اور قریب کی دوستی بعید کو خراب کردیتی ہے۔ لیکن **روحانیت ایک ایسی چیز ہے جو انسان کو دائمی طور پر نیکی کی طرف مائل رکھتی ہے۔** کیونکہ روحانیت نام ہے جذبات کے اخلاقی رنگ میں ڈھل جانے کا۔ اور جب جذبات اخلاقی رنگ میں ڈھل جائیں تو لازماً عقل بھی ان کے ساتھ ہوتی ہے اور ایک ایسا دوام پیدا ہوجاتا ہے جس کو کوئی لالچ یا کوئی حرص یا کوئی خوف اپنے مقام سے ہلا نہیں سکتا"۔

(ماخوذ از تفسیر کبیر۔ زیر سورۃ العنکبوت)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

....

سمبڑیال کے چند اصحاب احمدؑ

سمبڑیال ایک چھوٹا سا شہر ہے جو اُسی راستہ پر واقع ہے جس کے ذریعہ حضرت اقدس مسیح موعودعلیہ السلام سیالکوٹ تشریف لے جایا کرتے تھے۔ روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 27/اپریل 2012ء میں مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب کے قلم سے ایک مضمون شامل اشاعت ہے جس میں سمبڑیال (ضلع سیالکوٹ) سے تعلق رکھنے والے چند اصحابِ حضرت مسیح موعودؑ کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔

حضرت بابو الٰہی بخش صاحبؓ

حضرت بابو الٰہی بخش صاحبؓ ولد فضل دین صاحب سمبڑیال ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے تھے اور ریلوے میں ملازم تھے، آپ کے سن بیعت کا قطعی علم نہیں۔ محترم حاجی بابو محمد اسماعیل صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر (بیعت 1908ء – وفات 16 اکتوبر 1966ء مدفون بہشتی مقبرہ ربوہ) آپ ہی کے ذریعہ وابستہ احمدیت ہوئے، وہ بیان کرتے ہیں کہ 1900ء سے میرا تعارف بسلسلہ ریلوے ملازمت بابو الٰہی بخش صاحب مرحوم سے ہوا، بٹھنڈہ ہمارے دفتر کا ہیڈ کوارٹر تھا، وہ احمدی ہونے کے بعد وقتاً فوقتاً مجھے تبلیغ کرتے رہتے تھے اور میرے نام رسالہ ریویو آف ریلیجنز اردو بھی جاری کروایا تھا۔ بھائی الٰہی بخش مرحوم کا نمونہ میرے لیے بڑا دلرُبا تھا۔ آخر میں نے آں مرحوم سے وعدہ کرلیا کہ میں حضرت صاحب کو سچا تسلیم کرتا ہوں لیکن میں بیعت تو حضور کے ہاتھ پر ہی کروں گا (تحریری طور پر بیعت میرے واسطے ایک اجنبی سا معاملہ تھا) کاش میں ان کی بات کو مان لیتا....

حضرت بابو الٰہی بخش صاحبؓ نیک طبیعت شخصیت کے مالک تھے۔ 1906ء میں جب نظام وصیت کا آغاز ہوا تو آپ اوّل طور پر اس کے شاملین میں سے ہوئے۔ آپ کا وصیت نمبر 81 تھا۔ آپ جماعت احمدیہ سمبڑیال کے پریذیڈنٹ بھی رہے۔ وہاں کے سیکرٹری جماعت حضرت ملک سراج الدین صاحب نے اپنی ایک رپورٹ میں آپؓ کے حوالہ سے لکھا:

’’انجمن احمدیہ سمبڑیال کے پریذیڈنٹ بابو الٰہی بخش صاحب سٹیشن ماسٹر ہیں جو آج کل ارولی ریاست بہاولپور میں ملازم ہیں۔ آپ نہایت مخلص و متقی ہیں....‘‘

اپریل 1915ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی اجازت سے ایک انجمن ’’مُعین الیتامیٰ‘‘ قائم ہوئی جس کے سیکرٹری مکرم حسن محمد خان صاحب مقرر ہوئے، حضرت بابو صاحبؓ بھی اس انجمن کے مخلص ممبر تھے۔

20 جولائی 1913ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے آپ کے بیٹے کی بسم اللہ کرائی اور تین مرتبہ سورۃ فاتحہ کہلوائی۔ بعدازاں جماعت کے ساتھ دعا کروائی۔

آپؓ کے والد محترم فضل دین صاحب نے 1910ء میں وفات پائی۔ جبکہ آپؓ نے 9/اکتوبر 1917ء کو بعمر تقریباً 38 سال وفات پائی۔ چونکہ موصی تھے لہٰذا جنازہ قادیان لے جایا گیا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ حضرت مصلح موعودؓ ان دنوں شملہ سفر پر تھے حضور نے وہاں ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

حضرت بابو صاحبؓ کی اہلیہ محترمہ زینب بی بی صاحبہ نے 13 جنوری 1951ء کو حیدرآباد سندھ میں اپنے بیٹے کے ہاں وفات پائی۔ موصیہ تھیں۔ حیدرآباد میں ہی دفن ہوئیں یادگاری کتبہ بہشتی مقبرہ ربوہ میں لگا ہوا ہے۔

آپ کی اولاد میں دو بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔ ایک بیٹی محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ (اہلیہ حضرت صوفی غلام محمد صاحب سابق ناظر مال خرچ و ناظر اعلیٰ ثانی) تھیں۔

حضرت ملک حسن محمد صاحبؓ

حضرت ملک حسن محمد صاحبؓ ولد امیر بخش صاحب نے جنوری 1904ء میں بذریعہ خط قبولِ احمدیت کا شرف اُس وقت حاصل کیا جب آپ بسلسلہ تجارت دکن کے ضلع شہلاپور میں مقیم تھے۔ پھر مئی 1904ء قادیان حاضر ہوکر دستی بیعت کی سعادت پائی۔

آپؓ کی چند چشم دید روایات یہ ہیں:

☆ حضورؑ ایک دن سیر کو تشریف لے گئے۔ کسی نے عرض کی کہ ایک صاحب قرآن کریم کے حافظ آئے ہیں اور قرآن اچھا پڑھتے ہیں۔ حضورؑ گھاس پر بیٹھ گئے اور حافظ جی نے قرآن پڑھنا شروع کیا۔ اُس وقت حضور کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔

☆ ایک روز بعد نماز فجر حضورؑ نے خدام سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ رات کو سارنگیاں طنبورے کہاں بجتے رہے؟ کسی نے عرض کیا حضور! مرزا نظام الدین صاحب نے کنچنی کو بلایا ہے اور بیس روپے رات کا وعدہ کیا ہے۔ رات بھر مرزا نظام الدین کے ہاں ناچ ہوتا رہا ہے۔ حضور پُرنور نے لمبی آہ بھر کر فرمایا: اللہ! یہ کس قدر نمک حلال ہے بیس روپے کے عوض میں ساری رات ناچتی گاتی رہی اور جاگی ہے ہم اپنے حقیقی خالق و مالک کے لیے ایک دو گھنٹے بھی نہیں جاگ سکتے جس نے ہمیں بے شمار نعمتوں سے متمتع فرمایا ہوا ہے۔ اور ان فقروں کو دو تین دفعہ دہرایا۔

☆ 4/اپریل 1905ء کے زلزلہ کے بعد جب حضورؑ باغ میں ایک کچے مکان میں رونق افروز تھے۔ جمعہ کا دن تھا۔ جمعہ بھی باغ میں پڑھتے تھے۔ حضورؑ تشریف لائے اور فرمایا گھر میں یعنی حضرت امّاں جانؓ بوجہ تپ شدید کے سخت بیمار تھیں۔ مَیں نے دعا کی تو الہام ہوا: اِنَّ مَعِیَ رَبِّی سَیَھْدِین۔ بعد کسی نے زور سے آواز دی تپ ٹوٹ گیا۔ جس وقت سے یہ الہام ہوا ہے گھر میں صحت کے آثار بسرعت نمودار ہورہے ہیں۔ بخار تو بالکل اُتر گیا ہے اور دردِ سر بھی جو بشدّت تھا، غائب ہوگیا ہے۔

☆ ستمبر یا اکتوبر 1906ء میں خاکسار اور مکرمی ملک سراج الدین صاحب حضرت اقدسؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ایک رات قادیان میں ٹھہرے۔ جمعہ یا ظہر کی نماز کے بعد ہم دونوں نے دروازہ پر حاضر ہوکر اجازت طلب کی۔ حضورؑ ترکی ٹوپی سر پر زیب فرمائے دروازہ پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا ٹھہرو جلدی کیوں کرتے ہو؟ مکرمی سراج دین نے عرض کی کہ حضور! آٹھ ملازم لاہور میں بٹھا کر شرفِ زیارت کے لیے حاضر ہوئے ہیں وہ ہمارا انتظار کررہے ہوں گے اور ہم بسلسلہ تجارت بمبئی جارہے ہیں۔ حضورؑ نے فرمایا اچھا عصر کی نماز پڑھ کر جائیں۔ پھر مرحوم نے عرض کی کہ حضور! پھر گاڑی نہیں ملے گی۔ حضورؑ نے پھر اپنے خدام کو رخصت کردیا۔

حضورؑ سے اصرار کرکے اجازت تو ہم نے لے لی مگر اُس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جب ہم بٹالہ پہنچے تو گاڑی رخصت ہوچکی تھی۔ رات بٹالہ ہی میں بسر کرنی پڑی۔ صبح ہم دونوں احمدی بھائیوں میں لڑائی شروع ہوگئی اور بمبئی تک وہ سلسلہ لڑائی شروع رہا۔ میرے دل نے محسوس کیا کہ یہ سب کچھ حضورؑ کے ارشاد پر اصرار کی وجہ ہے۔ مَیں نے حضورؑ کی خدمت میں لگاتار معافی کے خطوط ارسال کرنے شروع کئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ سارا سال محنت کی لیکن کمایا ایک پیسہ بھی نہیں۔ لیکن اخی المکرم ملک سراج الدین متواتر دو سال سفر میں ہی رہے۔ آخر دو سال کے بعد بہت سا نقصان اٹھا کر واپس گھر آئے۔ واقعہ تو بہت لمبا ہے مگر میں نے اختصار کے ساتھ لکھ دیا ہے تا دوست اس سے عبرت اور فائدہ حاصل کریں۔

☆ غالباً 1906ء یا 1907ء کا واقعہ ہے خاکسار قادیان آیا معلوم ہوا کہ حضور کے سرمبارک میں کوئی کیل یا کھونٹی اُٹھتے وقت لگ گئی ہے اور بہت سا خون نکلا ہے جس کی وجہ سے تکلیف ہے اور باہر تشریف نہیں لاتے۔ ہم چند خدام اکٹھے ہوگئے اور حضور پُرنور کی خدمت میں زیارت کی درخواست پیش کی، حضور نے ازراہ شفقت ہمیں اندر آنے کی اجازت بخشی۔ ہم سب سات آٹھ مہمان تھے، اندر داخل ہوئے۔ حضورؑ ایک بڑے پلنگ پر مسند نشین تھے۔ اپنے خدام کو دیکھ کر اُٹھ کھڑے ہوئے۔ مصافحہ کا شرف بخشا۔ پھر حضورؑ ایک چھوٹی چارپائی پر بیٹھ گئے اور اپنے خدام کو اُس بڑے پلنگ پر بیٹھنے کا حکم فرمایا۔ پھر سلسلۂ کلام حضورؑ کے اس زخم پر شروع ہوا۔ حضورؑ نے فرمایا: ممکن ہے اللہ تعالیٰ کے علم میں خون کا نکلنا ہی مفید ہو شاید اسی وجہ سے فصد ہوگیا ہے۔

آپؓ 1938ء سے پہلے ہجرت کرکے قادیان چلے آئے اور تقسیم ملک کے بعد پاکستان آگئے۔ آپؓ نے 16/اپریل 1959ء کو کراچی میں وفات پائی۔ جنازہ ربوہ لایا گیا اور بہشتی مقبرہ قطعہ صحابہ میں تدفین ہوئی۔ آپ کے تین بیٹے تھے جن میں سے ایک مکرم ملک محمد عبداللہ صاحب تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں لیکچرار رہے ہیں۔

حضرت ملک سراج الدین صاحبؓ

حضرت ملک سراج الدین صاحبؓ قوم ککےزئی تجارت سے وابستہ تھے۔ حضرت ملک حسن محمد صاحبؓ کی مذکورہ بالا روایت میں آپؓ کا ذکر ملتا ہے۔ بعدازاں ایک مرتبہ آپ نے ٹانڈہ بروڑ ریاست اندور سے ایک عریضہ اخبار میں چھپوایا جس میں اپنے والدین کو نورِ ہدایت کے عطا ہونے کے لئے بھی درخواستِ دعا کی۔ آپؓ نے 1917ء کے اواخر میں وفات پائی۔

(نوٹ: سمبڑیال میں ہی مکرم مولوی سراج الدین صاحب نامی ایک اَور بزرگ شخصیت بھی گزری ہیں جو کہ نہایت مخلص اور فدائی احمدی تھے لیکن وہ حضرت اقدس مسیح موعودعلیہ السلام کے اصحاب میں شامل نہیں تھے۔ انہوں نے خلافت اولیٰ میں بیعت کی توفیق پائی تھی اور یکم دسمبر 1964ء کو وفات پاکر بہشتی مقبرہ ربوہ میں جگہ پائی۔)

حضرت ملک اللہ رکھا صاحبؓ

حضرت ملک اللہ رکھا صاحبؓ کے حالات زندگی بھی معلوم نہیں ہیں۔ صرف اعلانِ وفات اخبار الفضل میں شائع ہوا ہے کہ: ’’ملک اللہ رکھا صاحب سمبڑیال جو مخلص صحابی تھے 19/اکتوبر کو وفات پاگئے۔‘‘

آپ کے ایک بیٹے حضرت ملک امام الدین صاحبؓ کا ذکرخیر ذیل میں کیا جاتا ہے:

حضرت ملک امام الدین صاحبؓ

حضرت ملک امام الدین صاحب 1890ء میں پیدا ہوئے۔ پندرہ سال کی عمر میں بیعت حضرت اقدسؑ کی توفیق پائی۔ 4/نومبر 1969ء کو وفات پاکر بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔ آپ کی وفات پر آپ کے بھتیجے محترم ملک سعید احمد صاحب ولد ملک محمد شفیع صاحب نے لکھا:

میرے محترم تایا صاحب مرحوم نہایت ملنسار، نیک اور پرہیزگار تھے۔ ان کی زندگی کے بعض واقعات بہت ہی سبق آموز ہیں قیام پاکستان کے فوراً بعد آپ پنجاب تشریف لے آئے مگر آپ کو علم نہیں تھا کہ ایسے حالات درپیش ہوں گے کہ بعد میں سفر پر پابندی عائد ہوجائے گی۔ یہاں آکر آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سے ملاقات کی اور حضورؓ کی ہدایات پر عمل کے نتیجے میں آپ کی تمام جائیداد اور سرمایہ محفوظ رہا اور آپ بخیریت ہندوستان سے مستقل طور پر پاکستان ہجرت کرآئے۔ لاہور آکر آپؓ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سے ملاقات کی اور عرض کیا کہ حضور دعا فرمائیں، اللہ تعالیٰ کاروبار میں مدد فرمائے مَیں ایک سال کی آمدنی خرچہ نکال کر تحریک جدید کو دوں گا۔

اللہ تعالیٰ نے آپؓ کو اُس سال بیس ہزار روپیہ نفع دیا۔ دس ہزار روپیہ اپنے خرچ کے لئے اور دس ہزار روپیہ تحریک جدید کا اپنی جیب میں ڈال کر آپ کراچی سے سمبڑیال جارہے تھے کہ راستہ میں دس ہزار روپیہ چوری ہوگیا تو باقی دس ہزار روپیہ آپؓ نے تحریک جدید کا ادا کیا اور حضورؓ سے چوری کا واقعہ بیان کیا۔ حضورؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اَور دے گا، گھبرانا نہیں چاہئے بلکہ خدا تعالیٰ کا شاکر رہنا چاہئے۔

جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے تحریک جدید کا آغاز فرمایا تو آپؓ نے تین سال کے لئے ساٹھ روپے کا وعدہ لکھوایا۔ پھر ساٹھ روپے یک مشت ادا کردیئے۔

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 20/اپریل 2012ء میں مکرم مبارک صدیقی صاحب کی ایک غزل شائع ہوئی ہے۔ اس نظم میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

مانا کہ وہ بھی آج تک مانا تو ہے نہیں
ہم نے بھی اُس کے شہر سے جانا تو ہے نہیں

کچھ لوگ تیرے شہر کے خنجر بدست ہیں
کچھ ہم نے بازِ عشق سے آنا تو ہے نہیں

کہتے ہیں لوگ اُن سے کہو جا کے حالِ دل
اب ہم نے اپنی جان سے جانا تو ہے نہیں

جرمِ وفا پہ لائے ہیں مقتل میں وہ ہمیں
اب اُن کے پاس اَور بہانہ تو ہے نہیں

ملتے ہیں جس خلوص سے ہم ہر کسی کے ساتھ
ویسے یہ اس طرح کا زمانہ تو ہے نہیں

کچھ اس لئے بھی آج تک روٹھے نہیں ہیں ہم
آ کے ہمیں کسی نے منانا تو ہے نہیں

اگلے سال آپؓ کو مرکز نے لکھا کہ آپؓ کے نام ساٹھ روپے ہر سال کا وعدہ ہے۔ اُس سال آپ کو کاروبار میں بہت نفع ہوا تھا چنانچہ آپؓ نے کہا کہ مَیں ایک ہزار روپیہ دیتا ہوں۔

آپؓ چندہ کی ادائیگی میں بہت چوکس رہتے تھے۔ ہر تحریک میں سب سے پہلے اور بڑھ چڑھ کر حصّہ لیتے تھے اور دوسروں کو بھی چندہ کی ادائیگی کی تلقین کرتے رہتے تھے۔ الفضل باقاعدگی سے پڑھتے تا کہ مرکز کے حالات سے باخبر رہیں۔ بہت مہمان نواز تھے۔ مرکزی نمائندوں کی خدمت کرنا اپنا فرض خیال کرتے۔ عرصہ تک سمبڑیال کی جماعت میں سیکرٹری اصلاح و ارشاد کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

حضرت ملک نبی بخش صاحبؓ

حضرت ملک نبی بخش صاحبؓ کے حالات زندگی معلوم نہیں ہوسکے۔ 13 جون 1943ء کو آپؓ نے وفات پائی۔

حضرت ڈاکٹر سید ولایت شاہ صاحبؓ

حضرت ڈاکٹر سید ولایت شاہ صاحبؓ ولد پیر حسین شاہ صاحب ساکن میراں پنڈی (سمبڑیال) 1882ء میں پیدا ہوئے۔ 1897ء میں آپ امریکن مشن ہائی سکول سیالکوٹ کی پانچویں جماعت میں پڑھتے تھے۔ اُن دنوں حضرت مسیح موعودؑ کے دعاوی کی نسبت منفی پراپیگنڈہ سُنا اس لئے توجہ بھی نہ دی۔ لیکن کچھ عرصہ کے بعد شہر میں طاعون کی وبا پھوٹ پڑی اور کثرت سے لوگ مرنے لگے تو آپ کو خیال آیا کہ اگر مَیں بھی اس بیماری سے مر گیا تو خداتعالیٰ کی بارگاہ میں کون سے نیک اعمال پیش کروں گا۔ غور کرنے سے معلوم ہوا کہ چھوٹی عمر میں پڑھا ہوا قرآن کریم بسبب تلاوت نہ جاری رکھنے کے بھول چکا تھا۔ اس خیال سے اتنی ندامت محسوس ہوئی کہ دل میں مصمّم ارادہ کرلیا کہ قرآن شریف کو ازسرِنَو ضرور پڑھوں گا۔ پھر سوچا کہ اگر کہیں کلام اللہ کا درس دیا جاتا ہو تو وہاں صحیح قرآت کے علاوہ ترجمہ بھی سیکھ جاؤں۔ اِدھر اُدھر سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ سوائے احمدیہ مسجد کے اَور کہیں درس نہیں ہوتا۔ آپ نے دل میں کہا کہ قرآن کریم سن لیا کروں گا لیکن ان کے عقائد اور تعلیم کے بارہ میں بالکل توجہ نہیں دوں گا۔

اُن دنوں آپ آغا قزلباش صاحب رئیس کے بھائیوں کو پڑھانے پر مامور تھے اور رہائش بھی اُن کی طرف سے مہیا کی گئی تھی۔ جب آپ درس القرآن سننے کے لئے احمدیہ مسجد جانے لگے تو آغا قزلباش صاحب نے روکا اور کہنے لگے کہ اگر تم وہاں گئے تو ضرور مرزائی ہوجاؤ گے۔ آپ نے اُن کو یقین دلایا کہ مَیں مرزائی بننے نہیں جارہا صرف قرآن شریف سننے جا رہا ہوں لیکن وہ نہ مانے۔ چنانچہ اُس وقت تو آپ رُک گئے لیکن اگلے دن موقعہ پا کر مسجد احمدیہ پہنچ گئے۔ حضرت میر حامد شاہ صاحبؓ اُن دنوں درس دیا کرتے تھے۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ مَیں بلاناغہ ہر روز درس میں حاضر ہوجاتا تھا اور حقائق و معارف سنتا رہتا تھا۔ جب کبھی حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ قادیان سے آکر درس دیتے تھے تو اُن کے رعب کی وجہ سے ہمارے غیر احمدی استاد بھی درس میں حاضر ہوجاتے تھے۔ گو مجھے خاص طور پر تبلیغ نہیں کی گئی لیکن درس کے دوران میں ہی میرے سب شکوک رفع ہوگئے اور آخر مَیں نے حضرت اقدسؑ کی خدمت میں بیعت کا خط لکھ دیا۔

پہلے آپ بلوچستان میں سکول ٹیچر تھے۔ 1906ء میں لاہور میڈیکل سکول میں داخل ہونے کے لئے آئے تو داخلہ ہوچکا تھا لیکن ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کی سفارش سے ڈاکٹر پیری نے ملٹری کلاس میں داخل کرلیا۔ کچھ ہی عرصہ گزرا کہ کالج کے طلباء نے ہڑتال کردی۔ آپ اور آپ کے فرسٹ ایئر کے ساتھیوں کو اگرچہ کوئی شکایت نہیں تھی لیکن دھمکا کر ان کا سکول جانا بھی بند کروا دیا گیا۔ جب ہڑتال طول پکڑ گئی تو آپ نے اور ایک دوسرے احمدی طالبعلم شیخ عبدالحکیم صاحب بسمل نے ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ اور ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب سے پوچھا کہ اب کیا کرنا چاہئے۔ پھر اُن کے مشورہ پر آپ رات کو قادیان روانہ ہوگئے اور حضورؑ کی خدمت میں حالات عرض کئے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میں ہڑتال کو بغاوت خیال کرتا ہوں۔ اگر تم لوگوں کو کچھ شکایات ہیں تو لکھ کر باادب پیش کرو۔ پھر فرمایا کہ اگر تم میرے مرید ہو تو واپس جاؤ اور سکول میں داخل ہوجاؤ۔

چنانچہ دونوں احمدی طلباء اگلے روز کالج کی پچھلی دیوار پھاند کر اندر داخل ہوئے اور اپنے نام پھر درج رجسٹر کرائے۔ چند دنوں کے بعد سارے طلباء داخل ہوگئے، لیکن ہڑتالیوں کے سرغنے اور مانیٹر سکول سے نکال دیئے گئے اور پڑھائی پھر شروع ہوگئی۔

1913ء میں آپؓ کینیا مشرقی افریقہ تشریف لے گئے اور وہاں پر سرکاری ملازمت سے بطور اسسٹنٹ سرجن ریٹائر ہوئے۔ جہاں بھی بسلسلہ ملازمت مقیم رہے وہاں تبلیغ بھی خوب کرتے رہے۔ پابند شریعت تھے۔ مالی قربانیوں میں بہت جذبہ دکھاتے۔ 1930ء میں نیروبی میں مسجد احمدیہ کی تعمیر میں 400 شلنگ ادا کئے۔ قادیان میں بھی آپؓ کی معقول جائیداد تھی جس کے عوض تقسیم ملک کے بعد کوئی claim نہیں کیا۔ چند سال قادیان میں گزار واپس کینیا چلے گئے اور پھر وہیں قیام کیا۔ بچوں کی دینی تعلیم وتربیت ذاتی توجہ اور کوشش سے کی اور اپنے لڑکوں کو بچپن میں ہی تعلیم وتربیت کے لئے قادیان بھجوادیا۔

حضرت ڈاکٹر صاحبؓ موصی تھے۔ 28 نومبر 1965ء کو تقریباً 83 سال کی عمر میں نیروبی (کینیا) میں ہی وفات پائی اور وہاں احمدیہ قبرستان میں دفن ہوئے۔

آپ اور آپ کی اہلیہ تحریک جدید کے پانچ ہزاری مجاہدین میں شامل تھے۔ آپ کے اُنیس سالہ چندے کی کل رقم -/8340 روپے اور اہلیہ کا چندہ -/1895 روپے تھا۔ آپ کی اہلیہ محترمہ امیر بیگم صاحبہ نے 27 مئی 1979ء کو انگلستان میں وفات پائی۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے پانچ بیٹوں اور دو بیٹیوں سے نوازا۔

حضرت نواب دین صاحبؓ (سابق منشی سنگھ)

ایک نواحمدی حضرت نواب دین صاحبؓ (سابق منشی سنگھ ولد سردار ودھاوا سنگھ راجپوت) کے دیگر حالات معلوم نہیں ہوسکے تاہم آپؓ کا حضرت مسیح موعودؑ کے نام ایک خط اخبار ''بدر'' میں شائع شدہ ہے۔ آپؓ لکھتے ہیں :

آداب و قدم بوسی کے بعد مدّعا خاطر و داستان سرگزشت پیش حضور ہے اور وہ یہ ہے کہ خاکسار سکول موضع سمبڑیال میں تعلیم پاتا تھا اور میں گرنتھ صاحب ہی پڑھتا تھا کیونکہ میں ہندو تھا اور راجگان جموں کی اولاد میں سے تھا۔ گرنتھ پڑھتے پڑھتے میرے دل میں کچھ شکوک توحید کے بارے میں پڑ گیا اور میں نہایت مجبور ہوا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں یہ ڈال دیا کہ اب قرآن شریف پڑھ! ۔ میں نے اپنے استاد سے جو سکول میں تعلیم دیتا تھا، مولوی تھا اس سے کہا کہ مجھ کو قرآن شریف سکھا دو۔ مولوی صاحب نے بباعث میرے والدین انکار کیا کیونکہ ایک طرف میرے والدین رہتے تھے اور دوسری طرف میرے نانکے اور تیسری طرف میرے سسرال۔ میں نے استاد سے بہت عجز و انکسار کیا تو آپ نے پوشیدہ رات کو قرآن شریف کی تعلیم دینی شروع کی۔ بفضلہٖ تعالیٰ رات رات ہی نو ماہ تک بندہ نے خوب غور سے قرآن شریف اور گرنتھ کا مقابلہ کیا تو قرآن شریف میرے دل کو سچا معلوم ہوا اور میرے دل میں اس کلام پاک کی سچائی گھس گئی، اب میرا دل یہی چاہتا ہے کہ بال بال سے صدا اس پاک کلام کی نکلتی رہے۔ بسوئے مطلب آمدم۔ جب بندہ نے خوب سچائی قرآن شریف کی معلوم کرلی اور جوش محبت قرآن شریف غالب ہوا تو بندہ اپنے والدین کے گھر گیا اور ان کو کہا کہ میں مسلمان ہونا چاہتا ہوں تو انہوں نے منع کیا اور کہا تم کو اسی واسطے علم پڑھایا گیا ہے کہ تُو اب اپنی ذات کو داغ لگاتا ہے اور ہم کو شرمسار کرتا ہے۔ بندہ نے کہا کہ میں ہرگز ہرگز اب نہیں رُک سکتا کیونکہ میں نے اسلام کو سچا دیکھا ہے اور تمہارا مذہب جھوٹا ہے۔ تو میرے باپ نے اور باپ کے بڑے بھائی نے ارادہ میرے قتل کا کیا اور مجھ کو صاف کہہ دیا کہ اگر تُو باز نہ آئے گا تو ضرور تم کو قتل کردیں گے۔ بندہ نے بباعث خوف قتل اور دوسرا شوق دینِ احمدی رات کو وہاں سے بسوئے لاہور گریز کیا۔ لاہور میں آتے بفضل خدا مشرف مسلمان ہوگیا۔ بندہ کو ازبس عشق وشوق اللہ کے ملنے کا ہے۔ بہت درویش فقیر، بیعت اپنی دینے کے ڈھونڈے مگر کوئی نہ ملا اب چندروز ہوئے ہوں گے بندہ کو دریافت کرنے کے بعد معلوم ہوا اور سوچا تو آپ کے ایک مرید محمد یٰسینؓ احمدی گنجوی کے نام مشہور تھے پایا، اور دل ان کے ہاتھ پر بیعت دینے کو تیار ہوگیا۔ جب عرض کی گئی تو آپؓ نے کہا آج بیعت لینے والا جہان پر سوائے مسیح موعود و مہدی معہود کے، جو قادیان شریف میں اللہ تعالیٰ نے بھیجے ہیں، کوئی نہیں۔ اور آپؑ کے تابعدار اور غلام اور مرید ہیں تم بھی وہاں حضورؑ کی بیعت میں داخل ہوجاؤ! سو ان کا یہ کلمہ میرے دل میں اثر کرگیا۔ اسی وقت یا دوسری صبح کو یہ درخواست حضور کی خدمت میں بھجوائی گئی۔ سو آپ اس خاکسار کو بیعت میں داخل فرما کر جماعت احمدیہ میں جگہ عنایت فرماویں اور دعا میرے واسطے اللہ تعالیٰ سے کریں تا مجھ سے اللہ تعالیٰ دینِ احمدی کے احکام بخوبی پورے کراوے اور استقامت نصیب کرے۔

نیز حضور عالی! بندہ طالب حق ہے اور کچھ طمع نہیں۔ آپؑ اللہ کے پیارے اور نبی ہیں۔ میرے واسطے سفارش بدرگاہ خداوند کریم کرکے اللہ تعالیٰ سے میرا سلوک کرا دیویں اور ملا دیویں... اب اللہ تعالیٰ نے میرے نصیب کو یاور کیا اور اسلام میں داخل کرکے آپ تک پہنچا دیا۔ میری طرف سے آپ کو آداب اور السلام علیکم قبول باد۔ اور جس شخص کے ذریعہ اس خاکسار نے آپ کو پہچانا ہے اس کے حق میں بھی آپ نیک دعا فرماویں...۔

حضرت ڈاکٹر سید میر حیدر صاحبؓ

حضرت ڈاکٹر سید میر حیدر صاحبؓ سیالکوٹ شہر کے رہنے والے تھے اور حضرت میر حسام الدین صاحبؓ سیالکوٹی کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔ آپ ایک قابل ڈاکٹر تھے، 1904ء میں جب حضرت مسیح موعودؑ سیالکوٹ تشریف لائے تو آپؓ سمبڑیال ہسپتال میں تعینات تھے اور آپ نے حضور علیہ السلام کی واپسی کے سفر میں سمبڑیال ریلوے سٹیشن پر ریل گاڑی میں ہی بیعت کرنے کی توفیق پائی۔

آپؓ نے 1942ء میں وفات پائی۔

...❁...❁...❁...

محترمہ بشریٰ خاتون صاحبہ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 17/مارچ 2012ء میں شاملِ اشاعت مکرمہ ص۔ اشرف صاحبہ نے اپنے مضمون میں اپنی بہن محترمہ بشریٰ خاتون صاحبہ کا ذکرخیر کیا ہے۔

محترمہ بشریٰ خاتون صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد الدین انور صاحب قادیان میں حضرت بھائی محمود احمد صاحبؓ کے ہاں پیدا ہوئیں۔ قادیان سے ہی میٹرک کیا۔ آپ محترم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب مرحوم آف سرگودھا اور مکرم ودود احمد صاحب آف آلڈرشاٹ (یُوکے) کی ہمشیرہ تھیں۔

مضمون نگار لکھتی ہیں کہ ہمارے والد کو بچوں کی تربیت کا بے حد خیال رہتا تھا۔ وہ خود بھی نماز روزے اور تہجّد کے بہت پابند تھے اور بچوں سے بھی نماز کے بارہ میں کوتاہی برداشت نہ کرتے تھے۔ چنانچہ مَیں اور بشریٰ بھی تیرہ چودہ سال کی عمر سے تہجد کی عادی ہوگئی تھیں۔ بشریٰ کو تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ ذہین بھی بہت تھی۔ حضرت مسیح موعودؑ کی کئی چھوٹی کتب زبانی یاد تھیں۔ شادی کے بعد دعوت الی اللہ کا خاص جذبہ پیدا ہوگیا تھا اور بہت سی خواتین کی بیعتیں کروانے کی توفیق بھی پائی۔

بشریٰ بہت فراخ دل، ہمدرد اور خدمتِ خلق کا جذبہ رکھنے والی تھی۔ اس کا گھر بلاامتیاز ہر ضرورتمند کے لئے کھلا رہتا تھا۔ مہمان نواز بہت تھی۔ اس کا گھر لمبے عرصہ تک نماز کا مرکز رہا اور لجنہ کے جلسے اجلاس بھی یہیں ہوتے تھے۔ اَن گنت بچوں کو قرآن کریم پڑھایا۔ ہم سب بھائی بہن تحریک جدید کے پانچ ہزاری مجاہدین میں شامل ہیں۔ بشریٰ ہر تحریک میں نہ صرف خود شامل ہوتی بلکہ اپنے بچوں کو بھی اسی راستہ پر چلایا۔

ہم دونوں کا عمر کا فرق بہت کم تھا اس لئے شروع سے اکٹھی رہتیں۔ ہماری بسم اللہ بھی حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے دفتر میں اکٹھی کروائی۔ بعد میں ہم دونوں سرگودھا میں رہیں۔ مَیں جب بھی اُس کے گھر جاتی تو کوئی ضرورتمند عورتیں اُس کے پاس بیٹھی نظر آتیں۔ وہ خدمت خلق کے کاموں سے اپنی بیماریوں میں بھی دُور نہیں رہ سکتی تھی۔ ہم دونوں کبھی کبھی 1947ء، 1953ء اور 1974ء کے حالات کو یاد کرتیں جب سفّاک درندوں سے بچ کر گزرنا پڑا۔ وہ واقعات یاد کرکے کبھی ہم روتیں اور کبھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتیں۔ 1974ء کے سانحے کے بعد حضرت مرزا طاہر احمد صاحبؒ کئی بار ہماری دلجوئی کے لئے ہمارے گھروں میں تشریف لائے۔ بشریٰ کے بچوں کی تربیت دیکھ کر آپؒ بہت خوش ہوتے۔ دراصل تربیت کا طریق ہمیں ہماری والدہ سے ملا ہے۔ ہماری والدہ کی وفات پر حضرت صاحبزادی امۃ الحکیم صاحبہ بھی ہمارے ہاں تعزیت کے لئے تشریف لائی تھیں اور بتایا تھا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے اُن کو ارشاد فرمایا ہے کہ بہت کم عورتیں ہیں جنہوں نے ہماری والدہ جیسی اپنی اولاد کی بہترین تربیت کی ہے۔

بشریٰ موصیہ تھیں۔ لاہور میں وفات ہوئی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ حضرت خلیفۃالمسیح الخامس ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت لندن میں بھی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

...❁...❁...❁...

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
December 01, 2017 – December 07, 2017

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday December 01, 2017

00:00	World News
00:30	Tilawat: Surah Al-Hajj, verses 1-38.
00:45	Dars-e-Tehreerat
01:00	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 73.
01:30	Huzoor's Jalsa Salana Address Germany: Recorded on August 27, 2017.
02:40	In His Own Words
03:10	Spanish Service
03:45	Pushto Muzakarah
04:30	Tarjumatul Qur'an Class: Recorded on December 7, 1995.
05:35	Pakistan In Perspective
06:00	Tilawat: Surah Al-A'raaf, verses 28-53.
06:15	Dars-e-Hadith
06:35	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 26.
07:00	Beacon Of Truth: Rec. November 6, 2016.
08:00	The Finality Of Prophethood
09:00	Huzoor's Reception In Beverly Hills: Recorded on May 11, 2013.
10:20	In His Own Words
11:00	Deeni-o-Fiqahi Masail
11:35	Tilawat [R]
11:55	Seerat Sahaba Rasool
12:30	Live Proceedings From Baitul Futuh Mosque
13:00	Live Friday Sermon
14:00	Live Proceedings From Baitul Futuh Mosque
14:30	Shotter Shondhane: Rec. November 2, 2014.
15:30	The Finality Of Prophethood [R]
16:30	Friday Sermon [R]
17:45	The Significance Of Flags
18:00	World News
18:15	Rishta Nata Ke Masa'il
18:30	Beacon Of Truth [R]
19:15	The Life Of Hazrat Khalifatul-Masih II (ra) [R]
19:30	Huzoor's Reception In Beverly Hills [R]
20:50	Deeni-o-Fiqahi Masail [R]
21:20	The Concept Of Bai'at
21:30	Friday Sermon [R]
22:45	The Life Of Hazrat Khalifatul-Masih IV (ra)
23:00	The Finality Of Prophethood [R]

Saturday December 02, 2017

00:00	World News
00:30	Tilawat
00:45	A Brief History Of Denmark
01:00	Yassarnal Qur'an
01:25	Huzoor's Reception In Beverly Hills
02:45	In His Own Words
03:15	Beacon Of Truth
04:00	Friday Sermon
05:10	Introduction To Waqf-e-Jadid
05:30	Deeni-o-Fiqahi Masail
06:00	Tilawat: Surah Al-A'raaf, verses 54-88.
06:15	Dars-e-Hadith
06:30	Al-Tarteel: Lesson no. 5.
07:05	Roshan Hui Baat
07:35	Open Forum
08:05	International Jama'at News
09:00	Friday Sermon: Recorded on December 1, 2017.
10:10	In His Own Words
10:40	Dua-e-Mustaja'ab
11:15	Indonesian Service
12:15	Tilawat [R]
12:30	Al-Tarteel [R]
13:00	Live Intikhab-e-Sukhan
14:10	Bangla Shomprochar
15:15	Qur'anic Archaeology
15:50	The Life Of Hazrat Khalifatul-Masih I (ra)
16:00	Live Rah-e-Huda
17:35	Al-Tarteel [R]
18:05	World News
18:25	Roshan Hui Baat [R]
18:55	Open Forum [R]
19:25	Dua-e-Mustaja'ab [R]
20:00	Huzoor's Jalsa Salana Address Germany: Recroded on June 26, 2010.
21:00	International Jama'at News [R]
21:50	The Life Of Hazrat Khalifatul-Masih I (ra) [R]
22:00	Friday Sermon [R]
23:20	Qur'anic Archaeology [R]

Sunday December 03, 2017

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Dars-e-Hadith
00:50	The Life Of Hazrat Khalifatul-Masih I (ra)
01:00	Al-Tarteel
01:30	Huzoor's Jalsa Salana Address Germany
02:25	In His Own Words
02:55	Roshan Hui Baat
03:20	Open Forum
03:55	Friday Sermon
05:15	The Life Of Hazrat Khalifatul-Masih I (ra)
05:25	Qur'anic Archaeology
06:00	Tilawat: Surah Al-A'raaf, verses 89-127.
06:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:35	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 26.
07:00	Rah-e-Huda: Recorded on December 2, 2017.
08:30	Attractions Of Canada
09:00	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam: Recorded on November 26, 2017.
10:00	In His Own Words
10:35	Seekers Of Treasure
11:20	Indonesian Service
12:20	Tilawat [R]
12:35	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Friday Sermon [R]
14:10	Shotter Shondhane: Recorded on November 2, 2014.
15:10	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam [R]
16:10	In His Own Words [R]
17:00	Hamara Aaqa
17:35	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:20	Rah-e-Huda [R]
20:00	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam [R]
21:10	In His Own Words [R]
21:45	Mosha'airah
22:30	Friday Sermon [R]
23:40	Attractions Of Canada [R]

Monday December 04, 2017

00:10	World News
00:30	Tilawat
00:45	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
01:05	Yassarnal Qur'an
01:30	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam
02:35	In His Own Words
03:10	Hamara Aaqa
03:45	Friday Sermon
04:55	Seekers Of Treasure
05:45	Masjid-e-Aqsah Rabwah
06:00	Tilawat: Surah Al-A'raaf, verses 128-152.
06:15	Dars-e-Hadith
06:35	Al-Tarteel: Lesson no. 5.
07:05	Rencontre Avec Les Francophones: Recorded on July 13, 1997.
08:10	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
08:25	Apples Of Kashmir
08:55	Inauguration of Baitur Rahman Mosque: Recorded on May 18, 2013.
10:20	Kids Time
10:55	Friday Sermon: Recorded on June 23, 2017.
12:00	Tilawat [R]
12:10	Dars-e-Hadith [R]
12:30	Al-Tarteel [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on December 30, 2011.
14:00	Bangla Shomprochar
15:00	Inauguration of Baitur Rahman Mosque [R]
16:30	International Jama'at News
17:25	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:15	Somali Service
18:55	Apples Of Kashmir [R]
19:25	Kids Time [R]
20:00	Inauguration of Baitur Rahman Mosque [R]
21:30	Karwan-e-Waqfe Jadid
22:20	Rencontre Avec Les Francophones [R]
23:30	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood [R]

Tuesday December 05, 2017

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Dars-e-Hadith
00:55	Al-Tarteel
01:25	Inauguration of Baitur Rahman Mosque
03:00	International Jama'at News
03:50	Rencontre Avec Les Francophones
05:00	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
05:30	Apples Of Kashmir
06:00	Tilawat: Surah Al-A'raaf, verses 153-180.
06:15	Dars-e-Hadith
06:25	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 27.
06:40	Liqa Ma'al Arab: Recorded on June 11, 1996.
07:45	Story Time: Part 45.
08:10	InfoMate
08:45	Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat: Recorded on December 3, 2017.
09:50	In His Own Words
10:20	Khilafat-e-Haqqa Islamiya
10:55	Indonesian Service
12:05	Tilawat [R]
12:25	Yassarnal Qur'an [R]
12:50	Friday Sermon: Recorded on December 1, 2017.
13:50	Bangla Shomprochar
15:00	Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat [R]
16:05	In His Own Words [R]
16:35	Signs Of The Latter Days
17:35	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:20	Story Time [R]
18:50	InfoMate [R]
19:25	Khilafat-e-Haqqa Islamiya [R]
20:00	Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat [R]
21:00	In His Own Words [R]
21:30	Signs Of The Latter Days [R]
22:35	Liqa Ma'al Arab [R]
23:35	Seerat-un-Nabi

Wednesday December 06, 2017

00:05	World News
00:25	Tilawat
00:40	Dars-e-Hadith
00:50	Yassarnal Qur'an
01:15	Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat
02:20	In His Own Words
02:50	Khilafat-e-Haqqa Islamiya
03:25	InfoMate
03:55	Liqa Ma'al Arab
05:00	Signs Of The Latter Days
06:00	Tilawat
06:25	Al-Tarteel: Lesson no. 5.
07:00	Question And Answer Session: Recorded on May 17, 1984.
07:50	Pakistan National Assembly 1974
09:05	Huzoor's Jalsa Salana Address Germany: Recorded on June 27, 2010.
10:00	In His Own Words
10:30	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
11:00	Indonesian Service
12:05	Tilawat [R]
12:25	Al-Tarteel [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on December 1, 2017.
14:00	Bangla Shomprochar
15:00	Huzoor's Jalsa Salana Address Spain [R]
16:00	In His Own Words [R]
16:30	Ghazwat-e-Nabi
17:30	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:30	L'Islam En Questions
19:10	Islami Mahino Ka Ta'aruf
19:25	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il [R]
20:00	Huzoor's Jalsa Salana Address Germany [R]
20:55	In His Own Words [R]
21:30	Ghazwat-e-Nabi [R]
22:30	Question And Answer Session [R]
23:30	Islami Mahino Ka Ta'aruf [R]

Thursday December 07, 2017

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
00:55	Al-Tarteel
01:30	Huzoor's Jalsa Salana Address Germany
02:25	In His Own Words
03:00	Pakistan National Assembly 1974
04:10	Question And Answer Session
05:00	Ghazwat-e-Nabi
06:05	Tilawat: Surah Al-Hajj, verses 1-38.
06:20	Dars-e-Tehreerat
06:35	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 73.
07:00	Tarjamatul Qur'an Class: Recorded on December 7, 1995.
08:05	Shama'il-e-Nabwi
08:40	The Prophecy Of Khilafat
09:00	Huzoor's Jalsa Salana Address Germany: Recorded on August 27, 2017.
10:05	In His Own Words
10:35	Safar-e-Hajj
11:15	Japanese Service
11:35	History Of Cordoba
12:00	Tilawat [R]
12:15	Dars-e-Tehreerat [R]
12:30	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on August 25, 2017.
14:05	Beacon Of Truth: Rec. December 4, 2016.
15:00	Huzoor's Jalsa Salana Address Germany [R]
16:05	In His Own Words [R]
16:35	Persian Service
17:05	Roots To Branches
17:35	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:20	Pakistan In Perspective [R]
19:25	Shama'il-e-Nabwi
20:05	Friday Sermon [R]
21:00	In His Own Words [R]
21:30	Safar-e-Hajj [R]
22:25	Tarjamatul Qur'an Class [R]
23:30	Roots To Branches [R]

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:info@alfazlintl.org

Vol 24 | Friday 01 December 2017 | Issue No. 48

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ یُوکے منعقدہ (28 تا 30 جولائی 2017ء) کے موقع پر

دنیا کے مختلف ممالک سے وفود کی آمد اور جلسہ میں شمولیت

سیرالیون، مڈغاسکر، لائبیریا، کیمرون، ہنڈوراس، گیانا، بینن، آئیوری کوسٹ، ماریشس، کیریباتی، مارشل آئی لینڈ، مائیکرونیشیا، مراکش، گوئٹے مالا، گنی کناکری کے وفود اور مہمانان کی حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقاتیں، مہمانوں کے جلسہ سالانہ کے بارہ میں تأثرات اور حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ان ایام میں غیر معمولی مصروفیات کا مختصر ذکر۔

☆....... حکومت اور سیرالیون کی عوام احمدیہ مسلم مشن سیرالیون کی تعلیمی، طبی اور فلاحی میدان میں خدمات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ ☆....... امام جماعت احمدیہ کو لوگوں کے ساتھ ملتا دیکھ کر صرف ایک ہی بات ذہن میں آتی ہے کہ یہ شخص ''محبت سب کے لئے۔ نفرت کسی سے نہیں'' کی حقیقی اور عملی تصویر ہے۔ ☆....... جلسہ کے ماحول میں نظم وضبط اور خوش اخلاقی سب سے نمایاں نظر آتی ہے۔ ☆....... خلیفۃ المسیح کی شخصیت کے اندر پائی جانے والی عاجزی اور انکساری بے مثال ہے۔ ☆....... احمدیت ہی اسلام کی حقیقی تصویر ہے۔ احمدی مسلمان امن کے فروغ کے لئے جو کوششیں کررہے ہیں وہ قابلِ قدر ہیں۔ ☆....... تمام دنیا میں محبت اور بھائی چارہ کی یہ اکلوتی مثال ہے جو میں نے یہاں دیکھی ہے۔ ساری دنیا سے مختلف اقوام اور رنگ ونسل کے لوگ ہیں، لیکن سب ایک لیڈر کے اشارہ پر چلتے ہیں۔ مجھے لگتا ہے کہ صرف یہی ایک مذہب اور جماعت ہے جس کی خدا تعالیٰ خود مدد کررہا ہے اور مجھے یقین ہے کہ ساری دنیا آپ کو قبول کرے گی اور آخر کار آپ ہی غالب آئیں گے۔ ☆....... جلسہ کے انتظامات نے مجھے حیران کیا۔ ہر کارکن اپنی ڈیوٹی مسکراتے ہوئے بغیر کسی غصہ اور لڑائی کے ادا کر رہا تھا۔ جلسہ کی تقاریر دنیا کے موجودہ حالات کے عین مطابق تھیں۔ ان تقاریر سے میرے علم میں بہت اضافہ ہوا۔ خاص طور پر امام جماعت کے خطابات بہت اہم تھے۔ یہ خطابات دنیا کے حالات بدلنے کے لئے بہت ضروری ہیں۔ ☆....... وہ اسلام جو احمدیت پیش کرتی ہے وہی دنیا کو امن دے سکتا ہے اور دنیا کے مسائل کا حل اسی میں ہے۔

(مہمانوں کے جلسہ سالانہ میں شمولیت اور حضورانور سے ملاقات کے بعد تأثرات)

عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر۔ لندن

قسط نمبر 4

یکم اگست 2017ء بروز منگل

(حصہ دوم)

☆ بعد ازاں حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز محمود ہال میں تشریف لے آئے جہاں سیرالیون سے آنے والے وفد نے حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔

سیرالیون کا وفد

☆ سیرالیون سے امسال 34 افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔ جس میں سات ممبرانِ پارلیمنٹ نیشنل اسمبلی، گیارہ پیراماؤنٹ چیفس، چیئرمین رُولنگ پارٹی، ایڈوائزر برائے صدرِ مملکت، ہائی کورٹ کے دو جج، پانچ جرنلسٹ، سیکرٹری ایجوکیشن اور بعض دیگر گورنمنٹ آفیسرز اور دوسرے شعبوں سے تعلق رکھنے والے احباب شامل تھے۔

☆ صدرِ مملکت نے آٹھ پیراماؤنٹ چیفس کو خود اپنے خرچ پر بھجوایا اور سیرالیون سے لندن کے لئے وفد کی روانگی سے قبل نیشنل ٹی وی پر ایک سٹیٹمنٹ دی اور جماعت احمدیہ کو خراجِ تحسین پیش کیا اور جلسہ سالانہ یُوکے کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

☆ وفد کے ممبران نے باری باری حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کو اپنا تعارف کروایا۔ سب مہمانوں نے جلسہ کے حوالہ سے عرض کیا کہ جس طرح ہم نے جلسہ میں مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والے لوگوں میں اتحاد اور یگانگت دیکھی ہے، اس کی اور کہیں مثال نہیں ملتی۔

☆ بعد ازاں جسٹس حاجہ مُوسیٰ ڈامبا کمارا صاحبہ نے صدرِ مملکت کا جلسہ سالانہ یُوکے کے لئے درج ذیل پیغام پڑھ کر سنایا۔

پیغام از صدرِ مملکت سیرالیون

☆ عزت مآب مرزا مسرور احمد، امام احمدیہ مسلم جماعت عالمگیر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں حضورِانور کو اور دنیا بھر میں احمدیہ مسلم جماعت کے افراد کو 51ویں جلسہ سالانہ یوکے کے کامیاب انعقاد پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے پروگراموں میں برکت ڈالے۔

حضور! میں آپ کو اور آپ کی جماعت کو بتانا چاہتا ہوں کہ میری حکومت اور سیرالیون کی عوام احمدیہ مسلم مشن سیرالیون کی تعلیمی، طبی اور فلاحی میدان میں خدمات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ آپ لوگ سیرالیون کے مختلف علاقوں میں سولر لائٹس مہیا کررہے ہیں۔ اسی طرح امن قائم کرنے کے لئے آپ کے اقدامات قابلِ ستائش ہیں۔

احمدیہ مشن امن پر یقین رکھتا ہے اور اسی مقصد کے حصول کے لئے کام کررہا ہے اور اس نے اپنے عمل سے یہ ثابت کردیا ہے کہ یہ امن پسند مسلمان ہیں اور میرے ملک میں تمام بنی نوع انسان کے باہمی اتحاد کے لئے کام کر رہے ہیں۔

مَیں آپ کو اپنی حکومت کی طرف سے سیرالیون میں احمدیہ مسلم مشن کی مسلسل معاونت کی یقین دہانی کرواتا ہوں اور آپ کے جلسہ کے کامیاب انعقاد کا خواہاں ہوں۔

اللہ اس ملک میں اور دنیا بھر میں احمدیہ مسلم جماعت کی کاوشوں میں برکت ڈالے۔

Dr Ernest Bai Koroma
President of the
Republic of Sierra Leone

....

☆ وفد کی ملاقات کے دوران صدرِ مملکت سیرالیون نے بذریعہ فون حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز سے

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں